۲۸ کلیات
علم مناظرہ
کتاب ذوالفقار علی علی اعداء اصحاب نبی
۲۷۰ ۲۲۳ ۳۲۳۱
96

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

ذو الفقار علی بر اعداء اصحاب نبی

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین اما بعد احقر العباد
حکیم فیض الحق جھجانوی کہتا ہی کہ جو بیچ اضلاع ہمارے کے بباعث قرب جوار دیہات بارہ روافض کے اہل التشیع کی بہت
کثرت ہی اور رات دن یہ لوگ ردّ و قدح اور مباحث مذہبی کا چرچا رکھتے ہین اور چونکہ الرافضی فوارہ لعنت مشہور ہی رات دن
دہان انکے سے فوارہ لعنت کا چلتا ہی **بیت** وشنام بمذہبی کہ طاعت باشد + مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم + اور ان
لوگون نے بہت سے رسالے بیچ مناظرے و ردّ و قدح اہلسنت کے بزبان اردو تحریر کرکے مروج کیے ہین اور ادنی اور اعلی
قوم اپنی کو ان رسالون کی تعلیم دیتے ہین اور اہلسنت و جماعت بالکل اسطرف توجہ نہین رکھتے ہین حتی کہ جو ایک شیعہ
جاہل مجمع اہلسنت مین سوال کر بیٹھتا ہی اہلسنت کو سوا سکوت کے کچھ جواب نہین آتا ہی اگرچہ صدہا کتب علمای
اہل اسلام نے بیچ ردّ و قدح مذہب روافض اور خوارج اور نواصب کے لکھے ہین ولیکن کسی اہلسنت و جماعت کو خیال مطالعہ ایسے
کتب کا ہرگز نہین ہی اسی واسطے احقر العباد نے باوجود عدم فرصتی کے کچھ مباحث مذاہب فریقین کے بطور اختصار کے بزبان
اردو ان اوراق مین درج کیے ہین تاکہ ادنی اردو خوان بھی اس رسالے کو پڑہ سکے اور ادنی اور اعلی اہل اسلام کو بہتری مذہب
سنی اور ابتری مذہب شیعہ پر اطلاع اور آگاہی حاصل ہو اور زیادہ تر باعث ترقیم ان اوراق کا بجاآوری حکم فیض توام رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی کہ فرمایا ہی اذا ظهرت البدعة وسبت اصحابي فليظهر العالم علمه فمن

لم یفعل ذلک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اخرجہ الخطیب البغدادی فی الجامع وغیرہ
یعنی حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت ظاہر ہو بدعت اور سب کیے جاوین اصحاب میرے
پس چاہیے ایسے وقت مین عالم اپنا علم ظاہر کرے یعنی مباحثہ اور مناظرہ کرے پس جو کوئی ایسا نکریگا پس اوسپر لعنت ہی خدا کی
اور رسول اور فرشتون اور آدمیون کی سبکی ایضاً حدیث دوسری حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قال قوم یاتی من بعدی یقال لھم الرافضۃ فان ادرکتھم فاقتلھم فانھم مشرکون قال قلت
یا رسول اللہ ما العلامۃ فیھم قال یقرظونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف اخرجہ الدارقطنی
عن علی بن ابی طالب یعنی حدیث شریف مین حضرت علی رض سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا نے کہ بعد میرے ایک قوم جلد تر ظاہر
ہوگی کہ اونکا نام رافضی ہوگا پس جو پاوے تو اونکو قتل کر تو اونکو کہ وہ مشرک ہین کہا حضرت علی نے کہ کہا مینے یا رسول اللہ
کیا ہی علامت اونکی فرمایا کہ بڑھاوینگے اور زیادہ کریگی وہ قوم تجھین اوس چیز کو کہ نہین ہی وہ تجھین اور طعن کرینگے وہ سلف پر پس
یہ ایک ادنی زیادتی اس قوم کی ہی کہ حضرت امیر کو تمام پیغمبرون پر سواے پیغمبر آخر الزمان صلعم کے فضیلت دیتے ہین اور خدای تعالی فرماتا ہی
لا نفرق بین احد من رسلہ اور کافی کلینی وغیرہ مین اسدی سے روایت ہی کہ حضرت امیر نے بیچ حق خوارج
اور روافض کے لعنت کی ہی قال اسدی قال علی اللھم العن کل مبغض لنا وکل محب لنا غال پس جو اہل اسلام
کو مقدور قتل اور جہاد سیفی سنانی کا نہو پس واجب ہی کہ اس قوم پر جہاد لسانی کرے بالجملہ جو طرف تفحص مسائل اور جوابات مذہب کے زیادہ تر
احتیاج اہلسنت کو داعی ہو مفتاح اور نصیحۃ المومنین فضیحۃ الشیاطین اور سیف المسلول اور دوسرے مطولات کو ملاحظہ فرماوین
اگرچہ کل ان اوراق مین بھی کتب مذکورہ کا لب لباب ہی ولیکن ساتھ بہت اختصار کے غرضکہ اثنای تحریر اس رسالے مین ایک
اور رسالہ مذہب خوارج کا کہ نام اوسکا قسطاس المستقیم ہی اور اوس مین تکفیر اور ارتداد اور مطاعن حضرت علی رض کے عبد الرحمن
مسقطی نے لکھے ہین بیچ نظر احقر کے گذرا اوسکا بھی جواب ان اوراق مین تھوڑا سا درج کیا ہی او نام اس رسالے کا ذوالفقار علی بجہ اعداء اصحاب نبی ص
رکھا ہی تنبیہ معلوم کرین کہ منجملہ کیدون فرقہ شیعہ کے ایک کید بہت بڑا عظیم ہی کہ اہلسنت و جماعت کو لحاظ اوسکا
ضروری وہ کید یہ ہی کہ جبکہ اہلسنت و جماعت بحوالہ کتب شیعون کے مدعا اپنا بپایہ ثبوت پونہچاتے ہین اوسوقت شیعہ
اوس کتاب سے صاف انکار کرجاتے ہین اور جو دستیاب ہونا کتاب کا ممکن دیکھتے ہین اوسوقت روایات اوس کتاب کی سے بالکل
انکار کرجاتے ہین اور فرماتے ہین کہ اوس کتاب مین یہ روایت نہین ہی اور جب وہ روایت بھی شیعون کے لاحظے مین گذرانی جاتی ہی
اوسوقت اوس روایت کو تقیہ پر حمل کرتے ہین یا راوی اوسکو فاسد المذہب بیان کرکے بری الذمہ ہونا چاہتے ہین اسیواسطے
آگاہ کردینا اس کید عظیم سے اہلسنت کو ہمپر واجب ہوا کہ ہرگز انکے انکار کرنے روایت کا اعتبار نکرین جب تک کتاب
طلب کرکے اوس کتاب کا ملاحظہ نفرماوین لہذا راقم الحروف نے تا بمقدور خود روایات کتب مشہورہ شیعون کے اس رسالے
مین درج کیے ہین اور جواسپر بھی برسم آبائی خود شیعہ بعض روایت یا بعض کتاب کا انکار کرین اہلسنت کو لایق ہی کہ کہین کہ جو

یہ روایت تمہارے نزدیک ثابت نہیں ہی باقی اور روایات کہ نزدیک تمہارے ثابت ہیں واسطے عمل کرنا انپر واجب ہی سو اسطے شیعہ
انکار ایک روایت امام معصوم کا مانند انکار ایک آیت قرآن کے ہی نزدیک تمہارے اور موجب کفر کا ہی اور یہ رسالہ مشتمل ہی چند
سوالات اور ایک مقدمہ اور دو باب کو مقدمہ بیچ بیان تقیہ کے باب پہلا شامل ہی دو فصل اور خاتمہ کو فصل
پہلی بیچ عقائد اہلسنت کے درباب اہلبیت وغیرہ کے اور بیچ بیان فضائل صحابہ کرام کے ساتھ آیات قرآنی اور احادیث
نبوی اور روایات ائمہ اہلبیت کے اور بیچ اثبات عدم جواز تبرا کے صحابہ کرام پر ساتھ روایات علمای شیعوں کے اور بیچ بیان
ثابت کرنے اسلام کے اور امتناع سب اور تبرا کے محاربین حضرت علی پر ساتھ روایات ائمہ معصومین کے اور بیچ بیان احوال
مجتہدین اہلسنت کے مثل امام ابو حنیفہ کوفی اور امام شافعی اور امام مالک اور امام حنبل کے کتب شیعوں کے سے فصل دوسری
بیچ بیان احوال پیدایش مذہب شیعوں کے اور احوال عقائد اور احوال مجتہدین اہل تشیع کے کتب معتبرہ انکے سے اور بیچ
احوال خوارج کے خاتمہ پہلا بیچ تمام کرنے حجت کے اور فیصل کرنے مقدمہ مذہب کے اوپر دو حدیث کے کہ متفق علیہ
سنی اور شیعہ کے ہیں یعنی حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ خاتمہ دوسرا بیچ جواب مطاعن ابو بکر صدیق اور حضرت علی رضی اللہ عنہما
کے کہ رافضیوں یعنی روافض نے اور مسقطیون یعنی خوارج نے لکھے ہیں اور بیچ جواب تعصبات ان دو فریق کے اہل سنت و جماعت پر باب دوسرا
بیچ جواب اون آیات اور احادیث کے کہ شیعہ سبب اونکے اثبات خلافت بلا فصل حضرت امیر کا کرتے ہیں سوال امت محمدیہ کے
تہتر فرقے ہیں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو ناجی اور دوسرے کو ناری کہتا ہی پس ناجی اور ناری میں کیا فرق اور کیا تمیز ہی جواب
فرقہ ناجی بقول ائمہ اہلبیت کے اہلسنت و جماعت ہی چنانچہ نہج البلاغہ میں کہ باجماع شیعوں کے بہت معتبر کتاب ہی حضرت علی سے
روایت ہی کہ فرمایا حضرت علی نے اَلْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَاِیَّاکُمْ وَالْفُرْقَۃَ
فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّیْطَانِ کَمَا اَنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ یعنی لازم پکڑو تم جماعت اور گروہ
بڑے کو پس البتہ ہاتھ خدا کا اوپر جماعت کے ہی اور بچو تم جدا ہونے سے پس تحقیق جدا ہونیوالا آدمیوں سے حصہ ہی واسطے شیطان کے
جیسا کہ جدا ہونیوالی گوسفند گوسفندوں سے حصہ ہی واسطے گرگ کے ایضاً یعقوب رازی کلینی نے اور محمد بن علی بن بابویہ قمی نے
اور شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسی نے اور صاحب نہج البلاغہ نے کہ یہ سب بہت بڑے راوی شیعوں کے ہیں یہ روایت حضرت علی سے روایت کرتے
ہیں اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ اِنَّ لِلنَّاسِ جَمَاعَۃً یَدُ اللّٰہِ عَلَیْہَا وَغَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ خَالَفَہَا یعنی فرمایا حضرت
علی رضی نے کہ البتہ واسطے لوگوں کے جماعت ہی ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت کے ہی اور غضب اور غصہ خدا تعالی کا اوپر اوس شخص کے ہی کہ مخالفت
کی ہو اوس نے اوس جماعت سے اور ظاہر ہی کہ گروہ اور جماعت بڑی بیچ عہد حضرت امیر کے اہلسنت تھی بلکہ کوئی جماعت علاوہ ان کے امت محمدیہ
میں بجز اہلسنت و جماعت کے آج تک نہیں ہوئی ہی اور سنی اہل جماعت مشہور ہیں سوال امام اور خلیفہ من جانب اللہ
ہوتا ہی یا جس مسلمان صاحب تقوی کو مسلمان مہاجرین اور انصار جمع ہو کر خلیفہ اور امام اپنا مقرر کر لیں وہ امام اور خلیفہ
ہوتا ہی جواب حضرت علی رض نے تو ایسا فرمایا ہی کہ جس کسیکو مہاجرین اور انصار جمع ہو کر امام مقرر کر دیں وہ ہی

امام اور خلیفہ ہی اور موافق فرمودہ حضرت علیؓ کے عقیدہ اہلسنت کا ہی چنانچہ نہج البلاغۃ مین کہ بہت معتبر کتاب شیعون کی
ہی سطور ہی عن امیر المؤمنین علیہ السلام فی کتاب کتبہ الی معٰویۃ وھو اما بعد فان بیعتی یا معٰویۃ
لزمتک وانت بالشام فانہ بایعنی القوم الذی بایعوا ابا بکر وعمر وعثمان علی ما بایعوھم علیہ
فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشوری للمہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی
رجل وسموہ اماما کان للہ رضی چنانچہ یہ کل عبارت آخر تک بلفظ مع ترجمہ بیچ بیان فضائل شیخین اور صحابہ کے
انشاء اللہ تعالی بیان کرون کا **سوال** شیعہ کہتے ہین کہ اہلبیت ہونا اور شجاعت اور فضیلت اور قرابت اور علم اور زہد
اور عبادت دلیل خلافت کی ہین جس کسی مین کہ یہ اوصاف موجود ہون وہی خلیفہ ہی **جواب** یہ امر اسر افترا شیعون کا
ہی اسواسطیکہ حضرت زید شہید بن علی بن حسینؑ مین یہ سب اوصاف موجود تھے اور بزعم شیعون کے امام اور خلیفہ نہین تھے
اور اکثر جہلا شیعون کا یہ اعتقاد ہی کہ واسطے خلافت کے عصمت اور فضیلت لازم جانتے ہین اتنا نہین جانتے کہ خلیفہ کو
یعنی صاحب ریاست عامہ کو معصوم اور افضل ہونا تمام اہل عصر سے کچھ شرط نہین ہی اسواسطیکہ بالاجماع حضرت شمویل
افضل اور معصوم تھے طالوت سے لیکن بیچ عہد حضرت شمویل کے باوجود موجودگی حضرت شمویلؑ کے خدای تعالی نے بنص قرآنی
طالوت کو خلیفہ کیا نہ حضرت شمویل کو قولہ تعالی قال ان اللہ اصطفٰہ علیکم وزادہ بسطۃ فی العلم والجسم
پس معلوم ہوا کہ خلیفہ کو یعنی صاحب ریاست عامہ کو معصوم اور افضل ہونا شرط نہین ہی **سوال** شیعہ کہتے ہین کہ حدیث مین
وارد ہی من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ اس سبب سے وجود امام کا ضرور ہو **جواب**
مراد امام سے اس روایت مین نزدیک علمای اجلہ کے قرآن شریف ہی نہ غیر اسواسطیکہ جو اس جگہ امام سے دوازدہ امام
مراد لیے جاوین قباحت لازم آتی ہی یعنی لازم آتا ہی کہ بعد وفات گیارہ امام کے یعنی زمانہ وفات حضرت امام حسن عسکریؑ
کے سے تو آج تک کہ عرصہ ہزار برس سے زیادہ گذرا ہی امام بالفعل بجز کلام الہی کے موجود نہین ہی دربن صورت تمام اہل اسلام
اور شیعہ اس عرصہ ہزار سال کہ مین مات میتۃ جاہلیۃ مین داخل ہوئے وہذا باطل اور صاحب الزمان کا عدم وجود برابر ہی مثل عنقا
کے فرضی نام باعتقاد شیعہ چلا آتا ہی معرفت اور عدم معرفت انکی یکسان ہی اور معرفت فرضی نام سے معرفت وجود روح اقدس
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولی ہی اور بعض جہلا شیعہ کہتے ہین کہ اضافت لفظ امام کی طرف زمانے کے مقتضی تجدد کی ہی اور
قرآن ہر زمانے مین یکسان ہی **جواب** اسکا یہ ہی کہ اضافت لفظ امام کی طرف زمانے کے اسوقت مقتضی تجدد کی ہو سکتی ہی کہ جو زمان
سے اس جگہہ زمانہ مطلق محدود مراد ہو مثل ساعت اور روز اور ماہ اور سال کے حالانکہ اس جگہہ زمانہ مطلق محدود مراد نہین ہی
ورنہ لازم آوے کہ امام بعد ہر ساعت کے یا بعد ہر روز یا بعد ہر ماہ و یا بعد ہر سال کے جدید پیدا ہوتا ہے اور یہ باطل ہی اور جو
اس جگہہ زمانہ غیر محدود مراد لین پس امتداد اسکا قیامت تک جائز ہی اس صورت مین مقتضی تجدد کا نہین ہو سکتا و لیکن اس
روایت مین مراد زمان سے مطلق زمان مراد نہین ہی بلکہ اس جگہہ زمان مخصوص کیا گیا ہی تا حین حیات شخص عارف تک بدلیل آنکہ

لفظ زمان کا اس پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مضاف ہے طرف ضمیر واحد مذکر غائب کے کہ راجع ہے طرف لفظ من کے دریں صورت جو تجدد ملحوظ رکھا جاوے لازم آوے کہ بعد موت ہر شخص کے ایک امام جدید پیدا ہوا کرے اور یہ باطل ہے و نیز باتفاق شیعون کے حضرت امام مہدی صاحب الزمان مشہور ہین پس بقول شیعون کے لازم آوے کہ بسبب اضافت لفظ صاحب کے طرف زمان کے تجدد لازم آوے اور ہزارہا امام مہدی پیدا ہون وہذا باطل مقدمہ ذکر تقیے مین معلوم کرنا چاہیے کہ کل اور مدار بلکہ بنیاد مذہب حضرات شیعون کی او پر تقیے کے ہے یعنی جس وقت اہلسنت و جماعت شیعون سے سوال کرتے ہین کہ کیا وجہ تھی کہ حضرت امیر ساتھ خلفای ثلثہ کے خلا او ر ملا رکھتے تھے اور بیچ لڑائیون اور حج اور مشورون کے اور بیچ مہمات کے شریک اور دخیل ہوتے تھے اور نماز ہمیشہ پیچھے خلفای ثلثہ کے پڑھتے تھے اور تمام ارکان اسلام کے موافق دین اونکے بجا لاتے تھے اور مدح خلفا ثلثہ کی بیان فرماتے تھے اور ہمیشہ باہم اہلبیت اور صحابہ کے اور اولاد اونکی کے نکاح اور شادی اور قرابت اور رشتہ داری رہتی تھی چنانچہ حضرت سکینہ دختر حضرت امام حسین ؓ کی بیچ نکاح مصعب بن زبیر ؓ کے تھین باوجودیکہ وہ طرفدار معویہ کے تھے اور حضرت ام کلثوم دختر حضرت علی ؓ کی بیچ نکاح حضرت عمر ؓ کے تھین اور ام فروہ والدہ ماجدہ امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد صادق ؓ کی دختر قاسم بن محمد بن ابی بکر کی یعنی پر پوتی ابوبکر صدیق ؓ کی تھین کہ بیچ نکاح حضرت امام محمد باقر ؓ کے آئی تھین اور البابہ بنت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کی بیچ نکاح عبدالملک بن مروان کے تھین اور باجماع اہلسنت کے ام اسحق دختر طلحہ بن عبداللہ کی بیچ تزوج حضرت امام حسن کے تھین اور ام حبیب دختر مامون کی بیچ نکاح امام علی رضا کے تھین اور ام الفضل دختر مامون عباسی کی بیچ نکاح امام محمد تقی کے تھین اور نزدیک اکثر مورخین کے امام علی نقی بطن ام الفضل سے پیدا ہوے علی ہذا القیاس پس خلفای ثلثہ اور دیگر معتقدین اور تابعین اونکے اگر بزعم شیعون کے معاذ اللہ کافر اور منافق تھے یہ معاملات حضرت امیر اور اہلبیت کے ساتھ صحابہ اور خلفا اور تابعین اور معتقدین اونکے کسواسطے تھے حالانکہ بیچ کفار اور منافقین کے اور رشتہ داری اون سے کرنیکی کلام الٰہی اور احادیث سے ممانعت ثابت ہے قولہ تعالیٰ ف۱ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ و ف۲ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ خلفای ثلثہ اور دیگر معتقدین اور تابعین اونکے ہرگز کافر اور منافق نہین تھے ورنہ اہلبیت اور ائمہ خلاف حکم الٰہی کے کر کے ہرگز گناہ عظیم مین داخل نہوتے پس جس وقت اہلسنت شیعون سے ایسے کلمات بیان کرتے ہین اوسوقت یہ حضرات شیعہ لاجواب ہو کر تقیہ ائمہ کا بیان فرماتے ہین حقیقت تو یہ ہے کہ اگر تقیہ ساتر العیوب اس فرقے کا نہوتا مذہب شیعہ کا نام و نشان نرہتا فانی زمانہ جبکہ علمای شیعہ نے دیکھا کہ اہلسنت نے اس تقیے ہماری کی بالکل بیخ کنی کر دی ہے لہذا بعض عقلای اس فرقے نے توریہ اور تعریض کو بھی شامل تقیے کے کر دیا ہے تا کہ اس بہانے سے اطلاق لفظ تقیے کا طرف پیغمبرون کے بھی نسبت ہو سکے اور جواب اہلسنت کمین بھی کہنے کی گنجایش ہو جاوے کہ حضرت ابراہیم ؑ نے بھی تقیہ کیا ہے چنانچہ بیچ حق سارہ کے بطور تعریض کے بلحاظ کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَةٌ ف۳ کے فرمایا هٰذِهٖ اُخْتِیْ ف۴ و یا بقول اہلسنت کے حضرت امیر ؓ پر بھی تقیہ ثابت ہو جاوے کہ جو حضرت امیر نے بطور تعریض کے فرمایا قَتَلَهُ اللّٰهُ وَاَنَا مَعَهٗ ف۵ اسواسطے کہ ام الحروف

ف۱ پھر اگر جانو تم کہ وہ ایمان پر ہین تو نہ پھیر دو اون کو کافرون کی طرف نہ یہ عورتین حلال ہین اون مردون کو اور نہ وہ مرد حلال ان عورتون کو ۱۲

ف۲ اور نہ رکھو قبضے مین ناموس کافر عورتون کے ۱۲ موضح القرآن

ف۳ سب مومن آپس مین بھائی ہین ۱۲

ف۴ یہ بہن میری ہے ۱۲

ف۵ مارا اوسکو اللہ نے اور مین اوسکے ساتھ ۱۲

اہل اسلام کو متنبہ کرتا ہی کہ جو اعتراض اہلسنت کا کہ حضرات شیعون پر وارد ہی وہ غیر توریہ اور غیر تعریض کے ہی اسواسطے کہ توریہ اور
تعریض عام ہی ہنگام خوف اور عدم خوف سکے بھی جائز ہی اور پیغمبرون نے بھی کیا ہی بخلاف تقیے کے کہ انبیا علیہم السلام نے
ہرگز تقیہ نہیں کیا ہی کسواسطے کہ تقیے مین سراسر کذب اور نفاق ثابت ہوتا ہی اور توریہ اور تعریض ذو معنی ہوتا ہی کہ جس سے
دو مطلب نکل سکین چنانچہ مطایبات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مضامین مین مشہور اور معروف ہین ملکہ اعتراض اہلسنت کا
اوس تقیے پر ہی کہ جس سے کذب اور نفاق ائمہ پر ثابت ہوسکے اور اہل سنت و جماعة کو لحاظ اس امر کا بھی ضرور ہی کہ تقیہ شرعی
اور غیر شرعی مین تمیز کرین تقیہ شرعی وہ تقیہ ہی کہ جسوقت کوئی شخص خوف ہلاکت اور ضرر کا یقیناً اور جبراً جان سے اگر رکھتا ہو
واسطے حفاظت جان کے خفای مذہب کرے ایسا تقیہ عوام مومنین کو جائز ہی بموجب قولہ تعالی اِلَّا اَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقٰةً الآیہ
وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ بشرطیکہ وہ شخص ہجرت اور فرار ہو جانیکی طاقت نرکھتا ہو والا ہجرت اوسپر واجب ہی لقولہ تعالی
قَالُوْا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اب اس جگہ
علمای خوارج کا ایسے تقیے پر بھی اعتراض ہی وہ کہتے ہین کہ آیت الا ان تتقوا منہم تقٰۃ و آیت قلبہ مطمئن بالایمان کی منسوخ
ہو گئی ہین آیت يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ اور فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ سے غرضکہ یہ تقیہ شرعی
بھی کسی پیغمبر نے نہین کیا ہی یعنی کسی پیغمبر کو ایسا اتفاق نہین ہوا ہی کہ بسبب خوف جان اور ضرر کے تقیہ کرکے تعریف
کافرون اور منافقون کی کی ہو اور اون کے دین پر عمل کیا ہو یا کذب اور جھوٹ بولا ہو بدون توریے اور تعریض کے وبا کلمہ حق سے
باز رہین ہون حتی کہ شہید ہو گئے ہین اور کلمہ حق سے باز نہین رہے آیا حال حضرت موسی علیہ السلام نہین دیکھتے ہو کہ قبل نبوت
کے جسوقت فرعون کے گھر مین پرورش پاتے تھے ہرگز موافق دین فرعون کے عمل نہین کرتے تھے اور موافقت باللسان و
مخالفت فی القلب ہو کر فرعون کو کبھی خدا نہین کہا اور اوسکی مدح اور تعریف بیان نہین فرمائی اور لوگ اوسکے دین کے موافق
لوگون کو تلقین نہین فرمایا اور اوسکو سجدہ نہین کیا بلکہ طفولیت مین حضرت موسی کا یہ حال تھا کہ کبھی ریش فرعون کی نوچ
لیتے تھے اور کبھی طمانچہ منہ فرعون پر مار بیٹھتے تھے اور ہنگام مراجعت حضرت موسیٰ کے مدین سے جسوقت نبوت اور
پیغمبری اونکو خدای تعالی نے عطا فرمائی فی الفور حضرت ہارون کو ہمراہ لیکر تن تنہا دونون صاحب فرعون پاس پہونچے
کہ وہ کھلم کھلا آدمیون کا بادشاہ تھا اور کچھ خوف جان کا نکیا اور فرعون کو طرف اسلام کے دعوت کی پس جای انصاف
ہی کہ اگر تقیہ پیغمبرون کو درست ہوتا کھلم کھلا آدمیون مین دو شخص تن تنہا جاکر فرعون کو دعوت نفرماتے پس جو یہ متعصبین
اقوال اہل سنت کا اعتبار نکرین برای خدا اقوال اپنے کتب کے ملاحظہ فرماکر نسبت کرنے تقیے کیسے طرف انبیا کے
باز رہین من مجمع البیان لابی علی الطبرسی فی تفسیر قولہ تعالی بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ علی ان الانبیاء
لا یجوز علیہم الکذب و ان لم یقصدوا بہ غرورًا و لا ضررًا کما لا یجوز علیہم التعمیۃ فی الاخبار
ولا التقیۃ لان ذلک یؤدی الی التشکیک فی اخبارہم انتہی کلامہ بلفظہ اس سے ثابت ہو کہ

پیغمبرون پر کذب اور تقیہ بقول علمای شیعہ کے جائز نہین ہی اما تقیہ غیر مشروعی وہ تقیہ ہی کہ بلا ضرورت خوف کے مخالفین سے
موافقت باللسان اور مخالفت فی القلب کہین اور موافق روایات کتب شیعون کے ایسا ہی تقیہ غیر مشروعی حضرت امیر
اور دیگر ائمہ پر ثابت ہو سکتا ہی بدلیل آنکہ مثلاً بیچ زمانہ خلفای ثلثہ کے حضرت علی کو خوف ہلاکت اور ضرر کا بالکل منصور
نہین تھا کسواسطے کہ بعض اوقات حضرت علی اور دیگر اہلبیت خلفای ثلثہ سے مناظرہ اور مباحثہ کرتے تھے اور فروع
فقہیہ مین خلاف رای خلفا کے حکم دیتے تھے ولیکن کسی خلیفہ نے حضرت علی کو اس مناظرے مین مطعون نہین کیا ہی چہ جائے
کہ نوبت بہلاکت اور ضرر پہونچی ہو و نیز بقول شیعون کے حضرت امیر نے چھ مہینے تک بیعت نہین کی اور کچھ ضرر
نہین پہونچا بلکہ شیعہ بھی اس امر کے قائل ہین کہ ائمہ اول اظہار حق کر لیتے تھے پس معلوم ہوا کہ حضرت امیر کو قوت اظہار حق
موجود تھی اور خوف مضرت کا معدوم تھا پس اس صورت مین بقول حضرات شیعون کے تقیہ غیر مشروعی طرف حضرت امیر
کے اور دیگر ائمہ کے ثابت ہو سکتا ہی کہ بلا ضرورت خوف کے تقیہ رکھتے تھے بالجملہ اس تقیہ غیر مشروعی سے یہ بھی جائز ہی کہ مثلاً
یہود اور نصارا مین جا کر موافقت باللسان اور مخالفت فی القلب کر کے بجناب رسول خدا صلی اللہ علیہ کے معاذ اللہ کلمات
بے ادبانہ زبان پر لاوے اور مجلس خوارج اور نواصب مین جا کر سب اور تبرا حضرت امیر کہے اور مجلس مشرکین مین جا کر حمد و ثنا
اصنام کی بیان کرے یا موافقت دین اور آئین کفار کی اور تعریف اور مدح کفار اور منافقین اور اصنام کی کرے اور ان کے
مذہب کے موافق خلق اللہ کو تلقین کرے پس ایسا تقیہ بجز منافقین اور شیعون کے کسی اہل اسلام نے جائز نہین رکھا ہی اور اسی تقیہ
غیر مشروعی مین اہل سنت کو اعتراض ہی بالجملہ انبیا علیہم السلام ہر چند خوف کفار سے ہراسان اور ترسان رہے ہین بلکہ بعض پیغمبر ظلم
کفار سے شہید بھی ہوئے ولیکن کسی پیغمبر نے بخوف جان ایسا نہین کیا ہی کہ تقیہ کر کے تعریف کافرون اور بتون اور منافقون
کی کی ہو اور انکے دین اور آئین کے موافق خلق اللہ کو راہ دکھلائی ہو و یا پیغمبر ہمارے نے قبل ہجرت کے ہمراہ ابو جہل اور امیہ بن خلف کے
معاذ اللہ عبادت لات و منات کی کی ہو و یا کوئی اور رسوم شرک اور ذبح لغیر اللہ کہین شریک مشرکین کے ہوئے ہون و یا مدح اور ثنا
انکے کا وظیفہ اور ورد کیا ہو و یا بیچ احکام انکے کے اتباع کیا ہو تا جیسے اہل سنت بھی قیاس کرین کہ یہ فعل ائمہ کا موافق فعل انبیا کے
ہی جبکہ اس طرح کی بات کسی نبی نے خصوصاً پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نکی ہو تو ہم لوگ نسبت تقیے کی ائمہ پر کس طرح کر سکین بلکہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ساتھ مشرکین کے گفت و شنود رکھتے تھے اور ہجو اوضاع اور اصنام انکے کی برملا فرماتے تھے
اور لوگون کو دین حق تلقین فرماتے تھے اور صعوبات کو وارا کرتے تھے تا آنکہ بعد ہجرت کے قوت اعوان اور انصار کی بہم پہونچائی
اور دعوت لسانی سے بقتال سیفی کے ترقی فرمائی علی ہذا القیاس حال انبیا سابق کا قیاس کرنا چاہیے البتہ جو جہاد سیفی و سنانی
انبیای ماسبق پر واجب نہین تھا اور پیغمبر ہمارے مامور بجہاد ہو گئے لازم آیا کہ خلفا اور امت انکی بھی مامور بجہاد ہوں اب اگر کوئی شخص
سنت انبیای سابق پر قیاس کر کے ترک جہاد کرے بلا شبہہ کافر ہو جاوے جیسا کہ بعض شیعہ کہتے ہین کہ بعض انبیا پر جہاد فرض تھا
اور بعض پر نہین تھا علی ہذا القیاس بعض ائمہ نے جہاد کیا اور بعض نے نہین کیا پس حال حضرت امیر کا اور حال انبیای سابقین کے

قیاس کرنا اوس باب سے ہی کہ کوئی کہے کہ حضرت امیر کو استقبال بیت المقدس کا نماز مین فرض تھا نہ استقبال کعبے کا
اور حال اونکا مانند حال انبیای سابق کے اور مانند حال پیغمبر ہمارے کے تھا قبل نزول آیت استقبال کعبے کے اور علی
ہذا القیاس جمیع احکام شرعیہ مین پس ایسے شخص کو سوا بیہودہ گوئی کے کیا کہا جاوے اسواسطے کہ ائمہ پیغمبر نہین تھے بلکہ
امام تھے اور امام نائب نبی کا ہوتا ہی اور نیابت نبی کی وہ ہی کہ موافق دین اوس نبی کے احکام جاری رکھے مثل جہاد وغیرہ
کے اور بعض دانشمندان شیعہ کہتے ہین کہ معنی اتقاکم بیچ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ کے تقیہ ہی پس بموجب اس تفسیر کے لازم آیا
کہ حضرت امام حسین کو بالاجماع تقیہ سے مبرا تھے نزدیک خدا کے کرامت نرکھتے تھے فتنبہ جاننا چاہیے کہ حال حضرت امیر کا
یہ تھا کہ ہمیشہ ساتھہ خلفای ثلثہ کے خلا و ملا رکھتے تھے اور تمام ارکان اسلام کے موافق آئین دین صحابہ کرام کے بجا لاتے
تھے اور نماز پنجوقتی پیچھے اونکے پڑھتے تھے اور بیچ روزے اور حج اور مشورے اور تدبیر مہمات کے شریک اور دخیل رہتے تھے اور مدح
اور تعریف خلفای ثلثہ کی بیان فرماتے تھے اور رشتہ اور قرابت اون سے رکھتے تھے اب اس جگہ اہل اسلام انصاف کرین کہ جو
یہ اقوال اور افعال حضرت امیر کے در نفس الامر مطابق عقیدۂ باطن اور مقصد دلی کے تھے فہو المراد اسمین کسیکو کلام نہین ہے
اور جو یہ اقوال اور افعال مذکورہ خلاف عقیدۂ باطن تھے اس صورت مین سراسر کذب اور نفاق طرف اوس حضرت کے
عائد ہوتا ہی کہ ظاہر مین کچھہ حال تھا اور باطن مین کچھہ اور حال پس وقوع ایسے معاملات اور امور کا حضرت علی شیر خدا سے
بمراحل بعید ہی کہ اسطرح کے معاملات مذکورہ آج تک کسی پیغمبر سے وقوع مین نہین آئے ہین جسپر ہم بھی قیاس کرین کہ
ائمہ سے بھی ایسا ہی ہوا ہوگا بلکہ صدور اور وقوع ایسے معاملات مذکورہ کا کہ جس سے کذب یا نفاق ثابت ہو کہ ظاہر
مین کچھہ اور باطن مین کچھہ ہو بقول ائمہ کے حرام اور منع ہی پس اسیواسطے لکھنا چند روایات ائمہ کا ان اوراق مین ضرور ہوا
تو کہ اہل اسلام پر واضح ہو جاوے کہ ارتکاب ایسے امور کا کہ جس سے کذب اور نفاق ظہور مین آوے بقول ائمہ کے منع
ہی نہج البلاغہ کہ معتبر کتاب شیعونکی ہی اوسمین مرقوم ہی کہ حضرت امیر نے فرمایا عَلَامَۃُ الْاِیْمَانِ اِیْثَارُکَ
الصِّدْقَ حَیْثُ یَضُرُّکَ عَلَی الْکِذْبِ حَیْثُ یَنْفَعُکَ یعنے نشانی ایمان کی اختیار کرنا تجھہ صدق اور راست گوئی کو
ہی جس جگہ ضرر دے تجکو وہ صدق اوپر جھوٹ کے جس جگہ کہ نفع دے تجکو وہ جھوٹ پس اس روایت سے صاف ظاہر ہی کہ ائمہ
نے تقیہ اور کذب سے نہین کچھہ فرمایا کہ جھوٹ بولنا علامت بے ایمانی کی ہی ایضاً روی محمد بن یعقوب الکلینی
فِی الْکَافِی بِاِسْنَادِہٖ اِلَی الزُّھْرِیِّ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ یَکُوْنُ ذَا وَجْھَیْنِ وَ ذَا لِسَانَیْنِ یعنے
ابی جعفر علیہ السلام سے منقول ہی کہ بدتر بندون کا وہ بندہ ہی کہ ذو وجہین اور ذو لسانین ہو یعنے ظاہر مین کچھہ اور باطن مین
کچھہ اور ہو روبرو کچھہ ہو اور غیبت مین کچھہ ہو ایضاً روایت کی محمد بن یعقوب کلینی نے بیچ کافی کے کہ فرمایا امام جعفر نے بیچ
تفسیر قول تعالی اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ قَالَ یَعْنِیْ بِالْعُلَمَاءِ مَنْ صَدَّقَ قَوْلُہٗ فِعْلَہٗ وَ مَنْ لَمْ یُصَدِّقْ
قَوْلُہٗ فِعْلَہٗ فَلَیْسَ بِعَالِمٍ ایضاً روایت کی محمد بن یعقوب کلینی نے بیچ کافی کے کہ معتبر کتاب شیعونکی ہی اِنَّ سَائِلًا سَاَلَ

بِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام يُعْرَفُ النَّاجِي قَالَ مَنْ كَانَ فِعْلُهُ بِقَوْلِهِ مُوَافِقًا فَاِنَّمَا لَهُ الشَّهَادَةُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ
فِعْلُهُ بِقَوْلِهِ مُوَافِقًا فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مُسْتَوْدَعٌ یعنی سوال کیا کسی سائل نے حضرت امام ابی عبد اللہ علیہ السلام سے کس طرح
پہچانا جاتا ہی ناجی فرمایا وہ کوئی کہ فعل اوسکا موافق قول کے ہو پس بجز این نیست کہ واسطے اوسکے شہادت ہی اور وہ
کوئی کہ فعل اوسکا موافق قول اوسکے کے نہو پس تحقیق امانت ہی اب معلوم کریں کہ ان روایات ائمہ کیسے صاف ظاہر ہوا کہ قول اور فعل
اور ظاہر اور باطن اور غیبت میں احوال ائمہ کا یکسان تھا اور جو کچھ ائمہ نے مدح صحابہ کرام کی بیان کی ہو کذب نہیں تھا سبب
سچ تھا اسواسطے کہ خود حضرت امیر نے علامت ایمان کی صدق کو فرمایا ہی اگرچہ صدق مضرت دے اور اس صورت میں کذب
علامت نفی ایمانی کی ہی پس یہ امور ائمہ سے بسیار بعید ہیں کہ ساتھ ضرر موہوم کے خواہ مخواہ بزرگی اور مدح صحابہ کرام کی اور تقلید
اونکی کرکے کذب میں داخل ہون اور جو کہ حضرات شیعہ کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے بھی تقیہ کیا ہی موجب کتب انکے کے پر غلط ہی
مجمع البیان میں شیخ ابو علی طبرسی نے لکھا ہی بیچ تفسیر وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ اي لَا يَخَافُوْنَ مِنْ سِوَى اللّٰهِ
فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِالْاَدَاءِ وَالتَّبْلِيْغِ وَفِيْ هٰذَا دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِمُ التَّقِيَّةُ اور اہل سنت وجماعت
کہتے ہین کہ تقیہ نہین ہوتا مگر ساتھ خوف کے اور خوف کے دو مرتبے ہین مرتبہ اول خوف جان کا ہی پس یہ خود حضرات ائمہ کو نہین ہوتا
بدو وجہ اول آنکہ موت انکی اختیار انکے مین ہی چنانچہ کلینی نے بیچ کافی کے اثبات اس مسئلے کا کیا ہی اور تمام امامیہ اسپر اجماع
رکھتے ہین دوسرے یہ کہ ائمہ کو بقول شیعون کے علم ماکان ومایکون کا حاصل ہی پس اجل اپنی کو اور کیفیت وقت موت اپنی کو
تفصیل وتخصیص جانتے ہین پس پہلے اوس وقت کے کسواسطے جان اپنی سے خوف کرین اما مرتبہ دوسرا خوف مشقت اور ایذا
اور بدگوئی اور ہتک حرمت کا ہی پس ایسے امور کی بردباری کرنی اور صبر کرنا خود کار نیک آدمیون کا ہی کہ ہمیشہ بزرگان سلف
نے ایسا ہی تحمل کیا ہی بالجملہ حضرت امیر نے بیچ زمانہ خلفای ثلثہ کے ہرگز تقیہ نہین کیا ہی اور کسی سے خائف نہین تھے بیچ
امر دین کے اور نہ بیچ امر دنیا کے اما بیچ امر دین کے اس وجہ سے کہ ہجرت نفرمائی اگر خائف ہوتے ہجرت اونپر واجب تھی مصداق
آیت قَالُوْا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا
اور نہ محفل ومجلس صحابہ کرام کیسے اجتناب وریکسوئی رکھی ورنہ ضرور تھا اجتناب اوس حضرت کو مجلس صحابہ کیسے بدلیل کافی
الکافی للکلینی عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَلَا يَقْعُدَنَّ فِيْ مَجْلِسٍ يُعَابُ فِيْهِ الْاِمَامُ اَوْ يُنْتَقَصُ فِيْهِ دوسرے یہ کہ وصیت فرمائی حضرت امیر نے اصحاب
اپنے کو کہ جسوقت مبتلا ہو تم بلا مین پس صرف کرو تم مال کو نہ جان کو اور جو زیادہ تر بلا نازل ہو پس صرف کرو تم جان کو
نہ دین کو اور جانو تم کہ ہالک وہ ہی کہ ہلاک کیا ہو اوس نے دین اپنا کما رواہ الکلینی فی الکافی عَنْ اَبِيْ جَمِيْلَةَ عَنْ
اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَصِيَّةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِاَصْحَابِهِ اِعْلَمُوْا اَنَّ الْقُرْاٰنَ هُدَى اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
فَاِذَا حَضَرَتْ بَلِيَّةٌ فَاجْعَلُوْا اَمْوَالَكُمْ دُوْنَ اَنْفُسِكُمْ وَاِذَا نَزَلَتْ نَازِلَةٌ فَاجْعَلُوْا اَنْفُسَكُمْ دُوْنَ دِيْنِكُمْ

وَاعۡلَمُوۡا اَنَّ الۡهَالِكَ مَنۡ هَلَكَ دِيۡنُهٗ وَالۡحَرِيۡبُ مَنۡ حُرِبَ دِيۡنُهٗ پس کس طرح گمان کرے عاقل تقیے کو حضرت
ائمہ پر کہ خود حضرت امیرؑ اصحاب اپنے کو ایسی نصیحت فرماتے ہون اما امر دنیا مین اس وجہ سے خائف نہین تھے کہ حضرت
امیر کو ساتھ کسیکے بابت مال و جان کے محاربہ اور مقابلہ بلکہ منازعت اور سخت کلامی بھی واقع نہین ہوئی اور باتفاق
اہل تاریخ ثابت ہی کہ جب یزید نے حضرت امام حسینؑ کو پیغام دیا کہ جو یزید کو امام بحق جانو اور اوس سے بیعت کرو تو متعرض
حال تمھارے کا نہین ہون گا جہان چاہو رہو تم جو کہ حضرت امام حسین یزید کو لایق امارت کے نہین جانتے تھے ہرگز تقیہ اختیار
نہین کیا اور بیعت یزید کی قبول نفرمائی حتی کہ شہید ہوئے پس جو تقیہ واجب ہوتا زیادہ تر اس خوف اعدا سے کوئی خوف
نہین تھا کہ واسطے مارنے ستر آدمیون کے تیس ہزار آدمی محاصرہ کرین پس معلوم ہوا کہ امام حسینؑ معتقد جواز تقیے کے
نہین تھے چہ جای وجوب کے والا دین آبائی ہرگز ترک نفرماتے اور علی ہذا القیاس حضرت امیر رضی اللہ عنہ جو کہ معویہ کو لایق
امامت کے نہین جانتے تھے لوگون سے بیعت کو لیا اور ہرگز تقیہ اختیار نہین کیا اور باوجود قلت اصحاب کے ساتھ معویہ کے جنگ
و جدال فرمایا چنانچہ قاضی نور اللہ شیعی نے بیچ مجالس المومنین کے لکھا ہی کہ قریش مین سے تمام پانچ نفر ہمراہ حضرت امیر کے
تھے اور تیرہ قبیلے ہمراہ معویہ کے تھے لہذا فتح نصیب نہین ہوئی پس ثابت ہوا کہ حضرت امیر کو عہد خلفای ثلثہ مین تقیہ اور
بیچارگی نہین تھی ورنہ عہد خلفا مین بھی تقیہ نفرماتے **فائدہ** علمای اجلہ اس فرقے کے امامیہ متفق ہین کہ تقیہ حضرت امیر پر
بیچ عہد خلفا کے واجب تھا اور بعد قتل عثمان کے تقیہ اونپر حرام تھا اور سید مرتضی کہ علمای امامیہ سے ہی لکھتا ہی کہ بعد قتل عثمان
کے بھی تقیہ اوس حضرت پر واجب تھا پس اس زمانے کے متاخرین نے جو دیکھا کہ وجوب تقیہ حضرت امیر کے سے مذہب اہل تشیع کا
بالکل درہم برہم ہوا جاتا ہی اور امامت اوس حضرت کی بالکل اوکھڑی جاتی ہی اسواسطے کہ جب تقیہ حضرت امیر وغیرہ
کے اوپر واجب ہوا امامت اونکی محض بیکار ہوئی اور امام ہونیکا کچھ ثمرہ اور فائدہ حاصل نہوا اور مثل اسکے ہوا کہ بادشاہ
نے کسی شخص کو عہدہ قضات کا تفویض کرکے کہدیا کہ تو نہ کسی سے کلام کیجو اور نہ مقدمات فیصل کرنا پس قاضی ہونا اوسکا
محض لغو اور مضحکہ اطفال ہوا پس ایسے قباحات دل مین خیال کرکے بعض شیعون نے سوچا کہ اگر بالکل تقیہ کا اقبال کرین
تو ایسے قباحات مذکورہ لازم آتے ہین اور جو تقیہ اوس حضرت کے سے بالکل انکار کرین تو بیخ کنی مذہب کی ہوئی جاتی ہی
اور بطلان تمام کتب شیعون کا کہ مملو اور مالامال بوجوب تقیہ ہین لازم آتا ہی پس ایسے قباحات سوچکر بعض سفہا
شیعون نے یہ مضمون ایجاد کیا ہی کہ ائمہ اول اظہار حق کر لیا کرتے تھے جبکہ وہ امر حق مثل آفتاب کے روشن ہو جایا کرتا تھا
اوسوقت تقیہ کر لیتے تھے تاکہ ائمہ پر تقیہ بھی ثابت رہے اور محض بیکار ہونا بھی لازم نآوے لہذا اہل سنت نے بھی دو طرح
پر جواب دیا ہی ایک جواب بمقابلہ علمای اس فرقے کے دوسرا جواب بمقابلے سفہا اس فرقے کے اما جواب علما اس فرقے
کا یہ ہی کہ عدم تقیہ ائمہ کا با دلائل واثقہ مذکورہ بخوبی ثابت کر چکا ہون بروایات کتب معتبرہ شیعون کے اور اس جگہ بھی دو روایات
عدم تقیے کے کتب شیعون کے سے درج کرتا ہون تا نزدیک اہل انصاف کے تقیے کی بالکل گردن مار جاے ور ضی نہج البلاغہ مین

لکھا ہی قال امیر المومنین ؑ اِنِّیْ وَاللّٰہِ لَوْ لَقِیْتُہُمْ وَاحِدًا وَّہُمْ مِلَاءُ الْاَرْضِ کُلِّہَا مَا بَالَیْتُ وَلَا اسْتَوْحَشْتُ وَاِنِّیْ مِنْ ضَلَالَتِہِمُ الَّتِیْ ہُمْ فِیْہِ وَالْہُدَی الَّذِیْ اَنَا عَلَیْہِ لَعَلٰی بَصِیْرَۃٍ مِّنْ نَّفْسِیْ وَیَقِیْنٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَاِنِّیْ اِلٰی لِقَآءِ اللّٰہِ وَلِحُسْنِ ثَوَابِہٖ لَمُنْتَظِرٌ رَاجٍ پس وہ کوئی کہ جنگ اعدا کے سے تن تنہا باوجود کثرت دشمنون کے ساتھ اوس حد کے کہ روی زمین کو پوشیدہ کرین نڈرے اور مشتاق لقاء اللہ کا ہوا اور امیدوار ثواب کا پس تقیہ کیونکر اوس سے ممکن ہو روایت دوسری رَوَی الْعَیَّاشِیُّ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَعْیَنَ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَجُلٌ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَصَلّٰی فَجَآءَ عَلِیٌّ فَوَطَأَ رَقَبَتَہٗ فَقَالَ وَیْلَکَ تُصَلِّیْ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ فَقَالَ اَمَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ خَطَّابٍ فَاَخَذَ بِیَدِہٖ فَانْتَہٰی بِہٖ اِلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اُنْظُرْ مَا یَقُوْلُ ہٰذَا عَنْکَ وَرَفَعَ صَوْتَہٗ عَلٰی عُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اَمَرْتُہٗ بِذٰلِکَ پس اس جگہ تقیہ کہان گیا کہ حضرت امیر نے گردن اوس مصلی کی دبائی اور حضرت عمر رض پر زجر اور سخت کلامی کی اور ایسی صدہا روایات کتب شیعون مین موجود ہین وایضاً اگر تقیہ واجب تھا پس کسواسطے حضرت علی نے بقول شیعون کے چہ مہینے تک بیعت مین توقف کیا اور کتب سنی شیعہ مین باجماع متواتر کے ثابت ہی کہ حضرت امیر اور اہلبیت نے ساتھ خلفای ثلثہ کے بہت سے مسائل مین مناظرہ کیا ہی اور فروع فقہیہ مین اون سے مخالفت کی ہی کسیکو اس مناظرہ مین مطعون نہین کیا چہ جائیکہ ضرر پونہچے پس تقیہ باطل ہوا اسواسطے کہ بعض مسائل مین اظہار واقع ہوا اور کچہہ مضرت نہین پہونچی پس معلوم ہوا کہ قوت اظہار کی موجود تھی اور خوف مضرت کا معدوم تھا واما جواب سفہا شیعون کا یہ ہی کہ جسوقت حضرت امیر رض نے اظہار حق کیا تقیہ کہ واجب تھا ترک فرمایا اور گنہگار ہوئے اور جسوقت کہ اظہار حق کر لیا پھر کچہہ مضرت نہین پہونچی تقیہ باطل ہوا ایسی ہی مراد اہلسنت کی اور بعد اظہار حق کے جب کچہہ ضرر نہین پہونچا پھر تقیہ کرینگے بزعم سفہا کے کیا ضرورت داعی ہوئی اور وقت اظہار حق کے خوف کہان نابود ہو جاتا تھا اور وقت تقیہ کے خوف پھر کہان سے آجاتا تھا باب پہلا بیچ بیان عقائد اہلسنت کے درباب آل و اصحاب اور ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ فضائل صحابہ کرام کے باَیات و احادیث اور اقوال ائمہ کے اور بیچ احوال مجتہدین اہلسنت کے کتب معتبرہ شیعون کے سے اور بیچ احوال پیدائش مذہب شیعون کے اور بیچ احوال عقائد اور احوال اسلاف اور مجتہدین اہل تشیع کے کتب انکے سے اور بیچ احوال خوارج کے اور عقائد انکے کے درباب علی رض کے اور بیچ تمام کرنے بحث و فیصل کرنے مقدمہ مذہب کے اور بیچ حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ کے کہ متفق علیہ سنی اور شیعہ کے ہی اور بیچ جواب مطاعن ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما کے اس باب کی دو فصل ہین فصل اول بیچ بیان احوال اہلسنت کے معلوم کرین کہ عقیدہ اہلسنت کا یہ ہی کہ بجز انبیا علیہم السلام کے کسی کو معصوم نہین جانتے ہین اگرچہ اہلبیت اور صحابہ کرام ہون پس یہ عقیدہ اہلسنت کا موافق ارشاد اور تعلیم حضرات ائمہ کے ہی کہ ائمہ رضوان اللہ تعالی اجمعین نے خود احتمال خطا کا اوپر اپنے ارشاد فرمایا ہی اور دعای مغفرت مین لِتُسْتَمَّ خَالَفَہٗ قَلْبِیْ کا ادا کیا ہی چنانچہ بیچ نہج البلاغہ کے مرقوم ہی کہ حضرت علی رض نے اصحاب اپنے سے فرمایا لَا تَکُفُّوْا عَنْ مَقَالَۃٍ

ف۱ فرمایا امیر المومنین ع نے تحقیق قسم خدا کی اگر ملون مین اون سے اکیلا اور وہ زمین بہر ہون تو نہ ہٹون مین اور نہ ڈرون مین اور یقین مین اپنے گمراہی سے جسمین وہ ہین اور اپنی ہدایت پر جسپر مین ہون اپنی جانب سے اور یقین پر ہون اپنے رب سے اور بیشک مین اللہ سے ملنے والا ہون اور اوسکے اچھی ثواب کا منتظر ہون ۱۲

ف۲ روایت کی عیاشی نے زرارہ بن اعین سے اوس نے ابوبکر بن حزم سے کہا اوس نے وضو کیا ایک مرد نے اور مسح کیا موزون پر پھر داخل ہوا مسجد مین اور نماز پڑھی تو آئے علی ع پس پاؤن رکھا اوسکی گردن پر اور فرمایا افسوس ہے تجھ پر نماز پڑھتا ہے بغیر وضو کے پس کہا حکم کیا مجھکو عمر بن خطاب نے پس پکڑا اوسکا ہاتھ اور لیگئے عمر کے پاس اور کہا دیکھو کیا روایت کرتا ہے یہ تجھسے اور بلند کی آواز اپنی عمر پر تو کہا عمر نے مین نے حکم کیا ۱۲

بِحَقٍّ اَوْ مَشُوْرَةٍ بِعَدْلٍ فَاِنِّیْ لَسْتُ بِفَوْقِ اَنْ اُخْطِیَٔ وَلَا اٰمَنُ مِنْ ذٰلِكَ فِیْ فِعْلِیْ اِلَّا اَنْ یَّکْفِیَ اللّٰهُ فِیْ نَفْسِیْ مَا هُوَ اَمْلَكُ بِهٖ مِنِّیْ یعنی بلاورن اپنے سے حضرت امیر نے فرمایا ہی کہ بیچ کہنے سے اور مشورہ دینے سے ساتھ انصاف کے باز مت رہو تم کہ مین برتر اور بری الذمہ نہین ہون مین اس سے کہ خطا کرون مین اور نڈر نہین ہون مین اس خطاسے بیچ فعل اپنے کے مگر آنکہ القا کرتا ہی خدای تعالی نفس میرے مین وہ چیز کہ مسلط ہی وہ مجھسے بیچ دلیل صریح ہی اوپر عدم عصمت کے کہ معصوم کو خدای تعالی مالک نفس اپنے کا کرتا ہی ایضًا دعای حضرت امیر سے مروی ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا تَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَیْكَ ثُمَّ خَالَفَهٗ قَلْبِیْ کَذَا فِیْ نَهْجِ الْبَلَاغَةِ وایضًا فی نہج البلاغۃ فِیْ وَصِیَّتِهِ الَّتِیْ اَوْصٰی بِهَا قَبْلَ وَفَاتِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لِیْ وَلَکُمْ پس یہ دعا لائق معصوم کے نہین ہی وایضًا عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہی کہ جمیع اہلبیت عظام اور صحابۂ کرام اور اقارب اور ازواج مطہرات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھا اور بہتر جانتے ہین اور چارون خلفا کو افضل تمام مانتے ہین کمتر درجے پیغمبر سے بخلاف اہل ایران کے کہ وہ حضرت امیر اور دیگر ائمہ کو بدرجہ پیغمبرون کے مانتے ہین اور بخلاف اہل سقط کے کہ وہ بھی شیخین کو برابر نبی کے پہچانتے ہین اور وجہ افضل جاننے ان سب بزرگوارون کی موافق عقیدے اہلسنت کے یہ ہی کہ کتب اہل سنت وجماعت کہتی ہین جیسا کہ فضیلت حضرت علی کی بموجب احادیث نبوی اور روایات فرقانی کے ثابت ہی ویسا ہی فضیلت صحابہ کرام کی بموجب احادیث اور آیات کے ظاہر ہی پس جو فقط حضرت علی کو برحق کہین اور دیگر صحابہ کرام کو غیر حق پر جانین جیسا کہ عقیدہ ایرانیون کا ہی و یا فقط شیخین کو برحق جانین اور دوسرون کو غیر حق جیسا کہ عقیدہ سقطیون کا ہی اس صورت مین بموجب کتب انکے انکار آیات اور احادیث کا لازم آتا ہی کیسواسطے کہ صدہا احادیث اور آیات بیچ شان صحابہ اور اہلبیت کے وارد ہین پس انکار فضیلت صحابہ کرام اور اہلبیت عظام کے سے انکار احادیث اور قرآن سے لازم آتا ہی اور انکار احادیث اور قرآن سے کفر عائد ہوتا ہی اسواسطے اہلسنت کو ان جمیع حضرات کا اچھا جاننا لازم آیا باقی رہا یہ کہ خلیفہ اول کو افضل تم جانتے ہین بدلیل آنکہ ائمہ نے انکی مدح اور فضیلت اور بزرگی بیان فرمائی ہی پس بموجب ارشاد ائمہ کے اہلسنت کو بھی افضل جاننا خلیفہ اول کا خلافت مین لازم آیا وایضًا خدای تعالی نے قرآن مجید مین خلیفہ اول کو بطور صراحت کے بلفظ صاحب فضیلت کے یاد فرمایا ہی قولہ تعالی وَلَا یَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ ایضًا خدای تعالی نے ساتھ خلیفہ اول کے معیت اپنی ثابت کی ہی قولہ تعالی ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَکِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وایضًا تمام مہاجرین اور انصار نے کہ جنکا ذکر خیر جابجا کلام الٰہی مین موجود ہی اور خدای تعالی نے قرآن شریف مین وعدہ بہشت کا واسطے اون کے دیا ہی اور آیت تطہیر اون کے حق مین نازل فرمائی کقولہ تعالی وَلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ دیگر وَیُذْهِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطٰنِ یہ دونون آیات بیچ حق صحابہ کے خصوصًا حاضران جنگ بدر کے نازل ہوئی ہین دیگر

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى چنانچہ اس آیت مین خدای تعالی
نے واسطے حاضران صلح حدیبیہ کے یعنی مہاجرین اور انصار کے کلمہ تقوی کا لازم کیا ہی کسی وجہ سے اون سے کلمہ تقوی کا دور
نہین ہو سکتا ہی پس ایسے لوگون نے صدیق کو افضل جانا اور اونکی بیعت قطع نظر ان سب کے راقم الحروف ایک نہایت
عمدہ وجہ بیان کرتا ہی کہ ہر ادنی اور اعلی جاہل اور عاقل کی سمجھ مین آسکتی ہی اور بہت قریب الفہم ہی وہ یہ ہی کہ یہ مسئلہ
باجماع فریقین کے ثابت ہی کہ افضل ہونا امام کا بیچ نماز کے بہت بڑی شرط ہی خصوصاً شیعون کا تو یہ شرط دائمی شرط
یہ ہی کہ جب تک امام افضل نہین دستیاب ہوتا ہی جماعت نہین کرتے ہین اگرچہ نزدیک اہلسنت کے نماز پیچھے غیر افضل کے بھی جائز ہی
ولیکن بکراہت اور بضرورت عذر کے فاما افضلیت امام کی نزدیک اہل سنت کے بھی شرط ہی چنانچہ جابجا کتب انکے مین یہ شرط
موجود ہی پس جبکہ خود رسول خدا نے کہ معصوم اور عقل اس تھے وقت مرض الموت اپنے کے خلیفہ اول کو افضل جانکر
امام نماز کل اہل اسلام کا روبرو اپنے مقرر فرما دیا ہو اور سات وقت کی نماز درحین حیات اور موجودگی اپنی کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے جملہ مومنون کو حضرت صدیق کے پیچھے پڑھوائی ہو ہرچند کہ حضرت علیؓ وغیرہ بھی موجود تھے اس صورت مین
اہل اسلام کو کہ مطیع اور فرمان بردار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین دربارہ فضیلت صدیق اکبرؓ کے دلائل عقلی بیان
کرنے سے کیا بحث رہی کہ خود پیغمبر ہمارے نے اونکو افضل جانکر امام نماز جمیع مسلمانون کا روبرو اپنے کردیا فضائل
شیخین اور صحابہ کے ساتھ نص قرآن کے قولہ تعالی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی وعدہ کیا خدای تعالی نے اون لوگون سے کہ وقت نزول سورہ نور کے ایمان
لائے تم مین سے اور عمل نیک کیے ہین البتہ خلیفہ کریگا اللہ اونکو بیچ زمین کے چنانچہ خلیفہ کیا تھا اون لوگون کو کہ پہلے اون سے
تھے مثل حضرت داؤد وامثال انکے کے اور قرار دیگا خدای تعالی واسطے اونکے دین اون کے کو ایسا دین کہ پسند کیا اونکے
اور دیگا خدا اونکو بدلے خوف اونکے کے امن پس سب یہ امور کہ وعدہ ہا آلہی ہین داخل تھے ظہور مین آئے والا خلاف وعدہ
الہی لازم آتا اور سب یہ امور بجز زمانہ خلفای ثلثہ کے واقع نہین ہوئے ہین اسواسطے کہ امام مہدی وقت نزول اس سورہ کے بالاجماع
موجود نہین تھے اور حضرت امیر اوسوقت موجود تھے ولیکن رواج دین انکا کہ مرضی آلہی اور پسندیدہ اونکا ہی بزعم شیعہ حاصل
نہین ہوا ہی چنانچہ بیچ تنزیہ الانبیا والائمہ کے شریف مرتضی نے تصریح کی ہی کہ حضرت امیر اور شیعہ اونکے ہمیشہ دین اپنا مخفی رکھتے تھے
اور امن کامل اور عدم خوف اور تمکین دین زمانے اونکے مین حاصل نہین تھا کہ ہمیشہ افواج شام سے خائف رہتے تھے اب معلوم کرنا چاہیے
کہ انکار فرقے شیعہ کا بیچ نزول اس آیت کے بیچ شان خلفای ثلثہ کے ظاہر ہی پس ارباب انصاف کو لازم ہی کہ انحراف اس فرقے کا اقوال
ائمہ سے اور تقلید اہلسنت کی ساتھ اقوال ائمہ کے اس جگہ پر معلوم کرین کہ خود حضرت امیرؓ نزول اس آیت کا بیچ شان خلفای کرام کے
بیان فرماتے ہین پس جو کہ اہل سنت پیرو حضرت امیرؓ کے ہین موجب فرمانے اوس حضرت کے شان نزول اس آیت کا بیچ حق خلفای کرام کے

لہ پھر اوتارا اللہ نے اپنی طرف کا چین اپنے رسول پر اور ایمان والون پر اور ثابت رکھا اونکو ادب کی بات پر ۱۲ موضح القرآن

بیان کرتے ہیں بیچ نہج البلاغۃ کے کہ معتبر کتاب شیعون کی ہی مرقوم ہی کہ جسوقت عمر بن خطابؓ نے بمقدمہ جانے اپنے کے
واسطے قتال اہل فارس کے حضرت امیر سے مشورہ کیا اوسوقت حضرت امیر نے عمر بن خطاب سے فرمایا کہ تم قطب کے مانند جگہ سے
مت ہلو کسواسطے کہ خدا تعالی نے قرآن شریف مین وعدہ خلافت کا اور نصرت کا اور غلبہ دین کا ہم سب کو دیا ہی اور فرمایا ہی وعد اللہ
الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الخ بس بموجب اس آیت کے ہرگز اہل فارس ہم پر غالب نہین ہونگے چنانچہ وہ عبارت
سراسر بشارت حضرت امیرؓ کی نہج البلاغۃ مین اس طرح مسطور ہی ہٰذَا الْاَمْرُ لَمْ یَکُنْ نَصْرُہٗ وَلَا خِذْلَانُہٗ بِکَثْرَۃٍ وَّلَا بِقِلَّۃٍ
وَہُوَ دِیْنُ اللّٰہِ الَّذِیْ اَظْہَرَہٗ وَجُنْدُہُ الَّذِیْ اَعَزَّہٗ وَاَیَّدَہٗ حَتّٰی بَلَغَ مَا بَلَغَ وَطَلَعَ حَیْثُ طَلَعَ وَنَحْنُ عَلٰی مَوْعُوْدٍ
مِّنَ اللّٰہِ حَیْثُ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّہُمْ فِی الْاَرْضِ الخ
وَاللّٰہُ مُنْجِزٌ وَعْدَہٗ وَنَاصِرٌ جُنْدَہٗ وَمَکَانُ الْقَیِّمِ فِی الْاِسْلَامِ مَکَانُ النِّظَامِ مِنَ الْخَرَزِ فَاِنِ انْقَطَعَ
النِّظَامُ تَفَرَّقَ وَرُبَّ مُتَفَرِّقٍ لَمْ یَجْتَمِعْ وَالْعَرَبُ الْیَوْمَ وَاِنْ کَانُوْا قَلِیْلًا فَہُمْ کَثِیْرُوْنَ بِالْاِسْلَامِ عَزِیْزُوْنَ
بِالْاِجْتِمَاعِ فَکُنْ قُطْبًا وَّاسْتَدِرِ الرَّحٰی بِالْعَرَبِ وَاَصْلِہِمْ دُوْنَکَ نَارَ الْحَرْبِ فَاِنَّکَ اِنْ شَخَصْتَ مِنْ ہٰذِہِ
الْاَرْضِ شَقَقَتْ عَلَیْکَ الْعَرَبُ مِنْ اَطْرَافِہَا وَاَقْطَارِہَا حَتّٰی یَکُوْنَ مَا تَدَعُ وَرَاءَکَ مِنَ الْعَوْرَاتِ
اَہَمَّ اِلَیْکَ مِمَّا بَیْنَ یَدَیْکَ الخ **آیت دوسری** قُلْ لِّلْمُخَلَّفِیْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰی
قَوْمٍ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ تُقَاتِلُوْنَہُمْ اَوْ یُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِیْعُوْا یُؤْتِکُمُ اللّٰہُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا
کَمَا تَوَلَّیْتُمْ مِّنْ قَبْلُ یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا اس آیت مین مخاطب بعض قبائل عرب ہین مثل اسلم اور غفار اور
اشجع کہ سفر حدیبیہ مین رفاقت پیغمبر کی نکی اور اجماع مورخین طرفین کا ہی کہ بعد نزول اس آیت کے کوئی قتال زمانہ پیغمبر کے
مین واقع نہین ہوا کہ جسمین اعراب کو دعوت کری ہو مگر غزوہ تبوک اور غزوہ تبوک کا اس آیت مین مراد نہین ہی اسواسطے کہ
فرمایا ہی کہ قتال کروگے تم ساتھ حریفون اپنے کے یا اسلام لاوینگے پس معلوم ہوا کہ وہ غزوہ دوسرا ہی اسواسطے کہ غزوہ
تبوک مین نہ قتال ہوا نہ اسلام لانا مخالفین کا ہوا پس بالضرور داعی شیخین ہوئے کہ بیچ زمانہ خلیفہ اول کے اعراب کو دعوت
ساتھ قتال مرتدین کے واقع ہوئی اور بیچ عہد خلیفہ دوم کے ساتھ قتال اہل فارس اور روم کے بالجملہ ہر دو تقدیر
خلافت خلیفہ اول کی صحیح ہوئی اسواسطے کہ خدا نے اوپر اطاعت دعوت اوسکی کے وعدہ اجر نیک کا اور اوپر عدم
اطاعت اوسکی کے وعدہ عذاب الیم کا فرمایا ہی اور بعض علمای اس فرقے نے لکھا ہی کہ داعی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہین
کسواسطے کہ جائز ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ غزوات اور کے کہ اوسمین قتال بھی واقع ہوا ہو دعوت کی ہو
ولیکن منقول نہین ہوا **جواب** یہ ہی کہ ایسا احتمال جواز کا ہر امر مین ہو سکتا ہی مثلاً کہین ہم کہ جائز ہی کہ پیغمبر خدا
نے امامت حضرت امیر کی موقوف کر کے نص ساتھ امامت صدیق کے کیا ہو ولیکن منقول نہین ہوا اور بعض سفہا
شیعہ کہتے ہین کہ داعی حضرت امیرؓ ہین طرف قتال ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے جواب یہ ہی کہ قتال حضرت امیر کا

واسطے طلب اسلام کے نہین تھا بلکہ محض واسطے انتظام امامت کے تھا و معہذا خود شیعون نے بروایات صحیحہ کے نقل کی ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے فرمایا ہی اِنَّكَ یَا عَلِيُّ تُقَاتِلُ عَلٰی تَاوِیْلِ الْقُرْاٰنِ کَمَا قَاتَلْتُ عَلٰی تَنْزِیْلِهٖ اور ظاہر ہی کہ مقاتلہ تاویل قرآن پر بعد قبول کرنے مخالفین کے تنزیل قرآن کو ہی اور قبول کرنا تنزیل قرآن کا بدون اسلام کے معقول نہین ہی بلکہ عین اسلام ہی پس مقاتلہ اوپر تاویل قرآن کے ساتھ مقاتلے کے اوپر اسلام کے جمع نہین ہو سکتا ہی ایضًا فِي نَهْجِ الْبَلَاغَةِ تَوَاتَرَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ حَالِ مُقَاتِلِيْهِ فَقَالَ اَنْزِلْهُمْ بِمَنْزِلَةِ فِتْنَةٍ اَوْ بِمَنْزِلَةِ رِدَّةٍ فَقَالَ لَا بَلْ بِمَنْزِلَةِ فِتْنَةٍ يَعْمَهُوْنَ فِيْنَا الخ ایضًا بیچ کتب صحیحہ امامیہ کے موجود ہی اَصْبَحْنَا نُقَاتِلُ اِخْوَانَنَا فِي الْاِسْلَامِ الخ پس ان روایات ائمہ کیسے بھی ثابت ہوا کہ قتال کرنیوالے ساتھ حضرت علی کے مسلمان تھے آیت تیسری يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ اس آیت مین مدح اون لوگونکی کی ہی کہ جنھون نے قتال مرتدین کا کیا آیت چوتھی وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ یہ آیت بیچ شان خلیفہ اول کے وارد ہی کہ اونکو خدای تعالی نے اس آیت مین صاحب فضیلت کا بیان فرمایا ہی آیت پانچوین ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ الخ اس آیت مین خدای تعالی نے ساتھ خلیفہ اول کے معیت اپنی بیان فرمائی اور سکینہ اوتاری آیت چھٹی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا الخ یعنی محمد رسول خدا ہین اور وی لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اوسکے شدید اور سخت ہین اوپر کفار کے رحیم ہین درمیان اپنے دیکھے تو اونکو رکوع اور سجود مین پس سختی حضرت عمر کی اوپر کفار کے اب تک شہرۂ آفاق ہی اور زبان نصارا پر اب تک جاری ہی آیت ساتوین وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ آیت آٹھوین وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيْرًا پس اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس نے خلاف راہ مومنین کے کوئی اور راہ اختیار کیا دوزخی ہوا اور مومنین بیچ وقت نزول اس آیت کے نہین تھے مگر صحابہ رسول اللہ کے کما نص علیہ امیر المومنین فی نہج البلاغہ اس آیت مین خدای تعالی فرماتا ہی کہ خلاف طریق صحابہ کے چلنے والے کو مین دوزخ مین داخل کرونگا اور روافض کہتے ہین کہ غلط فرمایا خدای تعالی نے بلکہ خلاف طریقہ اصحاب رسول اللہ کے چلنا عین بہشت مین جانا ہی آیت نوین هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ

اِلَی النَّبِیِّ الخ مخاطب اس آیت کے صحابہ رسول اللہ ہین کہ خدای تعالی اور فرشتے اوسکے اس آیت مین صلوۃ اور درود اوپر صحابہ
رسول خدا کے بھیجتے ہین اور روافض کہتے ہین یہ غلط ہی بلکہ خدای تعالی اوپر صحابہ رسول اللہ کے معاذ اللہ لعنت
بھیجتا ہی اور لعنت اوپر صحابہ رسول خدا کے کرنا عین عبادت ہی طرفہ تر یہ ہی کہ خود بھی معتقد ہین کہ منکر ایک آیت
قرآن کا کافر ہی پھر دیدہ و دانستہ انکار کرکے اوپر خلاف حکم خدا کے عمل مین لاکر کافر بنتے ہین آیت دسوین
فَاَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلْزَمَھُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی وَکَانُوْا اَحَقَّ بِھَا وَ
اَھْلَھَا پس اس آیت مین خدای تعالی نے حاضران صلح حدیبیہ مہاجرین اور انصار کو بیچ انزال سکینہ کے اوپر انکے
شریک پیغمبر صلعم کا کیا اور کلمہ تقوی کا اونپر لازم گردانا پس معلوم ہوا کہ کلمہ تقوی کا صحابہ رسول اللہ پر لازم تھا کسی حالت
مین منفک نہین ہو سکتا ہی جو بعد وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تقوی اونسے صادر ہوتا معنی لزوم کے باطل
ہو جاتے اور یہ امر خلاف وعدہ الٰہی کے ہونا محال ہی جای غور ہی کہ خدای تعالی اس آیت مین تو فرماتا ہی کہ لازم کیا مینے
صحابہ پر کلمہ تقوی کا اور روافض کہتے ہین یہ غلط فرمایا خدای تعالی نے بلکہ لازم کیا خدا نے اصحاب رسول اللہ پر کلمہ ظلم
اور لعنت کا اور تماشا یہ ہی کہ خود اپنی تئین مسلمان کہلاتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ منکر ایک آیت قرآن کا کافر ہی
پھر دیدہ و دانستہ خلاف حکم الٰہی کے عمل مین لاکر کافر بنتے ہین آیت گیارھوین لٰکِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مَعَہٗ جٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْخَیْرٰتُ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اس آیت
مین خدای تعالی بیچ حق صحابہ رسول اللہ کے فرماتا ہی کہ واسطے اونکے نیکیان اور فلاح ہی اور روافض برخلاف حکم خدا کے
کہتے ہین کہ واسطے صحابہ رسول اللہ کے لعنت اور عذاب ہی آیت بارھوین وَلٰکِنَّ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ
وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰہِ وَنِعْمَۃً معنی اس آیت کے یہ ہین کہ خدای تعالی بیچ حق صحابہ رسول اللہ کے فرماتا ہی کہ خدا نے محبت ڈالی تمھارے
دلون مین ایمان کی اور اچھا دکھایا اوسکو تمھارے دلون مین اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور عصیان وہی لوگ وہی ہین
نیک چال پر اللہ کے فضل سے اور احسان سے پس جبکہ خدای تعالی نے صحابہ رسول اللہ کو ایمان دیا ہو اور کفر اور گناہ
اور عصیان سے اونکو بچایا ہو پھر کس طرح تمام اصحاب رسول خدا کے دفعۃً کافر اور فاسق ہو جاوین جای غور ہی
کہ خدای تعالی فرماتا ہی بیچ حق صحابہ رسول اللہ کے کہ مینے محبت ڈالی تمھارے دلون مین ایمان کی اور اچھا دکھایا
ایمان کو تمھارے دلون مین اور برا لگایا تمکو کفر اور گناہ اور عصیان اور روافض کہتے ہین کہ یہ غلط ہی بلکہ محبت ڈالی خدا
نے بیچ دلون اونکے کے کفر کی اور برا لگایا اونکو اسلام اور ایمان حتی کہ دفعۃً سب صحابہ رسول اللہ دوزخی ہوئے
معاذ اللہ من ذلک آیت تیرھوین اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ
وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ آیت چودھوین ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ

مِنْ حَرَجٍ مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ الخ خدای تعالی اس آیت مین صحابہ
رسول اللہ کے حق مین کلمہ اجتبا کا بیان فرماتا ہی اور روافض کہتے ہین کہ غلط فرمایا خداے تعالی نے معاذ اللہ
بلکہ صحابہ رسول اللہ کے حق مین کلمہ کفر اور نفاق کا سزاوار ہی آیت پندرھوین كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ
لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اس آیت مین خداے تعالی نے صحابہ
رسول اللہ کو خیر امت بیان فرمایا ہی اور روافض کہتے ہین کہ یہ غلط ہی بلکہ امام جعفر صادق وغیرہ نے صحابہ
رسول اللہ کو امت ملعونہ کہا ہی وہذا بہتان عظیم آیت سولھوین هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى
وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ معلوم ہوا کہ دین حق وہی دین ہی کہ ظاہر اور
مکشوف ہو نہ مخفی اور مستور اور جو کچھ کہ روافض نے کہا ہی کہ موعد ظہور مذہب تشیع کا زمان دولت امام مہدی کا ہی محض
پوچ ہی اسواسطے کہ لام لیظہرہ کا متعلق ہی ساتھ ارسل رسولہ کے پس لائق ہی کہ بعد ارسال حضرت رسول کے ظہور اس
دین کا مستمر ہو آیت سترھوین لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ
فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ خداے تعالی نے مہاجرین کو
اس آیت مین صادق و راست گو فرمایا ہی اور روافض کہتے ہین کہ یہ غلط ہی بلکہ یہ سب کاذب و دروغ گو ہین آیت
اٹھارھوین فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا
لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خداے تعالی اس آیت مین اصحاب رسول اللہ
مہاجرین کو وعدہ جنت و مغفرت کا دیتا ہی اور روافض کہتے ہین یہ غلط ہی بلکہ یہ سب دوزخی ہین معاذ اللہ آیت انیسوین
وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا
اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اس آیت مین
خداے تعالی انصار اصحاب رسول اللہ کو اولئک ہم المفلحون فرماتا ہی اور روافض کہتے ہین یہ غلط ہی بلکہ اولئک ہم الکافرون ہین
آیت بیسوین اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ اس آیت مین
خداے تعالی نے اصحاب رسول خدا کو وعدہ حق اور جنت کا دیا ہی بیچ کتب سماویہ کے اور روافض کہتے ہین
کہ غلط ہی بلکہ اصحاب رسول خدا کے دوزخی ہین معاذ اللہ اور خوارج کہتے ہین کہ اس آیت سے علی بالکل
خارج ہین اسواسطے کہ کبھی مال نہ اونکے پاس ہوا نہ اونھون نے جہاد مین صرف کیا بلکہ ہمیشہ ساتھ مال پیغمبر کے
پرورش پائی تھی آیت اکیسوین وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَ
اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ الخ خداے تعالی نے اس آیت مین صحابہ رسول اللہ کو رضی اللہ عنہم فرمایا ہی اور روافض

کھتے ہین یہ غلط ہی بلکہ بجای رضی اللہ عنہم کے لعنہم اللہ کھتے ہین ایضًا اس آیت مین صحابہ رسول خدا کو
خدای تعالی نے وعدہ بہشت کا دیا ہی اور روافض کھتے ہین کہ یہ غلط ہی بلکہ وی سزاوار دوزخ کے ہین باوجود
اسکے اپنے تئین مسلمان کہلاتے ہین اور معتقد ہین اس بات کے کہ انکار ایک آیت قران کا کفر ہی پھر دیدہ و دانستہ خلاف
حکم الہی کے معتقد ہوکر کافر بنتے ہین آیت بائیسوین ۲۲ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ
بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ آیت تیئسوین ۲۳ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا
مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی اس آیت مین تمام اصحاب رسول اللہ کو خدای تعالی نے وعدہ نیکی کا
دیا ہی اور روافض کہتے ہین یہ غلط ہی بلکہ خدا نے اصحاب رسول اللہ کو وعدہ بدی اور کفر کا دیا ہی اس آیت مین کل صحابہ
داخل ہین آیت چوبیسوین ۲۴ لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَۃً وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی
اس آیت مین فضیلت صحابہ کی اور درجات اونکے اور وعدہ نیکی کا واسطے اصحاب رسول خدا کے بیان فرمایا ہی اور روافض
برخلاف اس حکم الہی کے حکم دیتے ہین آیت پچیسوین ۲۵ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ اس آیت مین خدای
تعالی نے مہاجرین اور انصار کو مومن حق بیان فرمایا ہی اور واسطے اونکے مغفرت بیان کی ہی اور روافض کھتے ہین
کہ مہاجرین اور انصار کو کہ صحابہ رسول اللہ کے ہین برخلاف فرمودہ خدا کے بجای مومن کے کافر اور بجای لھم
مغفرۃ کے لھم عذاب کہتے ہین اس جگہ اہل انصاف برعکسی اس فرقے کی ساتھہ خدا تعالی کے ملاحظہ فرماوین آیت
چھبیسوین ۲۶ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَوْ
کَانُوْٓا اٰبَآءَھُمْ اَوْ اَبْنَآءَھُمْ اَوْ اِخْوَانَھُمْ اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَھُمْ
بِرُوْحٍ مِّنْہُ وَیُدْخِلُھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا الخ یہ آیت نازل ہی بیچ حق
مہاجرین کے کہ اونھون نے ماباپ اپنے اور برادر اپنے اور خویش اور اقربا اپنے سب چھوڑ کر ساتھہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کی ہی ان مہاجرین کی شان مین اس آیت مین خدا تعالی فرماتا ہی کہ اونکے دلون مین لکھدیا ہی
ایمان اور داخل کرونگا مین اونکو بہشت مین ہمیشہ کو اور روافض کہتے ہین کہ یہ غلط ہی بلکہ اصحاب رسول اللہ ایمان سے
پھر گئے اور داخل دوزخ مین ہوگئے آیت ستائیسوین ۲۷ فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ اس آیت
مین خدا تعالی اوپر اصحاب رسول خدا کے سلام اور رحمۃ بھیجتا ہی اور روافض اصحاب رسول اللہ پر بجای رحمت کے لعنت
اور رحمت بھیجتے ہین آیت اٹھائیسوین ۲۸ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ الخ
اس آیت مین خدای تعالی نے بیچ حق اصحاب رسول اللہ کے کلمہ لقد رضی اللہ عن المومنین

کا ارشاد فرمایا ہی اور یہ ظالم برخلاف فرمودۂ خدای تعالیٰ کے بجای رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ کے لعنہم اللہ کہتے ہین فائدہ
اب اس جگہ ذکر ہی اون دس آیات کا کہ مخصوص ہین بیچ شان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آیت اول وَسَیُجَنَّبُهَا
الْاَتْقَى الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ
رَبِّهِ الْاَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ابن جوزی نے لکھا ہی کہ جمہور متفق ہین اسپر کہ یہ آیت بیچ شان صدیق اکبر
خلیفہ اول کے نازل ہوئی ہی اور فضیلت خلیفہ اول کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہی کہ خدای تعالیٰ نے صدیق کو اتقیٰ فرمایا ہی
اور اتقیٰ اکرم ہوتا ہی نزدیک اسکے بموجب قولہ تعالیٰ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اور اکرم نزدیک خدای تعالیٰ
کے افضل ہی اور نتیجہ یہ ہی کہ وہ افضل ہین باقی امت سے اور جو کہ روافض کہتے ہین کہ یہ آیت حضرت خلیفہ چہارم کے حق
مین نازل ہوئی ہی صریح البطلان ہی اسواسطے کہ قولہ تعالیٰ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى مانع ہی مدعای روافض پر لان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم رباہ فلہ علیہ نعمۃ تجزی واذا خرج علی تعین ابو بکر للاجماع آیت دوسری وَالَّيْلِ
اِذَا يَغْشٰى الخ تا اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ابن حاتم نے ابن مسعود سے روایت کی ہی کہ جسوقت حضرت خلیفہ
اول نے بلال کو خریدا اور خدا کی راہ مین اوسکو آزاد کیا اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی آیت تیسری ثَانِيَ
اثْنَيْنِ الخ چنانچہ مذکور ہوا آیت چوتھی وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ بزار اور ابن عساکر کہتے ہین کہ حضرت علی نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا ہی کہ اَلَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ
ہو محمد وَالَّذِيْ جَآءَ وَصَدَّقَ بِهٖ ابو بکر آیت پانچوین وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ابن حاتم
نے ابی شوذب سے روایت کی ہی انہا نزلت فی شان ابو بکر آیت چھٹی وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ حاکم نے
ابن عباس سے روایت کی ہی انہا نزلت فی شان ابو بکر و عمر آیت ساتوین فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ
جِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ اخرج الطبرانی عن ابن عمر انہا نزلت فیہما آیت آٹھوین وَوَصَّيْنَا
الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا الخ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ تک
ابن عساکر سے روایت ہی انہا نزلت فی شان ابی بکر رض آیت نوین وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ الخ
آیت دسوین وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ اور یہ مذکور ہو چکے فضائل شیخین اور صحابہ رسول اللہ
کے ساتھ روایات اور احادیث ائمہ اہلبیت کے کہ کتب معتبرۂ شیعون کے سے ہی احادیث کتب
اہل سنت و جماعت کا اس جگہ اعتبار نہین ہی لاچار ترک کی اور روایات ائمہ اہلبیت کے اس جگہ منقول ہوتے ہین رضی نے
نہج البلاغہ مین کہ بہت معتبر کتاب شیعون کی ہی نقل کیا ہی انہ قال امیر المؤمنین لِلّٰہِ بلاد ابی بکر فلقد قوم
الاود وداوی العمد واقام السنۃ وخلف البدعۃ ذہب نقی الثوب قلیل العیب اصاب
خیرہا وسبق شرہا ادی الی اللہ طاعتہ واتقاہ بحقہ رحل وترکہم فی طریق متشعبۃ

لَا یَهْتَدِی فِیهَا الضَّالُّ وَلَا یَسْتَیْقِنُ الْمُهْتَدِی یعنی فرمایا حضرت امیر نے خدا انعام کرے ابوبکر پر البتہ سیدھا کیا کجی کو اور اصلاح کیا ستون کو اور قائم کیا سنت کو اور پیچھے ڈالا بدعت کو اور گیا پاک دامن کم عیب پائی خوبی خلافت کی اور پہلے گیا فساد سے اور خلافت ادا کی طرف خدا کے طاعت اوسکی اور پرہیزکاری اوسکی موافق حق کے اوس نے کوچ کیا اور چھوڑا مردمان کو بیچ راہوں شاخ در شاخ کے نہ ہدایت پاتا ہی اس جگہ گمراہ نہ یقین پاتا ہی راہ جوینده اس عبارت حضرت امیر کے مین صاحب نہج البلاغۃ نے واسطے حفظ مذہب اپنے کے تصرف کر کے لفظ ابوبکر کو حذف کیا ہی اور بجای اوسکے لفظ فلان بیان کیا ہی تا اہلسنت متمسک نہین ہون لہذا شارحین نہج البلاغۃ امامیہ نے بیچ تعیین کرنے لفظ فلان کے اختلاف کیا ہی پس بعض شارحین نے کہا ہی کہ مراد ابوبکر ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ عمر ہی لیکن اکثر شارحین نے اول کو ترجیح دی ہی پس اس عبارت سراسر بشارت مین حضرت علی نے ابوبکر کو ساتھ بہت صفتون کے موصوف کیا ہی اور بیان کیا ہی اقامت سنت کی اور اجتناب بدعت سے اور نمونا فتنے کا بیچ عہد ابوبکر کے اور پاکدامن جانا اوسکا اس جہان سے اور قلت عیب کی اور سرانجام پانا اوس چیز کا کہ مقصود امامت اور خلافت سے ہی یعنی اقامت عدل اور ترویج دین خدا اور ادای دین خدا اور ادای طاعت الہی اور اسمین کچھ شک نہین ہی کہ نہایت امر خلافت کا یہی ہی کہ ساتھ گواہی حضرت علی کے ابوبکر صدیق سے وقوع مین آیا ہی اب غور در کار ہی کہ جو اہلسنت تابع اور پیرو ائمہ اہلبیت کے ہین بموجب ارشاد اون کے خلیفۂ اول کو خلیفۂ اول اور افضل جانتے ہین اور شیعہ جو کہ در پردہ محبت کے دشمن ائمہ اہلبیت کے ہین کہتے ہین کہ حضرت امیر نے اس جگہ جھوٹ بولا ہی بسبب تقیے کے پس جو کوئی مسلمان ذرہ بھر بھی ایمان رکھتا ہوگا وہ جھوٹ ائمہ کا کسطور باور کریگا کہ جھوٹ تمام مذہبون مین حرام ہی اور جھوٹ بولنے والا لعنۃ اللہ علی الکاذبین داخل ہی خصوصا خواہ نخواہ جھوٹ بولنا بدون درخواست وسروون کے ائمہ اطہار کو کیا ضرور تھا ایضا رضی نے نہج البلاغۃ مین لکھا ہی

رُوِیَ عَنْ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ اَنَّہٗ کَتَبَ کِتَابًا اِلٰی اَہْلِ مِصْرَ وَذَکَرَ فِیہِ اَنَّہٗ نَہَضَ فِی اِحْدَاثِ الَّتِی وَقَعَتْ مِنَ الْعَرَبِ فِی خِلَافَۃِ اَبِی بَکْرٍ مِنْ رُجُوعِہِمْ عَنِ الْاِسْلَامِ وَطَمَعِہِمْ فِی دِیْنِ مُحَمَّدٍ اِلٰی غَایَۃِ زُہُوقِ الْبَاطِلِ وَاسْتِقْرَارِ الدِّیْنِ وَاَتْبَاعِہٖ بِاِنْتِشَادِہٖ

جای انصاف ہی کہ حضرت علی نے اس روایت مین کس قدر مدح خلیفہ اول کی بیان فرمائی ہی اور روافض کہتے ہین کہ حضرت علی نے جھوٹ بولا ہی بسبب تقیے کے اور اہلسنت محبان اہلبیت کہتے ہین کہ ائمہ اہلبیت جھوٹ بولنے سے معصوم ہین کہ جھوٹ گناہ کبیرہ ہی اور تمام ادیان مین حرام ہی اور کاذب کے حق مین لعنۃ اللہ علی الکاذبین خدای تعالی فرماتا ہی پس ائمہ اطہار سے وقوع جھوٹ کا مراحل بعید ہی ایضا شروح نہج البلاغۃ مین مسطور ہی رُوِیَ عَنْ اَمِیرِ الْمُؤْمِنِینَ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی مُعٰوِیَۃَ فِی جَوَابِ کِتَابٍ لَہٗ بَعْدَ ذِکْرِ اَبُوبَکْرٍ وَعُمَرَ وَلَعَمْرِی اِنَّ مَکَانَہُمَا فِی الْاِسْلَامِ عَظِیْمٌ وَاِنَّ الْمُصَابَ بِہِمَا لَجُرْحٌ فِی الْاِسْلَامِ شَدِیْدٌ رَحِمَہُمَا اللّٰہُ وَجَزَاہُمَا بِاَحْسَنِ مَا عَمِلَا یعنی حضرت علی نے فرمایا ہی کہ تحقیق مرتبہ ابوبکر اور عمر کا بیچ اسلام کے بڑا ہی اور تحقیق مصیبت ساتھ ان دونون کے مصیبت سخت ہی بیچ

بیچ اسلام کے رحم کرے اللہ تعالی اون دونون پر اور جزای خیر دے اون دونون کو اب اس جگہ انصاف درکار ہی اہل سنت جو کہ تابع اہلبیت کے ہین جیسے اعتقاد حضرت امیر کے شیخین کو افضل جانتے ہین اور روافض دشمنان ائمہ کے کہتے ہین کہ حضرت امیر جھوٹ بولتے تھے بسبب تقیے کے اور کہنا اونکا دروغ اون کا ہے کہ خود مجتہدین انکے مثل کلینی کے معترف ہین کہ الشیعۃ کانوا یکذبون علی الائمۃ وھم قد تاذوا منھم یعنی اصحاب جانتے ہین کہنے ائمہ پر باوجودیکہ اس جگہ احتمال کذب کا بھی معدوم ہی کسو واسطے کہ شیخین نے انتقال فرمایا تھا اور کسی غیر جبر اور درخواست بھی نہین کی تھی تا کہ حضرت امیر جھوٹی تعریف شیخین کی کر کے کذب مین داخل ہوون ایضاً حدیث متفق علیہ سنی اور شیعہ ہی اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم مفید تلمیذ محمد بن بابویہ قمی کہ بڑا عالم شیعون کا ہی اوسنے اعتراف کیا ہی کہ یہ حدیث صحیح ہی ولیکن تاویل اس حدیث کی مین بعنوایات بکا ہی ایضاً شروح نہج البلاغۃ مین مذکور ہی کہ حضرت امیر نے معویہ کو لکھا ہی ما کنت الا رجلا من المھاجرین اوردت کما اوردوا واصدرت کما اصدروا وما کان اللہ لیجمعھم علی الضلالۃ یعنی حضرت علی نے فرمایا ہی کہ نہین ہون مین مگر ایک آدمی مہاجرین مین سے عمل مین لایا مین وہ چیز کہ عمل مین لائے ہین وہ اوسکو اور نہین ہی اللہ کہ جمع کرے اونکو یعنی مہاجرین کو اوپر گمراہی کے افسوس ہی کہ حضرت علی تو مہاجرین کو ضلالت اور گمراہی سے مبرا اور بری کرتے ہین اور روافض دشمنان ائمہ کہتے ہین کہ حضرت امیر اپنے جھوٹ بولا ہی بسبب تقیے کے باوجودیکہ احتمال تقیے کا ایسے وقت مین کہ حضرت امیر نے معویہ پر خروج فرمایا تھا نہین ہو سکتا کسو واسطے کہ وقت خروج امام کے واسطے قتال کے بقول روافض تقیہ امام پر حرام ہو جاتا ہی ایضاً جسوقت حضرت صدیق نے وفات پائی حضرت علی گریان اور زار زار اوپر جنازے خلیفہ اول کے تشریف لائے اور فرمایا آج کے روز خلافت نبوت کی منقطع ہو گئی اور فرمایا کہ ابو بکر افضل تھے از روی خلافت کے اور خلیفہ برحق تھے اور فرمایا احسنت الخلافۃ حین ارتد الناس وقمت بالامر ما لم یقم بہ خلیفۃ نبی نھضت حین وھن اصحابک وبرزت حین استکانوا وقویت حین ضعفوا ولزمت منھاج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ کنت خلیفۃ حقا کذا فی نہج البلاغۃ روافض دشمنان ائمہ کہتے ہین کہ حضرت امیر نے جھوٹ بولا ہی بسبب تقیے کے اہلسنت محبان ائمہ کہتے ہین کہ جھوٹ بولنے سے ائمہ اہلبیت مبرا اور معصوم ہین اسواسطے کہ کذب جملہ مذاہب مین حرام اور لعنت اللہ علی الکاذبین خدای تعالی فرماتا ہی پس کیا ضرور تھا کہ حضرت امیر خواہ نخواہ بدون اکراہ اور بدون درخواست غیر کے جنازہ خلیفہ اول پر چشم نم کرین اور مدح خلیفہ اول کی بیان کر کر کذب مین داخل ہوون ایضاً ابن السمعان شیعی بیچ کتاب الموافقہ کے لکھتا ہی کہ حضرت علی اوپر جنازے عمرؓ کے آئے اور فرمایا و للہ در عمر وا عمراہ قوم الاود وابدا العمد وا عمراہ مات نقی الثوب قلیل العیب وا عمراہ ذھب بالسنۃ الخ پس بقول حضرت امیر کے کسقدر بزرگی خلیفہ دوم کی ثابت ہوئی ایضاً نہج البلاغۃ مین مسطور ہی عن امیر المؤمنین فی کتاب کتبہ الی معویۃ وھو اما بعد فان بیعتی یا معویۃ لزمتک وانت بالشام فانہ بایعنی القوم الذی بایعوا ابا بکر وعمر وعثمان علی ما بایعوھم علیہ فلم یکن للشاھد ان یختار ولا للغائب ان یرد وانما الشوری للمھاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب میرے مانند ستارون کے ہین ساتھ جسکے اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے ۱۲

وَسَمُّوہُ اِمَامًا کَانَ لِلّٰہِ رِضًی فَاِنْ خَرَجَ مِنْہُمْ خَارِجٌ بِطَعْنٍ اَوْ بِدْعَۃٍ رَدُّوْہُ اِلٰی مَا خَرَجَ مِنْہُ فَاِنْ
اَبٰی قَاتَلُوْہُ عَلٰی اِتِّبَاعِہٖ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَوَلَّاہُ اللّٰہُ مَا تَوَلّٰی وَاَصْلَاہُ جَہَنَّمَ
وَسَاءَتْ مَصِیْرًا یعنی حضرت امیرؑ کا ایک خط ہی کہ لکھا ہی اوسکو طرف معویہ کے وہ یہ ہی اما بعد پس البتہ
بیعت میری ای معویہ لازم ہوئی ہی تجھپر اور اتنک تو شام مین تھا اسواسطے کہ بیعت کی ساتھ میرے اوس
قوم نے کہ بیعت کی تھی اوس قوم نے ساتھ ابوبکر اور عمر اور عثمان کے اوپر اوس چیز کے کہ بیعت کی اونھون نے اونکے
اوپر اوسکی پس نہی حاضر کو گنجایش کہ پسند اپنی کو داخل کرے اور نہ غائب کو گنجایش ہی کہ رد کرے اور سوا اسکے نہین کہ
کار مشورے کا واسطے مہاجرین اور انصار کے ہی پس جو جمع ہوے یہ قوم اوپر کسی شخص کے اور نام رکھین اوسکا امام ہو وہ شخص
آگے خدا کے پسند پس جو خروج کرے اونمین سے کوئی خروج کرنیوالا بسبب طعن یا بدعت کے پھیر لاوین اوسکو طرف اوس
چیز کے کہ خارج ہوا ہی اوس سے پس جو قبول نکرے قتال کرین وی ساتھ اوسکے بسبب ایسکے کہ اتباع کی اوس نے غیر رستے مسلمانون
کی اور پونہچاوے خدای تعالی اوسکو اوس جگہ کہ رد کیا اور داخل کرے اوسکو خدا بیچ دوزخ کے اور بری بازگشت ہی معلوم کرین کہ
اس عبارت سراسر بشارت حضرت امیرؓ کے سے واضح ہوا کہ جسکو تمام مسلمان ملکر امام مقرر کرین وہ ہی امام اور خلیفہ ہی ایضاً
قَالَ الطَّبْرِسِیُّ رَوٰی صَالِحُ بْنُ کَیْسَانَ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ لَمَّا دُفِنَ عُمَرُ اَتَیْتُ عَلِیًّا وَاَنَا اُحِبُّ
اَنْ اَسْمَعَ مِنْہُ فِیْ عُمَرَ شَیْئًا فَخَرَجَ یَنْفُضُ رَاْسَہٗ وَلِحْیَتَہٗ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَہُوَ مُلْتَحِفٌ بِثَوْبٍ فَقَالَ رَحِمَ اللّٰہُ
ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ صَدَقَتِ ابْنَۃُ اَبِیْ حَثْمَۃَ ذَہَبَ بِخَیْرِہَا وَنَجَا مِنْ شَرِّہَا الخ یعنی کہا طبرسی نے کہ روایت کی
صالح ابن کیسان نے مغیرہ ابن شعبہ سے کہا وقت دفن کرنے عمر کے دیکھا مین نے علیؓ کو اور مین دوست کھتا تھا کہ کچھ سنون مین
علی سے درباب عمر کے پس تشریف لائے حضرت امیر غسل فرما کر پس کہا علیؓ نے رحم کرے اللہ ابن خطاب پر الخ پس روافض کہ دشمنان
ائمہ اہلبیت کے ہین کہتے ہین کہ حضرت امیر نے جھوٹ کہا ہی بسبب تقیے کے اور اہلسنت کہ محبان ائمہ ہین کہتے ہین کہ ائمہ سچے
ہین اور جھوٹ بولنے سے معصوم ہین کسواسطے کہ کذب گناہ کبیرہ ہی اور تمام مذہبون مین حرام ہی اور لعنۃ اللہ علی
الکاذبین آیت قرآنی معروف ہی پس کس طرح مسلمان ائمہ پر کذب باور کرسکے ایضاً روایت کی ہی امام یہ نے امام
ابی محمد الحسن العسکری سے بیچ تفسیر امام عسکری کے کہ شیعون نے تفسیر مذکور کو منسوب طرف امام موصوف کے کی ہی انہ قال
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ اللّٰہُ مُوْسَی ابْنَ عِمْرَانَ وَاصْطَفَاہُ نَجِیًّا وَفَلَقَ لَہُ الْبَحْرَ وَنَجّٰی
بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَاَعْطَاہُ التَّوْرٰىۃَ وَالْاَلْوَاحَ رَاٰی مَکَانَہٗ مِنْ رَبِّہٖ فَقَالَ یَا رَبِّ لَقَدْ اَکْرَمْتَنِیْ
بِکَرَامَۃٍ لَمْ تُکْرِمْ بِہَا اَحَدًا مِنْ قَبْلِیْ فَہَلْ فِیْ اَنْبِیَائِکَ عِنْدَکَ مَنْ ہُوَ اَکْرَمُ مِنِّیْ فَقَالَ اللّٰہُ یَا مُوْسٰی
اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ مُحَمَّدًا اَفْضَلُ عِنْدِیْ مِنْ جَمِیْعِ خَلْقِیْ فَقَالَ رَبِّ اِنْ کَانَ مُحَمَّدٌ اَفْضَلَ عِنْدَکَ مِنْ جَمِیْعِ
خَلْقِکَ فَہَلْ فِیْ اٰلِ الْاَنْبِیَاءِ اَکْرَمُ مِنْ اٰلِیْ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ فَضْلَ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلٰی اٰلِ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ

كَفَضْلِ مُحَمَّدٍ عَلٰى جَمِيْعِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ رَبِّ اِنْ كَانَ فَضْلُ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ عِنْدَكَ كَذٰلِكَ فَهَلْ فِيْ صَحَابَةِ الْاَنْبِيَاۤءِ عِنْدَكَ اَكْرَمُ مِنْ اَصْحَابِيْ قَالَ يَا مُوْسٰى اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ فَضْلَ صَحَابَةِ مُحَمَّدٍ عَلٰى جَمِيْعِ صَحَابَةِ الْمُرْسَلِيْنَ كَفَضْلِ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلٰى اٰلِ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاۤءِ فَقَالَ مُوْسٰى اِنْ كَانَ فَضْلُ مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ كَمَا وَصَفْتَ فَهَلْ اُمَمُ الْاَنْبِيَاۤءِ اَفْضَلُ عِنْدَكَ مِنْ اُمَّتِيْ ظَلَّلْتَ عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْتَ عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى وَفَلَقْتَ لَهُمُ الْبَحْرَ فَقَالَ اللّٰهُ يَا مُوْسٰى اِنَّ فَضْلَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلٰى اُمَمِ جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاۤءِ كَفَضْلِيْ عَلٰى خَلْقِيْ

پس اس روایت سراسر بشارت امام پاک کیسے حقیت خلافت صدیق اکبر کی ظاہر ہوتی بسبب آنکہ مصاحبت اونکی ساتھہ پیغمبر کے قطعی ہی اور قرآن سے ثابت ہی قولہ تعالی اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ مراد صاحب سے بالاجماع ابوبکر صدیق ہی حتی کہ صحبت صدیق کی ساتھہ پیغمبر کے اسقدر مشہور ہی کہ کہتے ہین کہ فلان شخص فلان شخص کا یار غار ہی پس فضیلت خلیفہ اول کی جمیع اصحاب پیغمبرون پر ثابت ہوئی بیچ معنی مصاحبت کے پس ابوبکر صدیق افضل تمام اصحاب پیغمبرون سے ہوے اور جو کوئی تمام اصحاب پیغمبرون سے افضل ہو البتہ لائق امامت اور خلافت کے ہی اب اس جگہ بعض جہلا کہتے ہین کہ صاحب پیغمبر کا کافر بھی ہوتا ہی چنانچہ قرآن شریف مین وارد ہی یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ جواب اسکا یہ ہی کہ اس آیت مین اضافت صاحب کی طرف لفظ سجن کے ہی نہ طرف پیغمبر کے اور بیچ آیت اذ یقول لصاحبہ کے اضافت صاحب کی طرف پیغمبر کے ہی پس صاحب پیغمبر کا کافر نہین ہو سکتا مگر نزدیک کافرون کے اور حضرت ابوبکر صاحب پیغمبر کے معنی لغوی نہین ہو سکتے ہین اسواسطے کہ صحبت اونکی ساتھہ پیغمبر کے مستمرہ دائمہ تھی ایضاً علی بن عیسی اردبیلی امامی اثنا عشری نے بیچ کتاب کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ کے نقل کی ہی اِنَّهٗ سُئِلَ الْاِمَامُ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْبَاقِرُ عَنْ حِلْيَةِ السَّيْفِ هَلْ يَجُوْزُ فَقَالَ نَعَمْ قَدْ حَلّٰى اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ سَيْفَهٗ بِالْفِضَّةِ فَقَالَ الرَّاوِيْ اَتَقُوْلُ هٰكَذَا فَوَثَبَ الْاِمَامُ عَنْ مَكَانِهٖ فَقَالَ نَعَمِ الصِّدِّيْقُ نَعَمِ الصِّدِّيْقُ نَعَمِ الصِّدِّيْقُ فَمَنْ لَّمْ يَقُلْ لَهُ الصِّدِّيْقُ فَلَا صَدَّقَ اللّٰهُ قَوْلَهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی سوال کیے گئے امام ابوجعفر زیور لگانے تلوار کیسے ساتھہ سونے چاندی کے آیا جائز ہی پس فرمایا امام موصوف نے البتہ تحقیق زیور دیا ابوبکر صدیق نے تلوار اپنی کو ساتھہ چاندی کے پس کہا ایک راوی نے امام سے آیا کہتا ہی تو ابوبکر کو اس طرح پس کود پڑے حضرت امام جگہ اپنی سے اور فرمایا البتہ صدیق ہی البتہ صدیق ہی البتہ صدیق ہی جو شخص نہین کہیگا اوسکو صدیق پس سچا نکریگا اللہ تعالی قول اوسکا دنیا و آخرت مین اب معلوم کرین کہ حضرت امام ہمام نے کسقدر تعریف حضرت ابوبکر کی بیان فرمائی ہی پس اہلسنت و جماعت کہ پیرو ائمہ کے ہین کس طرح ابوبکر کو برا کہین اور فرمودہ ائمہ کو پس پشت ڈالین اور انحراف روایات ائمہ کا کرکے دشمنان ائمہ کے بنین اسطرح کی دلیری شیعون کو حاصل ہی کہ طرح بطرح کے تاویلات لایعنی تجویز کرکے اقوال ائمہ کو تغیر اور تبدیل دیکر موافق خواہش اپنی کے کر لیتے ہین اور اقوال اون کذابون کے اوپر اسقدر ثابت قدم ہین کہ

ہرگز فرمودہ ائمہ کے خیال میں نہیں کرتے تھے طرفہ تر یہ ہے کہ خود مجتہدین اور پیشوا اس فرقے کے مفتری اور بڑے افترا اور کذب شیعوں کے اور ائمہ کے مشہور
ہیں چنانچہ کلینی لکھتا ہے اَلشِّیْعَۃُ کَانُوْا یُکَذِّبُوْنَ عَلَی الْاَئِمَّۃِ وَھُمْ قَدْ تَاَذَّوْا مِنْھُمْ بالجملہ قاعدہ منصوص
قرآن سے ہے کہ بعد نبیوں کے مرتبہ صدیق کا ہے چنانچہ جابجا آیات قرآن سے ثابت ہے قولہ تعالی مِنَ النَّبِیِّیْنَ
وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ دیگر یُوْسُفُ اَیُّھَا الصِّدِّیْقُ اور کتب امامیہ میں مروی ہے کہ جناب امیر
نے واسطے اپنے اَنَا الصِّدِّیْقُ الْاَکْبَرُ ارشاد فرمایا ہے پس جبکہ بیچ حق کسی شخص کے امام معصوم لفظ صالح اور صدیق کا
بیان فرماویں احتمال جور و جفا کا اور غصب کا بالکل دور ہوتا ہے والا کذب امام پر لازم آتا ہے اس جگہ بعض جہلا شیعوں نے
مثل قاضی نور اللہ شوستری کے بیچ کتاب کے لکھا ہے کہ ذکر صدیق کا اس جگہ یا اضافات راوی سے ہے یا واسطے
تقیے کے یا واسطے تخصیص اور تمیز کے واسطے مخاطب کے بدون تصدیق کے ساتھ مضمون اوسکے کے یا واسطے
استہزا کے جواب اسکا یہ ہے کہ علی بن عیسی بہت بڑا علمای اجلہ شیعوں کا ہے اضافات کو بیچ کلام علمای اجلہ کے گنجایش
نہیں ہو سکتی ورنہ تمام کتب علمای اجلہ کے محتمل اضافات ہو کر غلط ہو جاویں اور کلام جاہل اور عالم میں فرق
نرہے اور باقی تمام احتمالات مذکورہ غلط ہیں بدلیل انکہ غفلت کی ان واقفوں نے باقی کلام امام سے یعنی فَمَنْ لَّمْ یَقُلْ
لَہُ الصِّدِّیْقُ فَلَا صَدَّقَ اللّٰہُ قَوْلَہٗ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ پس اس باقی کلام امام کے سے کہ دعای بد ہے بیچ حق منکرین لفظ
صدیق کے واسطے ابو بکر کے تمام احتمالات دور ہوتے ہیں اور جو امام ذکر صدیق کا بسبب تقیے اور استہزا اور بدون
تصدیق کے فرماتے دعای بد کہ فمن لم یقل لہ الصدیق الی آخرہ تک ارشاد نفرماتے ورنہ تکذیب کلام معصوم میں لازم
آتی ہے علاوہ ازین کتاب مختوم بخواتیم الذہب وغیرہ سے ثابت ہے کہ امام موصوف تقیہ سے ممنوع تھے بعبارات
انکے کو تقیے پر حمل کرنا خلاف مذہب شیعوں کے عمل میں لانا ہے ایضاً کتاب مذکور میں یعنی کشف الغمہ میں مسطور ہے
اَنَّ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ جَعْفَرَ الصَّادِقَ قَالَ وَلَدَنِیْ اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ مَرَّتَیْنِ اس روایت میں بھی
خلیفہ اول کو امام موصوف نے صدیق فرمایا ہے ایضاً بیچ تمام صحابہ رسول اللہ کی حضرت علی نے فرمایا ہے اور
نہج البلاغہ میں موجود ہے اِلْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ یَدَ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَاِیَّاکُمْ وَالْفُرْقَۃَ فَاِنَّ الشَّاذَّ
مِنَ النَّاسِ لِلشَّیْطَانِ کَمَا اَنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ یعنی فرمایا حضرت علی نے لازم پکڑو تم جماعت اور
گروہ بڑے کو پس تحقیق ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت کے ہے اور بچو تم فرقے سے یعنی جدا ہونے سے پس تحقیق جدا ہونیوالا لوگوں سے
حصہ واسطے شیطان کے ہے جیسا کہ جدا ہونیوالی گوسفندوں سے حصہ واسطے گرگ کے ہے ایضاً روایت صاحب کتاب الارشاد
والبیاض عن الامامیۃ عن الامام ابی عبد اللہ جعفر انہ قال فی تفسیر قولہ تعالی وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھٰجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ قال رضی اللہ عنہم بما سبق لہم
من التوفیق والعنایۃ ورضوا عنہ بما منّ علیہم من متابعتہم رسولہ وقبولہم ما جاء بہ رسولہم

کہ تابعین اور مقلدین مہاجرین اور انصار کو مرتبہ رضوان الہی کا بموجب نص قرآن کے حاصل ہو اور ظاہر ہی کہ تابع مہاجرین اور انصار کے نہیں ہیں مگر اہل سنت و جماعت **ایضاً** روایت صاحب الفصول من الامامیۃ الاثنا عشریۃ عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر انہ قال لجماعۃ خاضوا فی ابی بکر و عمر و عثمان الا تخبرونی انتم من المھاجرین الذین اخرجوا من دیارھم و اموالھم یبتغون فضلاً من اللہ و رضواناً و ینصرون اللہ و رسولہ قالوا لا قال فانتم من الذین تبوء و الدار و الایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم قالوا لا قال اما انتم فقد برئتم ان تکونوا احد ھذین الفریقین و انا اشھد انکم لستم من الذین قال اللہ تعالی فیھم و الذین جاءو من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان و لا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم یعنی ابی جعفر محمد بن علی باقر نے فرمایا ایک جماعت کو کہ گفتگو کرتی تھی وہ جماعت بیچ ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے کہ آیا نہیں خبر دیتے تم مجکو ای جماعت تم مہاجرین میں سے ہو ایسے مہاجرین کہ نکالے گئے وی گھروں اور اموال اپنے سے کہ چاہتے تھے وی فضل اور خوشنودی اللہ کی اور نصرت دیتے تھے وی اللہ کو اور رسول اوسکے کو کہا اوس جماعت نے کہ نہیں ہم اون میں سے پس پھر فرمایا امام موصوف نے کہ ای جماعت تم اون لوگوں میں سے ہو ایسے لوگ جو جگہ پکڑ رہے ہیں بیچ دار الہجرت کے اور بیچ ایمان کے پہلے مہاجرین سے محبت کرتے ہیں اوس سے جو وطن چھوڑ آوے اونکے پاس کہا اوس جماعت نے کہ نہیں ہیں ہم اون میں سے پس فرمایا امام موصوف نے ای جماعت تم خود کنارہ کش ہوئے تم کہ ہو تم ایک ان دونوں فرقوں سے یعنی مہاجرین اور انصار سے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نہیں ہو اون لوگوں میں سے کہ جنکے حق میں خدای تعالی فرماتا ہی و الذین جاءوا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان و لا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین امنوا الخ پس اس سے صریح ظاہر ہوا کہ سب اور تبرا کہنے والے صحابہ رسول اللہ کے گمراہ ہیں روافض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولا امام نے اس جگہ بسبب تقیے کے اور اہل سنت محبان ائمہ کہتے ہیں کہ سچے ہیں امام اور کذب اور جھوٹ بولنا ائمہ سے مراحل بعید ہی کسواسطے کہ جھوٹ تمام مذہبوں میں حرام ہی اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین جھوٹے کے حق میں وارد ہی پس جسکو ذرہ بھر بھی ایمان ہوگا وہ جھوٹ کو ائمہ اطہار کیطرف کس طرح باور کریگا **ایضاً** من الکافی للکلینی فی باب اختلاف الحدیث بحذف الاسناد عن منصور بن حازم قال قلت لابی عبد اللہ ما بالی اسئلک عن المسئلۃ فتجیبنی فیھا بالجواب ثم یجیئک غیری فتجیبہ فیھا بجواب اخر فقال انا نجیب الناس علی الزیادۃ و النقصان قال قلت فاخبرنی عن اصحاب رسول اللہ صلعم صدقوا علی محمد ام کذبوا قال بل صدقوا قال قلت فما بالھم اختلفوا فقال اما تعلم ان الرجل کان یاتی رسول اللہ صلعم فیسئلہ عن المسئلۃ فیجیبہ فیھا بالجواب ثم یجیبہ بعد ذلک بما ینسخ ذلک فنسخت الاحادیث بعضھا بعضاً بحذف الاسناد

ل اور واسطے اونکے جو آئے پیچھے کہتے ہیں کہ ای رب بخش ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو جو سبقت کرگئے ہمسے ایمان میں اور نہ رکھ ہمارے دلوں میں کینہ ایمان والوں کا اے رب تحقیق تو نرمی والا مہربان ہی ۱۲ مترجم

یعنی کتاب کافی کلینی کہ معتبر کتاب شیعون کی ہی درباب اختلاف حدیث کے ساتھہ حذف اسناد کے منصور ابن حازم سے
روایت ہی کہ کہا اوسنے کہ کہا مین نے ابی عبد اللہ سے کہ کیا حال ہی کہ سوال کرتا ہون مین تجھسے مسئلہ سے
پس جواب دیتا ہی تو مجکو بیچ اوس مسئلہ کے جواب دینا پس آتا ہی پاس تیرے غیر میرا پس جواب دیتا ہی تو اوسکو بیچ اوسی
مسئلے کے جواب دوسری طرح کا پس فرمایا امام موصوف نے جواب دیتے ہین ہم لوگون کو اوپر زیادتی اور نقصان کے
کہا کہا مینے پس خبر دے تو مجکو اصحاب رسول اللہ کیسے سچ اور راست کہا اصحاب رسول خدا کے نے اوپر محمد کے
یا جھوٹ کہا فرمایا امام موصوف نے بلکہ سچ کہا کہا مینے پس کس سبب سے اختلاف کیا اونھون نے پس فرمایا آیا نہین
جانتا ہی تو کہ آدمی آتا تھا نزدیک رسول اللہ کے پس سوال کرتا تھا اون سے کسی مسئلے کا پس رسول اللہ صلعم جواب دیتے تھے
اوسکو بیچ اوس مسئلے کے جواب دینا پس بعد اسکے دوسرے کو دوسری طرح جواب دیتے تھے پس اس سبب سے اختلاف
حدیثون مین بحذف اسناد واقع ہوا اب اس جگہ بقول امام موصوف کے صادق اور راست گو ہونا اصحاب پیغمبر کا ثابت ہوا
پس لازم آیا کہ جو احادیث کہ اصحاب رسول اللہ صلعم کے نے پیغمبر سے بیان کی ہین سب سچ ہین ورنہ تکذیب اصحاب رسول اللہ
کیسے تکذیب کلام امام موصوف کی لازم آتی ہی اور تکذیب کلام امام کیسے کفر لازم آتا ہی ولیکن یہ فرقہ اقوال اون
کذابون اپنے پر کہ خود مجتہدین اس فرقے کے اوپر افترا اور کذب ان کذابون کے معترف ہین بلا الشِّیعَۃُ کَانُوا
یَکْذِبُوْنَ عَلَی الْاَئِمَّۃِ وَھُمْ قَدْ تَاذَّوْا مِنْھُمْ عَلٰی مَا قَالَ الْکُلَیْنِیُّ فِی الْکَافِیْ اس قدر ثابت قدم ہی
کہ فرمودہ ائمہ اطہار کو ہرگز خیال مین نہین لاتے اور سب و تبرا سے باز نہین آتے اور احتمال تقیے کا بھی اس جگہ مفقود ہی کسواسطے
کہ امام موصوف خاص شیعہ خالص اپنے سے فرماتے ہین کہ اصحاب رسول اللہ کے سچے ہین **ایضاً** حضرت امام سجاد نے
بیچ صحیفہ کاملہ کے اول دعا فرمائی اور صلوۃ بھیجی ہی اوپر صحابہ رسول اللہ کے اور اصحاب رسول خدا کی مدح بیان فرمائی ہی
بِاَنَّھُمْ اَحْسَنُوا الصُّحْبَۃَ وَاَنَّھُمْ فَارَقُوا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ فِیْ اِظْھَارِ کَلِمَتِہٖ وَاَنَّھُمْ کَانُوْا مُصِرِّیْنَ
عَلٰی مَحَبَّتِہٖ پس دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ وَصَلِّ عَلَی التَّابِعِیْنَ لَھُمْ بِاِحْسَانٍ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ
لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ یعنی حضرت امام سجاد نے مدح صحابہ رسول اللہ کیمین فرمایا ہی کہ اونھون نے
یعنی صحابہ رسول خدا کے نے اچھی صحبت کی ساتھہ رسول علیہ السلام کے اور اونھون نے جدا کیا ازواج اور اولاد
کو بیچ اظہار کلمہ حق کے اور البتہ تھے وے اصرار کرنیوالے اوپر محبت رسول اللہ کے پس دعا فرمائی کہ ای بار خدایا صلوۃ
بھیج اوپر تابعین کے واسطے اونکے بسبب احسان اون لوگون کے کہ کہتے تھے وے ای رب ہمارے مغفرت کر تو ہماری
اور بھائیون ہمارے کی کہ سبقت کی اونھون نے ہمپر بیچ ایمان لانیکے پس روافض کہتے ہین کہ جھوٹ بولا امام
نے بسبب تقیے کے اور محبان ائمہ یعنی اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ سچے ہین امام اور ائمہ اطہار کذب اور جھوٹ سے
مبرا ہین کسواسطے کہ کذب گناہ کبیرہ ہی اور تمام مذہبون مین حرام ہی اور جھوٹ بولنے والے کے حق مین لعنۃ اللہ

حلّی الکافر ہین مارد ہی اور احتمال جھوٹ اور تقیے کا بھی نہین ہوسکتا کہ وقت دعا کا خاص وقت حضوری حضرت
عزوجل ہوتا ہی ایسے وقت مین خدا سے جھوٹ بولنا لازم آتا ہی طرفہ تر یہ ہی کہ بزعم خود اپنی تئین امامیہ کہلاتے ہین
برعکس نہند نام زنگی کافور اور فرمودہ ائمہ کو کذب تقیے پر حمل کرتے ہین ایضاً تفسیر امام حسن عسکری مین کہ ادسکو
اخبار مین شیعون نے بزعم اپنے اوس حضرت کی طرف منسوب کیا ہی یہ خبر موجود ہی اِنَّ اللّٰہَ اَوحیٰ اِلیٰ اٰدَمَ یَا اٰدَمُ اِنَّ
مُحِبَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ لَو وُزِنَ بِہٖ جَمِیعُ الخَلقِ مِنَ النَّبِیِّینَ وَالمُرسَلِینَ وَالمَلٰئِکَۃِ المُقَرَّبِینَ وَجَمِیعِ عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِینَ
مِن اَوَّلِ الدَّھرِ اِلیٰ اٰخِرِہٖ وَمِنَ الثَّرٰی اِلیَ العَرشِ لَرَجَحَ بِھِم یَا اٰدَمُ لَو اَحَبَّ رَجُلٌ مِنَ الکُفَّارِ اَو جَمِیعُھُم
رَجُلًا مِن اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَصحَابِہٖ لَکَافَاہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ عَن ذٰلِکَ بِاَن یَختِمَ لَہٗ بِالتَّوبَۃِ وَالاِیمَانِ ثُمَّ
یُدخِلُ الجَنَّۃَ یعنی تفسیر امام حسن عسکری مین مرقوم ہی کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف حضرت آدمؑ کے کہ ای آدم البتہ جو
تولے جاوین تمام خلق نبیون اور مرسلین اور ملائکہ مقربین اور تمام بندگان صالح ابتدای دنیا سے تا آخر دنیا
تک اور خاک سے تا عرش تک برابر محب کے البتہ پلہ محبؑ کا بھاری ہوگا ای آدم جو کوئی ایک آدمی کفار سے یا تمام کفار
دوست رکھین کسی آدمی کو آل محمد اور اصحاب محمد سے البتہ خدای تعالیٰ خاتمہ اوسکا ساتھ توبہ اور ایمان کے کرکے داخل
جنت کریگا اس روایت مین کوئی گنجایش روافض اور خوارج اور نواصب کو نہی کہ کہین ہم بھی بعض آل اور بعض اصحاب
کو دوست رکھتے ہین اسواسطے کہ کلام بیچ اوس شخص کے ہی کہ ایک کسی کو تخصیص نکرے اصحاب سے جو اس سے بھی گذرین
ہم سنی جو لوگ کہ جامع ہین محبت جمیع آل اور تمام اصحاب کو البتہ احق ہونگے از روی درجے کے وفیہ المدعا ایضاً
اسی تفسیر مذکور مین لکھا ہی کہ فرمایا حضرت امام حسن عسکریؓ نے اِنَّ اللّٰہَ اَوحیٰ اِلیٰ اٰدَمَ اَنَّ اللّٰہَ لَیُفِیضُ عَلیٰ
کُلِّ وَاحِدٍ مِن مُحِبِّی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَصحَابِ مُحَمَّدٍ مَا لَو قُسِّمَت عَلیٰ کُلِّ عَدَدِ مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِن طُولِ
الدَّھرِ اِلیٰ اٰخِرِہٖ وَکَانُوا کُفَّارًا لَاَدَّاھُم اِلیٰ عَاقِبَۃٍ مَحمُودَۃٍ وَاِیمَانٍ بِاللّٰہِ حَتّٰی یَستَحِقُّوا بِہِ الجَنَّۃَ وَاَنَّ
رَجُلًا مِمَّن یُبغِضُ اٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَصحَابَہٗ اَو وَاحِدًا مِنھُم یُعَذِّبُہُ اللّٰہُ عَذَابًا لَو قُسِّمَ عَلیٰ مِثلِ خَلقِ اللّٰہِ
لَاَھلَکَھُم اَجمَعِینَ یعنی تفسیر امام حسن عسکری مین کہ بزعم شیعون کے منسوب با امام موصوف ہی اوس مین امام موصوف
سے روایت ہی کہ اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی طرف آدمؑ کے کہ اللہ تعالیٰ فیض دیتا ہی یعنی عنایت فرماتا ہی اوپر ہر ایک محبان محمد اور
آل محمد اور اصحاب محمد کے وہ چیز کہ جو تقسیم کی جاوے وہ چیز اوپر ہر فرد مخلوق خدا کے ابتدای دنیا سے آخر دنیا تک اور ہوون وہ
لوگ کافر البتہ پہنچاوی گی وہ چیز اونکو طرف عاقبت بخیر اور ایمان بخدا کے یہان تک کہ وے کفار مستحق بجنت ہوون اور جو کوئی
آدمی دشمن رکھے آل محمد اور اصحاب محمد کو یا ایک کو ان مین سے البتہ عذاب دیگا اوسکو خدای تعالیٰ ایسا عذاب کہ جو تقسیم کیا جاے
اوپر برابر مخلوق خدا کے البتہ وہ عذاب اونکو ہلاک کر دیگا اس روایت سے صاف معلوم ہوا کہ محبت جمیع آل اور تمام
اصحاب محمدؐ کی واجب اور فرض ہی اب اس جگہ اہل اسلام مخالفت روافض اور موافقت سنی کی روایات ائمہ کی بے

ملاحظہ فرمادین ایضاً نہج البلاغہ کہ معتبر کتاب شیعون کی ہی اوسمین موجود ہی کہ فرمایا حضرت علی نے ان
امیر المؤمنین قال ان للناس جماعۃ ید اللہ علیہما و غضب اللہ علی من خالفہما یعنی فرمایا حضرت علی نے
کہ البتہ واسطے آدمیون کے جماعت ہی کہ ہاتھ خدا کا اوپر اوس جماعت کے ہی اور غضب خدا کا اوپر اوس آدمی کے ہی جو
کہ مخالفت کی اوس آدمی نے اوس جماعت سے اور اس روایت کو یعقوب رازی کلینی اور محمد بن علی ابن بابویہ قمی اور شیخ الطائفہ
محمد بن حسن طوسی نے بھی بیان کیا ہی گویا یہ روایت آخر کی متواترات سے ہی پس جو حضرات روافض انصاف کو کام فرماوین
یہی ایک روایت حضرت امیر کی کافی ہی کہ اہل جماعت پر ہاتھ اللہ کا ہی یا اہل تشیع پر تنبیہ اب معلوم کرین کہ ائمہ نے
ان روایات مین کس قدر مدح اور بزرگی شیخین اور اصحاب رسول اللہ کی بیان فرمائی ہی پس جو کہ اہل سنت جماعت سب اور مقلد
ائمہ کے ہین موافق ارشاد ائمہ کے اور بحسب فرمودہ خدا اور رسول کے صحابہ رسول اللہ اور خلفای راشدین کو بزرگ
اور اچھا جانتے ہین اور روافض باوجودیکہ برعکس نہند نام زنگی کافور اپنی تئین امامیہ کہلاتے ہین برخلاف فرمودہ
ائمہ کے خلفا اور صحابہ رسول اللہ کو برا کہتے ہین اور اوسپر کہتے ہین کہ ہم اولیون کے ہاں ایسے کہ خود کتب انکے اوپر انکے
اور اقرار ان کے کے شاہد ہین اور بڑے بڑے مجتہد روافض کے بھی بیچ حق تمام اولیون ایسے کے لکھ گئے ہین ان الشیعۃ
کانوا یکذبون علی الائمۃ وھم قد اذاعوا منھم علی ما ذکرہ الکلینی فی الکافی معذلک فرقہ اسقدر راسخ الاعتقاد
اور اقوال ان کلاون کے ہی کہ ائمہ اہلبیت پکار پکار اور قسم کھا کر فضیلت شیخین اور صحابہ رسول اللہ کے بیان فرماتے ہین اور
یہ دشمنان ائمہ کچھہ خیال نہین کرتے ہین اور کہتے ہین کہ حضرات ائمہ جھوٹ بولتے ہین بسبب تقیے کے معاذ اللہ من ذلک
پس جو کوئی مسلمان ذرہ بھر بھی ایمان رکھتا ہوگا جھوٹ اور کذب ائمہ اطہار پر کس طرح باور کریگا کہ جھوٹ بولنا تمام مذہبون
مین حرام ہی اور جھوٹے پر لعنۃ اللہ علی الکاذبین ہی خصوصاً بیان کرنا ائمہ کا بدون درخواست دوسرون کے اور حمل کرنا
روایات ائمہ کا اوپر تقیے کے چند وجوہ سے باطل ہی اول یہ ہی کہ بطلان تقیے کا ساتھ اقوال ائمہ کے مفصل مذکور
ہو چکا ہی کہ ائمہ اہلبیت نے ہرگز تقیہ نہین کیا ہی دوسری وجہ یہ ہی کہ بر تقدیر تسلیم تقیے کے مذہب روافض کا وہ ہی کہ امام
محمد باقر اور امام جعفر صادق مامور ساتھ تقیے کے نہین تھے چنانچہ کتاب مختوم بخواتیم الذہب وغیرہ مین مسطور ہی
اور اس جگہ روایات ان ہر دو امام سے کہ بیچ بزرگی اور مدح خلفا اور اصحاب رسول خدا کے مذکور ہو چکے ہین تیسری
وجہ یہ ہی کہ قرینہ حالی اور مقالی دلالت رکھتا ہی اسپر کہ یہ روایات مبنی اوپر تقیے کے نہین ہین اسواسطے کہ تقیہ عبارت
ہی اظہار باطل اور اخفای حق سے واسطے خوف دشمن کے اور بلا شک واسطے ضرورت ضرر کے تقیہ عام مومن کو
جائز ہی اور بدون ضرورت ضرر کے تقیہ ہرگز جائز نہین ہی کہ جھوٹ بولنا تمام مذاہب مین حرام ہی اور بیچ اوس صورت کے
کہ کسی نے اکراہ اور جبر نکیا ہو ایسی صورت مین کذب کہنا مسلمان کو بالکل حرام ہی مثلاً کسی نے مدح خلفای راشدین کی
بحضور ائمہ اہلبیت کے بیان کی ہو یا کسی شخص زبردست نے اکراہ کی ہو تو مدح خلفا کی بیان کرین پس ایسے وقت مین جو ائمہ سکوت

کریں یا ایک گونہ تصدیق کریں تحمیل کہ مبنی اوپر تقیے کے ہو اور جس صورت میں کہ بدون استدعا اور بدون ضرورت
کسی غیر کے مثل اہلبیت کے مدح و ثنا خلفا اور صحابہ رسول اللہ کی بیان فرماویں اور تعریف کریں اور مثل حضرت
امیر کے چشم گریاں اوپر جنازہ خلیفہ کے حاضر ہوں اس صورتمیں کسطرح احتمال کذب اور تقیہ کا نسبت ائمہ کے کیا جاوے
اور سوا اسکے حضرت امیر نے اکثر مدح شیخین کی ایسے وقت میں بیان فرمائی ہی کہ معاویہ پر خروج فرمایا تہا اور وقت خروج
ایام کے واسطے قتال کے بقول شیعوں کے تقیہ امام پر حرام ہی پس اس صورتمیں احتمال تقیے کا کیونکر کیا جاوے اب اس جگہ بجز مضمون
خَتَمَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ[1] کے بیچ حق روافض کے کیا تصور کیا جاوے
کہ خود یہ فرقہ بزعم اپنے معتقد خدا اور رسول اور ائمہ اطہار کا ہی اور فی الواقع انکے سے منحرف ہی **فائدہ** جب شیعہ ایسے روایاتکو
کہ بیچ فضائل صحابہ رسول اللہ کے ائمہ سے منقول ہیں بیچ کتب معتبرہ اور صحیحہ اپنے کے دیکھتے ہیں ہاتھ سر پٹکا کرتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ یہ سب متابعت حضرت امیر کی ساتھ شیخین اور صحابہ رسول اللہ کے محض بسبب قلت اعوان اور انصار کے تھی بعد ازاں پھر
شیعہ خود ملزم ہو جاتے ہیں ساتھ روایات ثقات اپنے کے کہ صریح دلالت اوپر قوت اور غلبہ حضرت امیر کے اور کثرت اعوان اور
انصار اونکے کے کرتے ہیں مثل ایسے روایات کے رَوٰى اَبَانُ اَبِىْ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسِ الْهِلَالِىِّ وَغَيْرِهٖ
عَنْ غَيْرِهٖ اَنَّ عُمَرَ قَالَ لِعَلِىٍّ وَاللهِ لَئِنْ لَمْ تُبَايِعْ اَبَا بَكْرٍ لَنَقْتُلَنَّكَ قَالَ لَهٗ عَلِىٌّ لَوْلَا عَهْدٌ اِلَىَّ
خَلِيْلِىْ لَسْتُ تَعْلَمُ لَعَلِمْتَ اَيُّنَا اَضْعَفُ نَاصِرًا وَاَقَلُّ عَدَدًا[2] پس روایت صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ
حضرت علی کا نسبت قلت اعوان اور انصار کے نہیں تہا بلکہ فقط واسطے اسکے تہا کہ حضرت امیر نے پیغمبر سے سنا تہا وَهُوَ
اَنَّ الْخِلَافَةَ حَقُّ اَبِىْ بَكْرٍ بِلَا فَصْلٍ ثُمَّ حَقُّ عُمَرَ[3] پس جبکہ شیعہ ایسے روایات دیکھتے ہیں کہ جس سے کثرت اعوان اور
انصار کی ثابت ہوتی ہی اوسوقت شرمندہ اور ملزم ہو کر کہتے ہیں کہ یہ ترک منازعت اور اظہار موافقت حضرت امیر کا ساتھ
خلفای ثلثہ کے محض بسبب اقتدا کے تھا ساتھ افعال خدا کے کہ تانی و ترک عجلت ہی پس توجیہ شیعوں کی بھی سراسر غلط
اسواسطے کہ اقتدا ساتھ افعال الہی کے واجب بلکہ جائز بھی نہیں ہی امتثال اوامر الہی کی درکار ہی خدا تعالی بعض وقت کافر
کو نصرت دیتا ہی اور مسلمان صالح کو شکست دیتا ہی پس کسیکو نصرت کافر کی اور قتل مسلمان کا جائز نہیں ہی اور جو
شیعہ کہتے ہیں کہ تانی و ترک عجلت محمود ہی پس کار خیر اور نیک میں محمود نہیں ہی اسواسطے کہ رسولان اور بندگان
اپنے کو خدا تعالی جسوقت ساتھ تعجیل کے امر فرماوے اور رسول تانی کریں صریح نافرمانی رسول کی متصور ہی
قوله تعالی وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَيُبَطِّئَنَّ[4] و قوله تعالی فی مدح عباده المتعجلین اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِى
الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ[5] و لہذا مثل مشہور ہی در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست **فائدہ جلیلہ**
بیچ ثابت کرنے عدم جواز تبرا کے اوپر صحابہ کرام کے اور بیچ ثابت کرنے اسلام کے اور امتناع سب اور تبرا اہل شام
یعنے محاربین حضرت امیر کے بروایات حضرات ائمہ کے جانو تم کہ باجماعت ثابت ہی کہ صحابہ اور ازواج مطہرات

[1] مہر کردی اللہ تعالی نے اوپر دلوں انکے اور اوپر کانوں انکے اور انکی آنکھوں پر پردہ ہے ۱۲
[2] [illegible] فرمایا حضرت نے [illegible]
[3] بیشک خلافت حق ابو بکر کا ہے بلا فاصلہ پہر حق عمر کا ہے ۱۲
[4] بیشک بعض تم میں سے البتہ دیر کرنے والے ہیں ۱۲
[5] وہ دوڑتے ہیں بیچ نیکیوں کے اور وہ انکی طرف سبقت کرنے والے ہیں ۱۲

سے کوئی امر کہ جس سے حبط عمل انکے ہوے ہون واقع نہین ہوا مگر مخالفت اور محاربت حضرت امیر کی در باب خلافت اور غصب
حقوق اہلبیت کے زعم شیعون کے اب اسجگہ نظر اور غور کرنا چاہیے بیچ کلام علماے شیعون کے کہ اسمین کیا گفتگو ہی مشہور اس
مقام مین قول خواجہ نصیر طوسی کا ہی کہ مُخَالِفُوهُ فَسَقَةٌ وَمُحَارِبُوهُ كَفَرَةٌ یعنے مخالفین امیر کے فاسقین
ہین اور محاربین اوسکے کافر ہین پس خلفاے ثلثہ نے محض اوسی مخالفت کے قناعت کی ہی قابل تبرا کے نہین ہین اسواسطے کہ
منتہا انکا فسق ہی اور فاسق مومن ہی وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ پس خلفاے ثلثہ اوپر اصول
شیعون کے لائق تبرا کے نہین ہو سکتے لہذا اکثر علماے اجلہ اور اکابر اور افاضل شیعون کے عدم جواز تبرا کا اوپر خلفاے ثلثہ کے
ثابت کرتے ہین چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین مین لکہا ہی کہ نسبت تکفیر کی بجناب شیخین کے کہ اہلسنت نے طرف
شیعون کے کی ہی سخن بے اصل ہی کہ بیچ کتاب اصول شیعون کے کچھ اثر نہین ہی اور مذہب شیعون کا یہی ہی کہ جو صاحب تجرید نے لکہا ہی
مُخَالِفُوهُ فَسَقَةٌ وَمُحَارِبُوهُ كَفَرَةٌ اور ملا عبد اللہ مشہدی صاحب اظہار الحق نے بھی یہی مذہب پسند کیا ہی باقی رہا حال
محاربین کا مثل ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور طلحہ اور زبیر مہاجرین اولین سے کہ ساتھ حضرت امیر کے محاربہ کیا ہی پس
شیعہ اون حضرات کو بالاجماع کافر کہتے ہین بدلیل حَرْبُكَ حَرْبِي وَسِلْمُكَ سِلْمِي الحدیث اسکا جواب یہ ہی کہ اول یہ
کلام محمول اوپر مجاز کے ہی بحذف حرف تشبیہ کے یعنے حربک کانہ حربی اسواسطے کہ معنی حقیقی ممکن نہین ہین اور ظاہر ہی کہ حرب
حضرت امیر کا حرب پیغمبر نہین ہی حقیقۃً بلکہ حکماً ہی علاوہ ازین یہ حدیث شیعون کی واسطے تہدید کے کہی جیسا کہ مَنْ تَرَكَ
الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ اور ظاہر ہی کہ بالاجماع تارک الصلوۃ کافر نہین ہی سلمنا کہ محاربہ حضرت امیر کا محاربہ
رسول ہی ولیکن محاربہ رسول کا مطلقاً کفر نہین ہی بلکہ مع انکار نبوت و رسالت کفر ہی اور واسطے طمع مال اور دنیا کے کفر
نہین ہی بدلیل آنکہ خدا تعالی نے قطاع الطریق کو محارب خدا اور رسول کا فرمایا ہی ولیکن قطاع الطریق بالاجماع کافر نہین
ہوتے ہین گو فاسق ہون قولہ تعالی إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا
أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا الخ اور اسیطرح خدا تعالی نے حرب خدا اور رسول کا ساتھ سود خورونکے ثابت کیا ہی اور سود خور
بالاجماع کافر نہین ہین قولہ تعالی فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بلکہ اس آیت مین حرب خدا اور رسول ہر دونون کا ہی پس
جبکہ حرب خدا اور رسول کا موجب کفر کا نہین ہوا حرب رسول کا تنہا کسواسطے موجب کفر ہو البتہ وہ حرب کہ ساتھ رسول کے مع انکار
دین اور اہانت اسلام کے واقع ہو کفر ہی نہ مطلق حرب بالجملہ اگر محاربہ ساتھ رسول کے موجب کفر ہوتا محاربہ حضرت موسی کا ساتھ
حضرت ہارون پیغمبر کے اور محاربہ برادران حضرت یوسف کا ساتھ حضرت یوسف پیغمبر کے کیا کہا جاوے پس ظاہر ہی کہ باوجود
محاربے کے ساتھ رسولون کے کفر نہین ہوا اب جاے انصاف ہی کہ جانب دوسری بھی ام المومنین زوجہ پیغمبر خدا کی نہین کہ
بحکم نص قرآنی کے مادر جمیع مومنین کی اور مادر حضرت امیر ہین پس جو مادر کہ پسر اپنے کو توبیخ اور تہدید کرے گو پسر
بری الذمہ گناہ سے ہو ہمکو اور تمکو لائق نہین ہی کہ اوسکی اور اپنی مادر بزرگوار کو لعن و طعن کرین بلکہ لائق ہی کہ ایسا تصور

کرین جیسا کہ حضرت موسیٰ و حضرت ہارون اور برادران حضرت یوسف مین تصور کرتے ہین قطع نظر ان سب کے جو یہ متعصبین شیعہ اقوال اور نصایح اہلسنت کا اعتبار نکرین برای خدا اقوال اور روایات ائمہ معصومین کی پیروی اور اعتبار کرین اور تبرا اور تکفیر محاربین حضرت علی کے سے باز رہین کہ بزعم خود اپنی تئین امامیہ مشہور کرتے ہین نہج البلاغہ کہ معتبر کتاب ہی نزدیک شیعون کے اوسمین مرقوم ہی کہ فرمایا حضرت علی نے وهو انه لما سمع لعن اهل الشام من اصحابه خطب وقال انما اصبحنا نقاتل اخواننا فی الاسلام علی ما دخل فیه من الزیغ والاعوجاج والشبهة والتاویل یعنی جسوقت سنا حضرت امیر نے لعن کرنا یارون اپنے کا اوپر اہل شام کے خطبہ فرمایا اور فرمایا ہوئے ہم کہ قتال کرتے ہین بھائیون اپنے مسلمانون کو سبب اسکے کہ داخل ہوئی اسلام مین کجروی سے اور شبہ اور تاویل سے اس جگہ انصاف درکار ہی کہ کونسا ہر دو فریق سے حضرات ائمہ کے طریقے پر ہی پس جو کہ اہل سنت پیرو اور مقلد حضرت علی کے ہین انکے فرمانے بموجب اہل شام کو کافر نہین کہسکتے ہین اور شیعہ جو کہ بطینت باطن ائمہ سے منحرف ہین فرمودہ ائمہ کو پس پشت ڈالتے ہین دوسری روایت حضرت علی کی کتاب نہج البلاغہ مین یہ ہی انه قد سمع قوما من اصحابه یسبون اهل الشام ایام حربهم بصفین قال فانی اکره لکم ان تکونوا سبابین الخ یعنی جسوقت سنا حضرت امیر نے سب و تبرا اصحاب اپنے کا اہل شام پر وقت قتال کے فرمایا کہ مین برا جانتا ہون واسطے تمھارے اس بات کو کہ ہو تم سب کرنیوالے پس مقلدین اور پیرو ائمہ کے کہ اہلسنت ہین بموجب فرمانے حضرت علی کے سب و تبرا کو مذموم جانا اور ترک کیا اور منحرفین ائمہ نے کہ شیعہ ہین خلاف فرمودہ ائمہ کے سب و تبرا کو جائز رکھا بلکہ افضل اور عبادت سمجھا ہی تیسری روایت یہ ہی کہ خواجہ نصیر نے کہا کہ بقول جمہور روایات صحیحہ حضرات ائمہ کے بیچ کافی اور دیگر صحاح شیعون کے ثابت ہی کہ منکر امامت ہماری کا فر نہین ہی اور مجمع البیان طبرسی کہ معتبر کتاب شیعون کی ہی اوسمین مذکور ہی روی اصحابنا عن میسر بن عبد العزیز عن جعفر الصادق انه قال الظالم لنفسه منا من لا یعرف حق الامام والمقتصد منا الذی یعرف حق الامام والسابق بالخیرات هو الامام وهؤلاء کلهم مغفور لهم پس کس طرح اہلسنت منکر امامت کو یعنی محاربین حضرت امیر کو کہ بگواہی اور شہادت ائمہ معصومین کے مغفور ہین ملعون کہین اور سب و تبرا او پر جائز رکھین بخلاف شیعون کے کہ انحراف انکا اقوال ائمہ سے اظہر من الشمس ہی روایت چوتھی قال ابن ابی الحدید فی شرح نہج البلاغہ ان رسول الله صلعم قال لعلی یا علی ان الله قد کتب علیک جهاد المفتونین کما کتب علی جهاد المشرکین قلت یا رسول الله ما هذه الفتنة التی کتب علی فیها الجهاد قال قوم یشهدون ان لا اله الا الله وانی رسول الله وهم مخالفون لسنتی فقلت اقاتلهم وهم یشهدون کما اشهد قال علی الاحداث فی الدین ومخالفة الامر فقلت یا رسول الله فبای المنازل انزل هؤلاء المفتونین من بعدک بمنزلة فتنة ام بمنزلة ردة فقال بمنزلة فتنة یعمهون فیها الی ان یدرکهم العدل انتهی

پس اس روایت سے اظہر من الشمس ہو اکہ جنگ ومحاربہ کرنیوالے ساتھہ حضرت علی کے کافر نہین ہین اور نہ مرتد مین ہذا
مقصودنا پس اب یہ مقام انصاف کا ہی کہ اہل اسلام انصاف کو کار فرما کر مخالفت شیعون کی اور موافقت سنیون کی
روایات ائمہ معصومین کیسے اس جگہ ملاحظہ فرماوین کہ شیعہ کس قدر منحرف مذہب ائمہ کیسے ہین کہ ائمہ خود اہل شام کو تکفیر اور سب
اور تبرا سے منع فرماتے ہین اور یہ منحرفین اور متعصبین برخلاف فرمودہ حضرات ائمہ کے سب اور لعن اہل شام محاربین کی
پر جائز رکھتے ہین **احوال مجتہدین اور فقہای اہل سنت و جماعت کا** یعنی امام ابو حنیفہ کوفی اور امام
شافعی اور امام مالک اور امام حنبل کا پس معلوم کرین کہ امام ابو حنیفہ و امام شافعی و مالک و حنبل نے بیچ تفاسیر اور احادیث کے
تمام اہلبیت سے اخذ کیا ہی اور شاگرد اہلبیت کے مشہور ہین اور ائمہ اہلبیت نے ہمیشہ بیچ حق انکے کے ملاطفات اور مباسطات فرمائے
ہین بلکہ بشارت دی ہی اور یہ معنی بیچ کتب امامیہ کے باعتراف اکابر علمائی شیعون کے ثابت ہی اگر دیدہ و دانستہ چشم پوشی
کرین انکا علاج نہین ہی انوار العرفان قزوینی کہ بہت معتبر کتاب شیعون کی ہی اوسمین مرقوم ہی کہ بیچ علم فقہ کے ہر فقیہ عیال علم
حضرت علی کا ہی اور تحقیق مالک اوپر ربیعہ کے پڑھا اور ربیعہ اوپر عکرمہ کے اور عکرمہ اوپر عباس کے اور وہ شاگرد حضرت علی کا
ہی اور ابن حنبل اوپر شافعی کے پڑھا اور شافعی اوپر محمد بن الحسن کے کہ اتباع ابو حنیفہ سے ہی اور ابو حنیفہ اوپر صادق علیہ السلام
کے اور منتہی ساتھہ حضرت علی کے ہوا اور علمای طریقت بھی نسبت ساتھہ حضرت علی کے پکڑتے ہین مانند جنید وغیرہ کے کہ اونہون
نے کمیل بن زیاد خادم حضرت امیر کے سے اور حسن بصری نے شاگرد حضرت علی کیسے طریقت اخذ کیا ہی ابن مطہر حلی شیعی نے نہج الحق
اور منہج الکرامۃ مین لکھا ہی کہ ابو حنیفہ اور مالک نے حضرت امام صادق سے اخذ علم کیا اور شافعی شاگرد مالک کا اور احمد حنبل
شاگرد شافعی کا ہی و نیز ابو حنیفہ حضرت امام باقر اور حضرت زید شہید سے شاگردی رکھتے تھے پس وہ مجتہد کہ بیچ حضور ائمہ کے
شروط اجتہاد کے بہم پونہچاوے اور اونسے اجازت اجتہاد اور فتوی کی پاوے مذہب اوسکا کیونکر اولی باتباع نہو ابو حنیفہ کو
باعتراف شیخ حلی کے حضرت امام باقر اور حضرت سید شہید اور حضرت امام صادق نے اجازت فتوی دینے کی دی ہی پس جامع ہونا
اوسکا ساتھہ شروط اجتہاد کے ساتھہ نص امام کے ثابت ہوا پس جو کوئی شیعہ ابو حنیفہ کو واجب الاطاعت نجانے اوس نے رد
شہادت معصوم کی کی اور رد کفر ہی خصوصًا بیچ وقت غیبت امام کے البتہ مذہب اوسکا اولی ساتھہ اخذ کے ہوگا مذہب ابن بابویہ
اور ابن عقیل اور ابن معلم سے اس جگہ برای خدا انصاف کا مقام ہی اگر روایات اہل سنت کو اس باب مین اعتبار نکرین
روایات امامیہ البتہ قبول فرماوین روی ابو المحاسن الحسن بن علی باسنادہ الی ابی البختری قال دخل
ابو حنیفۃ علی ابی عبد اللہ فلما نظر الیہ الصادق قال کانی انظر الیک وانت تحیی سنۃ جدی بعد ما
فقدت وتکون مفزعا لکل ملهوف وغیاثا لکل مهموم بک یسلک المتحیر وذا وقفوا وتهدیهم
الی واضح الطریق اذا تحیروا فلک من اللہ العون والتوفیق حتی یسلک الربانیون بک الطریق پس اس
روایت مین حضرت امام جعفر نے احیاء سنت جد اپنے کا طرف امام ابو حنیفہ کے ثابت کیا اور کس قدر بزرگی اونکی بیان فرمائی ہی

قطع نظر اسکے تمام امامیہ نے روایت کی ہے کہ جسوقت ابو حنیفہ پاس خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کے داخل ہوئے عیسی بن موسی
نے خلیفہ سے کہا کہ یا امیر المومنین هٰذا عالم الدنیا الیوم پس منصور نے کہا یا نعمان کس سے پڑھا تو نے علوم کو ابو حنیفہ
نے فرمایا اصحاب عمر اور اولاد علی سے اور اصحاب عبد اللہ بن عباس سے پس کہا منصور نے سند محکم پکڑی ہے تو نے ای جوان و نیز بیچ
شرح تجرید ابن حلی کے کہ معتبر کتاب شیعوں کی ہے موجود ہے کہ اِنَّ اَبَا حَنِیفَۃَ کَانَ جَالِسًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَوْلَہٗ زِحَامٌ
کَثِیرٌ مِنْ کُلِّ الْآفَاقِ قَدِ اجْتَمَعُوا یَسْأَلُونَہٗ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ فَیُجِیبُہُمْ وَکَانَتِ الْمَسَائِلُ فِی کُمِّہٖ فَیُخْرِجُہَا فَیُنَادِی بِہَا
فَوَقَفَ عَلَیْہِ الْاِمَامُ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ فَفَطِنَ بِہٖ اَبُو حَنِیفَۃَ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ یَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ لَوْ شَعَرْتُ بِکَ اَوَّلَ
مَا وَقَفْتَ لَمَا رَآنِیَ اللّٰہُ جَالِسًا وَاَنْتَ قَائِمٌ فَقَالَ لَہٗ اَبُو عَبْدِ اللّٰہِ اِجْلِسْ اَبَا حَنِیفَۃَ وَاَجِبِ النَّاسَ
فَعَلٰی ہٰذَا اَدْرَکْتُ آبَائِی پس مضمون فعلی ہذا ادرکت آبائی سے کس قدر فضیلت ابو حنیفہ کی ساتھ گواہی امام معصوم
کے ثابت ہوئی کہ امام موصوف نے ابو حنیفہ کو بیچ فتوی دینے کے تشبیہ ساتھ پدران اور آبا اپنے کے دی ہے **فائدہ**
جو شیطان شیعوں کو دغدغہ دے اور کہیں کہ جو ابو حنیفہ وغیرہ مجتہدین اہلسنت کے شاگرد حضرات ائمہ کے ہوتے پس
کس واسطے خلاف انکے بہت مسائل میں فتوی دیتے کہیں ہم جواب اس سخن کا مجالس المومنین قاضی نور اللہ
شوشتری شیعی کی میں موجود ہے کہ لکھا ہے کہ ابن عباس شاگرد حضرت امیر کا تھا اور ساتھ حضرت امیر کے پایہ اجتہاد کو پہونچا تھا
اور روبرو حضرت امیر کے اجتہاد کرتا تھا اور بعض مسائل میں خلاف حضرت امیر کے تجویز کرتا تھا اور اسیطرح شرح نہج البلاغہ لابن
ابی الحدید میں لکھا ہے وَاَیْضًا قَدْ ثَبَتَ بِالْاِتِّفَاقِ اَنَّ اجْتِہَادَ الْحَسَنِ ع فِی تَرْکِ الْخِلَافَۃِ کَانَ بِخِلَافِ اجْتِہَادِ
الْحُسَیْنِ ع وَلَمْ یَمْنَعْ ذٰلِکَ مِنْ کَوْنِہِمَا مُصِیبَیْنِ و نیز ہشام احول و ابن سالم و میثمی و زرارہ بزرگان دین
شیعوں کے باوجودیکہ اصول عقائد الٰہیہ میں مثل تجسیم اور صورت اور حدوث علم باریتعالی کہیں صریح مخالف حضرات ائمہ کے ہوئے
ہیں اور حضرات ائمہ نے انکو نفرین اور سرزنش بہت کی ہے چنانچہ کافی کلینی اور دیگر کتب صحیحہ امامیہ میں بروایات ثقات
کے ثابت ہے اور فصل دوم میں بیان ہوگا و معہذا لک بیچ شاگردی اور تلمذ انکے کے ساتھ حضرات ائمہ کے اور بیچ قبول روایات
انکے کے ائمہ سے کوئی شیعہ انکار نہیں کرتا ہے پس امام ابو حنیفہ و مالک کہ اختلاف انکا محض فروع فقہیہ میں ہے نہ اصول عقائد
میں کیونکر اعتبار سے ساقط کیے جاویں پس معلوم ہوا کہ مجتہد کو تقلید دلیل اپنی کی ضرور ہے البتہ بیچ مسائل منصوصہ
کے دیدہ و دانستہ خلاف کرنا اوپر مجتہد کے حرام ہے اور بزعم شیعوں کے فرق مجتہد اور امام معصوم میں یہ ہے کہ اجتہاد مجتہد کا احتمال
خطا کا رکھتا ہے اور قول امام معصوم کا بالیقین صواب ہے اور مجتہد اوپر خطا کے معاقب نہیں ہے بلکہ ماجور ایک اجر کا ہے چنانچہ
کتاب معالم الاصول شیعوں کی میں یہ تصریح موجود ہے اور مقتدا و شیخ شیعوں نے کنز العرفان میں بیچ تفسیر قولہ تعالی لَوْلَا کِتَابٌ
مِنَ اللّٰہِ سَبَقَ لَمَسَّکُمْ فِیمَا اَخَذْتُمْ فِیہِ عَذَابٌ عَظِیمٌ کے ایسا ہی بیان کیا ہے **فائدہ** صاحب مظہر العجائب نے
لکھا ہے کہ اہل سنت کی نجات کے ادلہ نقلیہ اور عقلیہ کتب کلامیہ میں بہت ہیں لیکن گاہ ان دونوں قسموں کے دلائل گاہی علم الیقینی کو مفید نہیں ہوتی

کیونکہ نقلیہ محتمل التاویلات ہین اور عقلیہ مشوب بوہمیات لهذا اس مقام مین بیشتر ادلہ حسیہ مذکور ہوتے ہین کہ ہمیشہ علم یقینی کو مفید ہین اور یہ
دلائل حسیہ دو قسم ہین ایک مؤید بادلہ قطعیہ دوسرے مبرہن براہین ہندسیہ ساطعہ **قسم اول** کی دلیلین بہت ہین منہا قولہ تعالی
سُنَّةَ مَنْ قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيْلًا اس آیت کے منطوق صریح سے صاف ہویدا ہے کہ
ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کے طریق مسلوک کا نام سنت ہے اور ہر گاہ سنی صاحب سنت ہے جیسے قومی صاحب قوم تو لازم آیا کہ ملائکہ اور
انبیا سنی ہین ملائکہ اسواسطے سنی ٹھہرے کہ منجملہ رسل ہین اور بحکم آیت کریمہ مذکورہ کے سائر رسولون کا سنی ہونا ظاہر ہے اور ہر گاہ یہ فرقہ ہمیشہ جماعت
کا تابع ہے کہ وہ صحابہ اور تابعین ہین تو سنت منسوب الیہ سنی کو جماعت کے ساتھ معطوف کرتے ہین اہل سنت جماعت کے مفہوم مین ہمیشہ اجتماع اور اتفاق معتبر
ہے اور خوارج اور شیعہ کے مفہوم مین ہمیشہ خروج اور افتراق معتبر ہے قال اللہ تعالی اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا
لَسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ بالجملہ ہر گاہ معلوم ہوا کہ ملائکہ اور تمام انبیا کا طریق سنی ہے پس جس کا مذہب سنی ہے وہ ناجی ہے و منہا قولہ تعالی
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ اولی الامر حاکم کو کہتے ہین اور اولی الامر
اہل سنت ہین کیونکہ جناب شیخین اور حضرت ختنین کی بابت خوارج اور روافض کے تخاصم مین یہ لوگ حاکم ہین اسواسطے کہ حاکم غیر خوارج و غیر روافض اور غیر کفار چاہیے کیونکہ
خوارج اور روافض مین تہمت کا مظنہ ہے بسبب دشمنی کے اور کافر حکومت کی صلاحیت نہین رکھتا اسواسطے کہ نصب حاکم مین
باب الولایۃ ہے و لا ولایۃ للکافر علی المومن پس حاکم یعنی اولی الامر اہل سنت ہین اور اولی الامر ناجی ہوتا ہے پس اہلسنت ناجی ہین و منہا
قولہ تعالی وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا الآیہ حق تعالی نے اس امت کو وسط فرمایا اور امت وسط وہی ہے کہ افراط اور
تفریط کی راہ نہ چلے اور ظاہر ہے کہ اہلسنت کے سوا تمام فرق خصوصا خوارج و روافض جبریہ قدریہ افراط تفریط کی راہ چلتے ہین اور اہلسنت
رفض و خروج و جبر و قدر مین متوسط ہین اور بحکم خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَاطُهَا متوسط صراط مستقیم کا سالک ہے اور سالک صراط
مستقیم کا ناجی ہے پس اہلسنت ناجی ہین و منہا قولہ تعالی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ
الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ اس آیت کریمہ
مین خدای تعالی مومنین کی صفت مین فرماتا ہے کہ مومنین محلقین اور مقصرین ہو کر مسجد الحرام مین بیخوف داخل ہونگے اور ظاہر ہے کہ
خوارج اور روافض مکہ معظمہ مین فضلا عن المسجد الحرام خوفناک بلکہ پنج دینار جزیہ دیکر داخل ہوتے ہین بلکہ مکہ معظمہ مین بسبب خوف کے
روافض اپکو شیعہ نہین کہتے ہین بلکہ فرقہ اسماعیلیہ اپنے آپکو کہتے ہین بخلاف اہل سنت کہ اون کا دخول موجب عبادۃ الہی کے
بیخوف و بے جزیہ ہے پس اہلسنت مومن بیخوف ٹھہرے اور بیخوف ناجی ہوتا ہے پس اہل سنت ناجی ہین و منہا قولہ تعالی وَهُمْ
يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْۤا اَوْلِيَآءَهٗ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ اس آیت سے ظاہر کہ عام فتح کے بعد بیت اللہ کا
والی متقی ہوتا ہے اور متقی مومن ہے پس اہلسنت کہ آج تک والی بیت اللہ ہین مومن متقی ٹھہرے اور مومن متقی ناجی ہوتا ہے
پس اہلسنت ناجی ہین و منہا قولہ تعالی اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا
اس آیت سے ظاہر ہوا کہ عام فتح کے بعد جو مسجد الحرام سے قریب ہوئے مشرک اور نجس نہین بلکہ مومن اور طاہر ہین اور ہر گاہ مسجد الحرام مین

اننگ اہلسنت کے سو اموجب عذاب الٰہی کے کسیکی قربت نہیں پس اہلسنت مومن اور طاہر ٹھہرے اور مومن طاہر ناجی ہی و منہا قولہ تعالیٰ
اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا یہ آیت عثمان بن طلحہ ابن عبدالدار کے حق مین نازل ہوئی کہ خدای تعالیٰ
نے فرمایا ہی کہ امانت یعنی کنجی گھر کعبے کی اوس کے ہاتھہ رکھو چنانچہ الی ہذا الیوم وہ کنجی خانۂ خدا کی اوسیکی اولاد کے ہاتھہ مین ہی
اور وہ سب سنی اور امانت دار ہین اور مسلم امانت دار ناجی ہوتا ہی و منہا قولہ تعالیٰ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا
وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ تفسیرون مین لکھا ہی کہ فیہ کی ضمیر مجرور سے یا مسجد قبا مراد ہی یا مسجد نبوی بہر تقدیر یہ دونون مسجدین
مدینے مین واقع ہین کہ ان ہین رجال اہلسنت ہین طہارت دوست اور اللہ طہارت دوست کو دوست رکھتا ہی اور اللہ کا دوست ناجی ہی
پس اہلسنت ناجی ہین و منہا قولہ تعالیٰ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ محصل اس آیت کا یہ ہی کہ جہان حضرت کا وجود
ہی وہان عذاب الٰہی نابود ہی اور مخفی نہیں کہ حیًّا و میتًا مدینہ منورہ آپکے وجود اقدس سے خالی نہیں اور مدینے مین اہل سنت ہین پس
اہلسنت ناجی ہین عذاب سے و منہا قولہ تعالیٰ وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِیْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا
یعنی کفار کو اہل ایمان پر ولایت نہین بلکہ اہل ایمان کی ولایت عام ہی اسی وجہ سے اہل سنت کو آپکے اور آپکے اہلبیت کے
روضون اور مقابر پر ولایت ہی زیارت کی بابت رافضی سے چہہ قروش جزیہ لیتے ہین اور صاحب ولایت مومن ہوتا ہی اور مومن
ناجی ہی پس اہل سنت ناجی ہین و منہا قولہ تعالیٰ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ
اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ
رَفِیْقًا اس آیت کا مضمون یہ ہی کہ خدای تعالیٰ کے مطیع کو نبیین اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کی رفاقت سے چارہ نہین اور
شک نہین کہ وہ مطیع اہل سنت ہین اسواسطے کہ اہل سنت ان منعم علیہم یعنی ان چارون گروہ مذکور کی حیات مین بھی
اونکے ساتھہ رہے اور اونکی وفات کے بعد بھی اونکے مراقد اور مشاہد کے خادم اور مجاور رہین ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت مین
بھی اونکے ہمراہ ہونگے اور منعم علیہم کا رفیق ناجی ہوتا ہی پس اہلسنت ناجی ہین و منہا قولہ تعالیٰ وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ
الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا تفسیرون مین لکھا ہی
کہ یہ برکت والی زمین ملک شام ہی کہ اوسمین انبیا کا حیًّا و میتًا مسکن اور مدفن ہی اور اوسمین ہر چیز کی وسعت ہی پس اول اس
زمین کے وارث بنی اسرائیل ہوے بعد ازان تا الی یومنا ہذا اوسکے وارث اہل سنت ہین بلکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور
نجف اشرف اور کربلای معلی اور بغداد اور مصر بیت المقدس شام اور تمام بقاع مبارکہ مین اہلسنت کے سوا آج تک کوئی
حاکم نہین اور تا قیامت نہوگا اور ہرگاہ یہ اماکن مبارک ہین اور ان اماکن کے حکام اور ساکن اہل سنت ہین مبارک ہونگے
اور مبارک ناجی ہی اما قسم دوم براہین ہندسیہ ہین پس وہ بھی بہت ہین لیکن بسبب مخافت اطناب کے دو برہان پر
اکتفا کیا جاتا ہی برہان اول اقلیدس نے حدود مین تصریح کیا ہی کہ جو سطح خط واحد مستدیر کے ساتھہ محاط
ہو اوسکو دائرہ کہتے ہین اور اس خط کو محیط اور دائرے کے اندر کے نقطے کو مرکز اور اوس مرکز سے محیط کی جانب جسقدر خطوط مستقیم

خارج ہون سب برابر ہون گے پس یہ خطوط مساوی یہ اگر مرکز پر ہو کر دونون جہت مین محیط سے ملین اونکو قطر کہتے ہین وانالاوتراور اصول موضوعہ مین ثابت ہی کہ دائرہ موجود ہی اور ہر نقطہ اور خط مستقیم اور سطح اپنے مثل پر منطبق ہوسکتا ہی **اقول** اس ہنگام مین افق کا دائرہ اسلام کے دائرہ مفروضہ پر منطبق ہوسکتا ہی پس اس حکم کے موافق جو فرض کیجیے تین دوائر متوازیہ متفاوتہ کبری کو دائرہ اسلام افق کے دائرہ پر منطبق اور وسطی کو ارض حرم اور صغری کو بیت اللہ اور ہ کے نقطے کو مرکز اور قطرون کو شعب مذہب اہل سنت اور وترون کو شعب مذہب غیر اہل سنت ہکذا

اس شکل مین اطح دائرہ اسلام ہی کہ دائرہ افق او سپر منطبق ہی اور اب ر ارض حرم اور اب ر بیت اللہ اور نقطہ ہ مرکز اور خطوط اح بح اح اط قطر یعنی مذہب شعب اہل سنت ہین اور خطوط اا اط طح حا بح با اح حح وتر یعنی شعب مذہب غیر اہل سنت ہین تو مطلب حاصل ہی اسواسطیکہ اقطار یعنی شعب مذہب اہل سنت اب ر ارض حرم اور نقطہ ہ مرکز اسلام یعنی بیت اللہ پر گذرے ہین کیونکہ مکہ معظمہ مین صرف اہل سنت ہین اور اوتار یعنی شعب مذہب غیر اہل سنت اب ر ارض حرم پر گذرے نہ نقطہ ہ مرکز اسلام یعنی بیت اللہ پر کیونکہ مکہ معظمہ مین غیر اہل سنت نہین پس اہل سنت واصل اور منعطف الی المطلوب ہین اور غیر اہل سنت فاصل اور منحرف عن المطلوب اور ظاہر ہی کہ واصل اور منعطف الی المطلوب ناجی ہوتا ہی اور فاصل اور منحرف عن المطلوب ناری پس اہل سنت ناجی ٹھہرے اور غیر اہل سنت ناری

برہان دوم اقلیدس نے اصول موضوعہ مین تصریح کیا کہ جو دو نقطے ہون اون مین خط مستقیم کا وصل کرنا ممکن ہی

اقول

اور خط مستقیم محدود کو علی الاستقامت اخراج کر سکتے ہین اور ہر نقطے اور ہر بعد پر دائرہ اینچ سکتے ہین اس ہنگام مین ہرگاہ تمامی ارض یا حل ہی یا حرم اور حرم مخصوص ہی اہل سنت کے ساتھ اور حل مخصوص لا حد دون احد نہین بلکہ یہود نصاری مجوس کافر مشرک رافضی خارجی سُنّی وغیرہ سبھی اسمین موجود ہین اس ارض کے جس موضع مین کوئی نقطہ فرض کیجے اور اس نقطے مفروضہ سے ارض مکے کے نقطے کی جانب ایک خط مستقیم اخراج کیجے تو یہ اخراج بھی ممکن ہی اور ارض مکہ معظمہ کی جانب وصول بھی ممکن ہی اس تقدیر پر جو خط کعبہ کو پہنچے گا وہی حق ہی اور جو خط کعبہ کو نہ پہنچے گا وہی باطل ہلذا
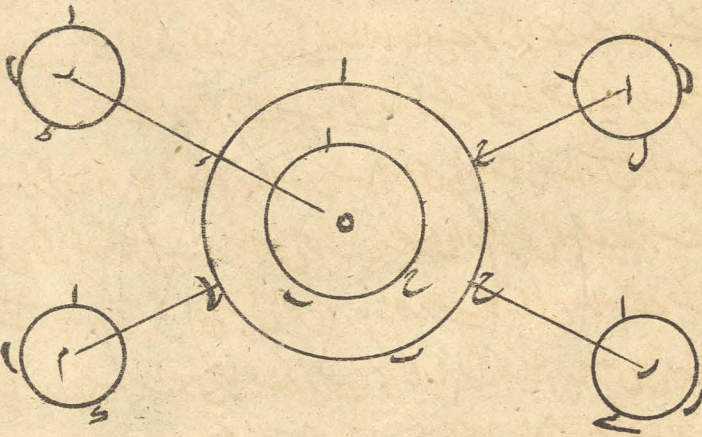
اس شکل مین نقطہ ہ مرکز اسلام ہی یعنی بیت اللہ مفروض اور دائرہ ا ب ج بلد مکہ اور دائرہ ا ب ز ارض حرم اور دائرہ ا ب ط مثلا روم ارض اہل سنت اور دائرہ ا ب ک مثلا مسقط ارض خوارج اور دائرہ ا ب ی مثلا ایران ارض روافض اور دائرہ ا ب ل مثلا نجد ارض زیدیہ اور ان چارون دائرون کا مرکز نقطہ ر ہے اور خط مستقیم خارج اس نقطے سے نقطہ ہ کی طرف خط اہل روم اور نقاط ح کی طرف خطوط اہل مسقط اہل ایران اہل نجد ہین پس سلطان روم اور سکان روم کہ سُنّی ہین انکا مذہب حق ٹھہرا اسواسطے کہ انکے مرکز د کا خط مرکز ہ بیت اللہ سے ملا ہی اور ثلثہ باقیہ کہ اونکا مذہب خارجی اور شیعی اور زیدی ہی باطل ٹھہرا اسواسطے کہ ان کے مرکز ا کے خطوط ارض حرم سے بھی نہین ملے فضلاً الی بلدۃ مکۃ و مرکزہ ہ بیت اللہ پس انکے خطوط خارجہ کا وصول نقطہ ح کی طرف ہی وہ حرم سے خارج ہی پس اہلسنت کا مذہب حق ٹھہرا اور مذہب حق ناجی ہوتا ہی و بالعکس فصل دوسری بیچ احوال حدوث مذہب شیعون بیچ احوال روافض اور خوارج کے اس فصل کی دو تفریق ہین تفریق اول

اور عقائد شیعون کے اور بیچ احوال مجتہدین اور پیشواؤن شیعون کے معلوم کرین کہ کتب سیر سے ثابت ہی جبکہ بیچ
زمانے خلفای ثلثہ کے شہر اور بلاد کفار کے بیچ ہاتھہ صحابہ رسول اللہ کے مفتوح ہوے اور کمال ذلت اون کفار کو لاحق
ہوئی یہان تک کہ زنان دوشیدہ اونکی فراش ادنی اہل اسلام ہوئین اور اطفال اونکے کنیزک اور غلام اجلاف
عرب ہوے لاچار بیچ عہد خلیفہ اول کے اور خلیفہ دوم کے بسبب غیرت کے ساتھہ قتال اور جدال سیفی اور سنانی کے
مصروف رہے جو کہ نصرت الہی پی در پی مددگار طائفہ اسلام تھے ذلیل اور خراب ہوے پس لاچار ہوکر بیچ عہد خلیفہ سوم کے
حیلہ دوسرا شروع کیا چنانچہ جماعت نے بہت اونمین سے بظاہر اسلام لاکر بیچ تخریب فرقہ اہل اسلام کے متوجہ ہوئے تا
آنکہ جم غفیر مردمان نے خلیفہ سوم سے بغاوت کی پس اوس جماعت نے فرصت پاکر اطراف اور جوانب کوفہ اور نواحی عراق
سے مدینہ منورہ مین داخل ہوے اور تقریر فتنہ انگیزی کی کہ سالہا سال سے تجویز کر رہے تھے برملا کہنے لگے پس جسوقت
خلیفہ چہارم مسند خلافت پر بیٹھے اوس جماعت نے اپنے تئین ساتھہ شیعہ علی کے ملقب کیا اور اپنے تئین محبین اوس
جناب کا ظاہر کیا اور سرگروہ اوس جماعت کا عبد اللہ بن سبا یہودی یمنی صنعانی تھا اوس نے ہر ایک کو اہل فتنہ سے
ترغیب دی کہ اول تم لوگ اظہار کمال محبت اور اخلاص بخاندان مرتضوی اور تحریص اوپر محبت اہلبیت کی شروع کرو
پس اوس جماعت نے ایسا ہی کیا پس یہ معنی مقبول خاص اور عام اور مرغوب کافہ اہل اسلام ہوے جبکہ لوگون کو اس
دام مین پھسا لیا بعدہ ابن سبا نے اوس جماعت کو ترغیب دی کہ اب تم لوگ کہو کہ جناب مرتضی علیؓ بعد پیغمبر کے افضل اور
قریب اور وصی اور برادر اور داماد پیغمبر ہین پس جبکہ یہ مطلب بھی بر آیا اور دیکھا کہ تلامذہ اوسکے ساتھہ تفضیل حضرت علی کے راسخ الاعتقاد
ہوچکے اوسوقت ابن سبا نے جماعت اپنی کو ترغیب دی کہ جناب امیرؓ وصی پیغمبرؐ تھے اور پیغمبرؐ خدا نے اونکو بنص صریح خلیفہ کیا تھا
اور آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ سے خلافت اونکی ثابت ہی ولیکن صحابہ نے ساتھہ غلبہ اور مکر کے
وصیت پیغمبر کی ضایع کی اور حق جناب امیر کا تلف کیا اور دوسرے مطاعن صحابہ کے مثل باب فدک وغیرہ کے ظاہر کیے پس
اوس جماعت نے ایسا ہی کرکے لوگون کو ورغلایا پس لشکر حضرت امیر کےمین لعن اور طعن خلفا پر شروع ہوا یہان تک کہ حضرت امیر
نے منبر پر تشریف لاکر برملا خطبہ پڑھا اور اوس جماعت سے بیزاری ظاہر کی اور بعض کو ساتھہ ضرب کے حد تہدید کی دی اور بعض
کو جلوا دیا پس ابن سبا نے جب دیکھا کہ یہ بھی مطلب حاصل ہوا اور اس فساد نے بیچ عقیدے اہل اسلام کے مداخلت کی
پس بعض کو جماعت اپنی سے بعد عہد اور قسم لینے کے بیان کیا کہ جناب امیر سے وہ امور ثابت ہوتے ہین کہ مقدور
بشر کا نہین ہی خوارق عادات سے اور تم جانتے ہو کہ یہ کہان ہی سب کے سب معترف بعجز ہوے ابن سبا نے بیان کیا کہ یہ تمام خاصہ
الوہیت ہی کہ لاہوت نے کسوت ناسوت مین جلوہ فرمایا ہی فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ عَلِیًّا ھُوَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ پس وہ جماعت حضرت امیر
کو خدا کہنے لگی حتی کہ رفتہ رفتہ یہ معنی بگوش حضرت امیر کے پہنچے اوس حضرت نے اوس جماعت کو مع ابن سبا کے توبہ
کراکر جلاوطن کیا بعدہ ابن سبا نے اطراف و اکناف ملکون مین جاکر ورغلانا شروع کیا اور شاگردان اپنے کو اذربیجان

ع سواے اسکے نہین کوئی اختیار خدا کا اور اوسکا رسول ۱۲ منہ

ع پس جانو تم بلاشک

ع وہی خدا ہے نہین کوئی معبود سواے اوسکے ۱۲

اور عراق اور کوفے مین منتشر کیا تا آنکہ اس مذہب نے رواج پایا پس معلوم کرین کہ لشکری حضرت امیر کے بسبب وسوسہ اندازی
اس شیطان لعین کے چار فرقے ہوگئے اول جماعت کثیر شیعہ اولی اور مخلصین ہین کہ پیشوایان اہلسنت ہین اور اوپر
روش جناب امیر کے معرفت حقوق صحابہ کبار اور ازواج مطہرات پہچانتے ہین اور مکر اوس ابلیس کے سے بری ہین
پس یہ فرقہ بحضور حضرت امیر کے ساتھ شیعہ مخلصین اور شیعہ اولی کے مشہور تھا جبکہ دیکھا کہ دوسرے فرقون گمراہ نے بھی
اپنا لقب شیعہ کر لیا ہی اسواسطے شیعہ اولی نے اپنا لقب اہلسنت و جماعت مقرر کر لیا اور فرقہ دوسرا [٢] تفضیلیہ ہی کہ جناب امیر
کو جمیع صحابہ پر تفضیل دیتے ہین یہ فرقہ بھی ادنی تلامذہ اوس شیطان کا ہی ولیکن اہلسنت سے خارج نہین ہوا ہی اور جناب امیر
نے اس فرقے کو تہدید کی اور فرمایا کہ اگر کسی سے سنونگا مین کہ مجکو شیخین پر تفضیل دیتے ہین اوسکو حد افترا کی کہ اسّی تازیانے
ہین دونگا تیسرا [٣] فرقہ شیعہ سبئیہ ہی کہ اوسکو فرقہ تبرائی اور فرقہ لعنتی بھی کہتے ہین جمیع صحابہ پر لعنت اور تبرا کرتے ہین
اور تمام صحابہ کو ظالم اور غاصب بلکہ کافر اور منافق جانتے ہین پس جسوقت کہ یہ مقالات اس فرقے سبئیہ کے بسمع مبارک
حضرت امیر رض کے پہونچے خطبہ فرمایا اور سزا دی اور بعض کو آگ مین جلوایا چوتھا [٤] فرقہ شیعہ غُلاۃ ہین کہ حضرت امیر کو خدا کہتے ہین
بالجملہ شیعہ تفضیلیہ اور شیعہ لعنتیہ یعنی سبئیہ اور شیعہ غلاۃ سے بہت فرقہ پیدا ہوئے ہین کہ تعداد مذاہب اور اسامی انکی کی
کتاب ملل اور نحل اور دیگر کتب مطولہ مین مثل تحفے اثنا عشریہ کے مندرج ہین من اراد الغایۃ فلیرجع الیہا جو کہ شیعہ امامیہ
کہ امام زادہ حضرت زید شہید نے اونکا لقب رافضی رکھا ہی ہندوستان مین بہت کثرت سے ہین لہذا کچھہ احوال ظہور اس فرقے
کا ان اوراق مین درج کرنا ضرور ہوا کیونکہ در بنولا اسی فرقے سے ہندوستان مین اہل اسلام کو بحث رہتی ہی پس معلوم کرین کہ
جسوقت سلطان خدابندہ اولاد چنگیز خان تخت نشین ہوا ناگاہ ایک شخص مذہب اثنا عشری سے کہ نام اوسکا تاج الدین تھا
ساتھہ سلطان مذکور کے ملازمت حاصل کی اور اوسکو ترغیب مذہب شیعہ کی دی اور علما اس مذہب کے کو پاس اوسکے حاضر کیا
خصوصًا ابن مطہر حلی کو ابن مطہر حلی نے نہج الحق اور منہج الکرامۃ اور شرح تجرید اور استبصار اور نہایہ اور خلاصہ اور مبادی الوصول
جمع کی اور بعد وفات سلطان مذکور کے بیٹا اوسکا تخت نشین ہوا اور اوس نے سن سات سو دس ٧١٠ مین رفض سے توبہ کی
اور مشرف باسلام ہوا اور تمام شیعون کو ناک اور کان کٹوا کے وہان سے خارج کیا اور زنان اونکی کو کنیزک اور ہمفراش اہل اسلام
کیا بعد ازان سن آٹھہ سو ساٹھہ ٨٦٠ مین دولت ترا کمہ اثنا عشری نے ظہور پایا پھر علما اس فرقے کے اوس دیار مین جمع ہوئے
قریب پچاس سال تک دولت ترا کمہ مین سبّ اور تبرے کا چرچا رہا بعد زوال دولت ترا کمہ کے پھر اس مذہب نے زوال پکڑا
تا آنکہ سن نو سو سولہ ٩١٦ مین سلاطین حیدریہ ملقب بصفویہ نے از سر نو ظہور پایا اور عراق اور عجم اور کرمان اور مازندران اور
آذربیجان اور ایران اور خراسان اور تبریز پر مسلط ہوئے اوسوقت مین علما اس فرقے کے نے کمال ظہور پایا اور بہت
فتنہ اور فساد اہل اسلام پر برپا کیا پس مسلمان ان شہرون نے ظلم اور تعدی اس فرقے کے سے شکایت بحضور خاقان اعظم
عبید اللہ خان کی کی فی الفور سلطان مذکور متوجہ خراسان ہوکر اس فرقے پر جہاد کیا اور اطفال اور زنان اس فرقے کو غلام اور کنیزک

اہل اسلام کیا اور ہر متنفس اس فرقے کو ان شہرون سے ناک کان کٹوا کر اور تشہیر کر کے بدر کیا اور بڑے بڑے علما اس فرقے کو جو عین
تبرا کہنے سے گوہ اور پیشاب خاکروبون سے کھنکر انکے منہ مین ڈلوایا اور منہ کالا کر کے شہر در شہر تشہیر کیا پس بعد وفات عبید اللہ خان
کے پھر سلاطین صفویہ خراسان پر مسلط ہوئے اوس وقت سے پھر زوال اس فرقے کا نہین ہوا بعد ازان یہ فرقہ ملک ہندوستان
مین بحمایت ملوک تیموریہ کے منتشر ہوا اور وزارت اور صوبہ داری اور امارت ہندوستان کی نصیب انکے ہوئی پس گویا
ظہور اس فرقے کا سلاطین صفویہ سے ہی کہ قریب چار سو برس کے ہوئے ہین اسیواسطے دانشمندان بخارا نے مذہب ناحق ایجاده
تاریخ ظہور اس فرقے کا نکالا ہی اور اسیواسطے اس فرقے کو ایرانی بھی کہتے ہین ذکر احوال مجتہدین اور پیشوایان
اور راویان اور اسلاف شیعون کا کتب معتبرہ انکے سے معلوم کرین کہ سرگروہ شیعون کے زمانہ حضرات امام سجاد
اور امام باقر اور امام صادق رضی اللہ عنہم کے ہین ہشام بن الحکم اور ہشام بن سالم اور ابو البختری وہب بن وہب قرشی اسدی
اور مومن طاق اور زید بن جہم ہلالی اور ابو ربیع شامی اور زرارہ بن اعین اور حکم بن عتیبہ کوفی ہین کہ ان سرگروہون
کے روایات بوساطت انہین آدمیون کے کتب شیعون کے بیچ مندرج ہین اور یہی آدمی مدار روایات کا ان تینون
اماموں معصومین موصوفین سے رکھتے ہین اور حال ان راویون کا کتب شیعہ سے ایسا ثابت اور ظاہر ہی کہ یہ ہر سہ امام
موصوفین ہر وقت ان لوگون سے بیزاری اظہار فرماتے تھے اور عقائد انکے کو رد کرتے تھے اور روایات انکے کو تکذیب فرماتے تھے
اور یہ لوگ اور لوگون سے یہ اظہار کرتے تھے کہ یہ سب سرزنش ہماری بسبب تقیے کے ہی ورنہ جو ہمکو خصوصیت بجناب ائمہ کے ہی دوسرون
کو نہین ہی اور طرفہ یہ کہ کلینی اور دیگر امامیہ کتب صحاح اپنے مین مذمت ان لوگون کی حضرات ائمہ سے نقل کرتے ہین کہ
اَلشِّیعَۃُ کَانُوا یَکْذِبُونَ عَلَی الْاَئِمَّۃِ وَھُمْ قَدْ تَاَذَّوْا مِنْھُمْ پھر روایات انہین لوگون کے قبلہ و کعبہ
سمجھتے ہین لہذا چند روایات ائمہ معصومین سے کہ بیچ مذمت ان لوگون کے کہ مجتہدین اور پیشوایان شیعون کے ہین کتب
انکے سے مثل کافی کلینی وغیرہ کے ان اوراق مین درج ہوتے ہین تا حضرات شیعون کو افترا پیشوایان اور بزرگان اپنے کا
بخوبی روشن ہو جاوے رُوِیَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰی عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ ع اَنَّہٗ غَضِبَ عَلٰی شِیْعَتِہٖ وَقَالَ لَوْ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ
تَقُوْلُوْنَ مَا اَقُوْلُ لَاَقْرَرْتُ اَنَّکُمْ اَصْحَابِیْ ھٰذَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ لَہٗ اَصْحَابٌ وَھٰذَا الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ لَہٗ اَصْحَابٌ
وَاَنَا امْرَءٌ مِنْ قُرَیْشٍ وَلَدَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَعَلِمْتُ کِتَابَ اللّٰہِ وَفِیْہِ تِبْیَانُ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ اس روایت سے ہویدا
ظاہر ہی کہ ان لوگون پر حضرات ائمہ نے غضب فرمایا ہی ایضا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ ع قَالَ سَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ
وَاللّٰہِ اِنَّ اَحَبَّ اَصْحَابِیْ اِلَیَّ اَوْرَعُھُمْ وَاَفْقَھُھُمْ حَدِیْثَنَا وَاِنَّ اَسْوَءَھُمْ عِنْدِیْ حَالًا وَاَمْقَتَھُمْ لَدَیَّ الَّذِیْ
اِذَا سَمِعَ الْحَدِیْثَ یُنْسَبُ اِلَیْنَا وَیُرْوٰی عَنَّا وَھُوَ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّ الْحَدِیْثَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ اس روایت کے اشارہ
ہی طرف اس کے کہ یہ لوگ اقوال ائمہ کو راہ غلطی سے احادیث مرفوعہ کر کے روایت کرتے ہین از انجملہ ابو ربیع شامی ہی کہ کلینی مین
اکثر روایات اوسکے مندرج ہین حالانکہ خود صاحب کلینی اوسکے حق مین لکھتا ہی کہ حضرت امام باقر ع نے اوسکو سرزنش کی ہی

ازانجملہ ابو البختری وہب بن وہب قرشی اسدی ہی کہ مشہور ہی ساتھہ کذب کے اور وضع کرنے حدیث کے حالانکہ حضرت
امام جعفر صادق سے اوس کے بھی روایات صحاح شیعہ مین خصوصًا کلینی مین موجود ہین علاوہ ازین امام زادہ حضرت زید شہید
فرزند ارجمند اور برادر امام معصوم نے عقائد ان لوگون سے انکار فرمایا ہی اور ان لوگون کو زجر و توبیخ کیا ہی تا آنکہ ایکروز امام زادہ
نے ہشام احول کو فرمایا اَلَا تَسْتَحْیِیْ فِیْمَا تَقُوْلُ عَنْ اَبِیْ وَهُوَ یَرْوِیْ عَنْهُ حَتّٰی قَالَ الْاَحْوَلُ لَهٗ یَوْمًا اِنَّكَ
لَسْتَ بِاِمَامٍ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ بَعْدَ اَبِیْكَ اَخُوْكَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْیِیْ فِیْمَا تَقُوْلُ اِنَّ اَبِیْ یُعَلِّمُكَ
مَسَائِلَ الدِّیْنِ وَلَا یُعَلِّمُنِیْ وَاِنَّهٗ كَانَ یُحِبُّنِیْ حُبًّا شَدِیْدًا وَكَانَ یُبَرِّدُ اللُّقَمَ فَیَجْعَلُهَا فِیْ
فِیَّ فَكَیْفَ لَا یَكْفِیْنِیْ عَنْ مَا یُدْخِلُنِی النَّارَ هٰذَا لَا یَكُوْنُ اَبَدًا رَوَاهُ الْكُلَیْنِیُّ وَغَیْرُهٗ مِنَ الْاِمَامِیَّةِ
یعنی حضرت زید شہید نے احول سے فرمایا کہ تجکو شرم نہین آتی اوس چیز سے کہ بیان کرتا ہی تو باپ میرے سے یعنی جسوقت
کہا احول نے زید شہید سے ایکروز کہ تو امام نہین ہی اور امام بعد باپ تیرے کے بھائی تیرا محمد ہی پس فرمایا حضرت زید شہید
نے کہ ای احول شرم نہین کرتا تو اس کہنے سے کہ باپ میرا سکھاتا تھا تجکو مسائل دین کے اور نہ سکھاتا تھا مجکو
اور البتہ باپ میرا دوست رکھتا تھا مجکو بہت اور باپ میرا لقمے گرم کو سرد کر کے میرے منہ مین دیتا تھا پس کیونکر
باز نہین رکھا مجکو گرمی دوزخ سے اور یہ نہین ہو سکتا روایت کی اسکو کلینی وغیرہ نے امامیہ سے اور کلینی سے ثابت
ہی کہ بعض نے ان لوگون سے کتب جعلی تیار کر کے آنحضرت امام باقر اور صادق اور دیگر ائمہ کے نسبت کر کے کہا ہی کہ ائمہ نے
ان کتابون کا اخفا کیا ہی پس بعد وفات ائمہ کے جو وہ کتب جعلی نزدیک شیعون کے پہونچے بسر و چشم اونہون نے قبول کیا
اور معلوم کرنا چاہیے کہ کتب انکے مذہب کے بہت ہین ولیکن چار کتاب نزدیک انکے از حد معتبر ہین ایک کافی کلینی دوسری
تہذیب تیسری استبصار چوتھی من لا یحضرہ الفقیہ پس مدار اس مذہب کا اوپر ان چار کتابون کے ہی مسائل فقہیہ اور اصولیہ
عقائد اور مباحث امامت کے انھین چار کتاب سے اخذ کرتے ہین اور اکثر راوی ان چار کتاب کے ہشام بن سالم اور ہشام بن حکم
اور صاحب الطاق اور زرارۃ بن اعین اور بکیر بن اعین اور میثمی اور سلیمان جعفری اور محمد بن مسلم اور ابو بصیر ہین پس یہ راوی
ان چار کتابون مذکورہ کے وہ راوی ہین کہ جنکے روایات کا ائمہ معصومین نے تکذیب کیا ہی رَوَی الْكُلَیْنِیُّ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ الْخَزَّازِ وَمُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَا دَخَلْنَا عَلٰی اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقُلْنَا اِنَّ هِشَامَ وَالْمِیْثَمِیَّ
وَصَاحِبَ الطَّاقِ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اَجْوَفُ اِلَی السُّرَّةِ وَالْبَاقِیْ صَمَدٌ فَخَرَّ لِلّٰهِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ
مَا عَرَفُوْكَ وَلَا وَحَّدُوْكَ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَصَفُوْكَ یعنی کلینی کہ بہت بڑا معتبر راوی شیعون کا ہی اوس نے روایت کی ابراہیم
بن محمد اور محمد بن حسین سے کہ کہا ان دونون نے کہ داخل ہوئے ہم پاس ابو الحسن رضا علیہ السلام کے اور کہا ہم نے کہ ہشام
اور میثمی اور صاحب الطاق کہتے ہین کہ اللہ تعالی کھوکھرا ہی ناف تک اور باقی سینہ ہی پس اوسوقت حضرت امام موصوف سجدے
مین گرے اور فرمایا پاک ہی تو نہین پہچانا اونہون نے تجکو اور نہ پایا تجکو اسی سبب سے وصف کیا تیرا اور حضرت امام جعفر ابن محمد نے زرارۃ بن اعین

کو ناری فرمایا ہی چنانچہ قاضی نور اللہ شوستری شیعی نے بیچ احوال زرارہ بن اعین شیبانی کوفی کے میزان ذہبی سے نقل
کیا ہی اور ابو بصیر کہ جو تھائی کلینی روایات اوسکے سے بر ہی اور خود کلینی اوس سے روایت کرتا ہی انہ قال کنت اسمع الحدیث
مِنَ الصَّادِقِ وَاَرْوِیہِ عَنْ اَبِیہِ وَاَسْمعہُ عَنْ اَبِیہِ وَاَرْوِیہِ عَنْہُ حاصل اس روایت کا یعنی ابو بصیر کا یہ ہی کہ بھید حضرت امام کا
اوس نے فاش کیا حالانکہ حضرت امام نے ظاہر کرنے اوس بھید کے سے اوسکو بہت منع کیا تھا ولیکن اوس نے یہان تک اوس
بھید کو مشہور کیا ہی کہ کتب امامیہ مین درج ہوا اور افشای راز ائمہ کا اور خلاف کہنے امام کا اور نافرمانی امام کی کفر ہی دوی
ابنُ بابویہ فَاَ قلتُ لِاَبِی عبدِ اللہِ اَخبِرنِی عَنِ اللہِ عزّ وجلّ ھَل یَراہُ المؤمِنُونَ یومَ القیٰمۃِ قالَ نعم وقد
رَاہُ قبلَ یومِ القیٰمۃِ قالَ ابو بصیرٍ قلتُ لہُ جعلتُ فداک اَفاُحدِّثُ بِھٰذا عنکَ فقالَ لا یعنی روایت کی ابن بابویہ
نے کہ کہا ابو بصیر نے کہ کہا مینے ابی عبد اللہ علیہ السلام سے خبر دے تو مجکو کہ دن قیامت کے مومن خدای تعالی کو دیکھینگے فرمایا
البتہ بلکہ پہلے دن قیامت کے دیکھا ہی اوسکو کہا ابو بصیر نے کہ کہا مینے اوسکو کہ ہوون مین فدا تجپر آیا بیان کرون مین اس مسئلہ
کو تجسے فرمایا ہر گز مت بیان کرنا پس باوجود منع فرمانیکے اوس نے بیان کیا یہان تک کہ کتب شیعون مین مندرج ہوا
پس جسنے کہ خلاف فرمانے امام کے کیا کافر ہوا ایضًا روی الکلینیُّ وغیرہُ عن محمدِ الفرجِ الرّجحیّ قال کتبَ
اِلٰی اَبِی الحسنِ رسالۃً عنھما قالَ ھشامُ بنُ الحکمِ فی الجسمِ وھشامُ بنُ سالمٍ فی الصُّورۃِ فکتبَ دعْ
عنکَ حیرۃَ الحیرانِ واستعِذ باللہِ مِنَ الشّیطانِ لیسَ القولُ ما قالَ الھشامانِ اس روایت
مین ہشام بن حکم اور ہشام بن سالم کو حضرت امام معصوم نے ساتھہ شیطان کے نسبت دی ہی ایضًا اکثر راوی اس فرقے
کے کذاب ور وضاع ہین از انجملہ جعفر بن محمد بن عیسی بن شاپور فزاری ابی عبد اللہ کذاب ہی قال النجاشیُّ کانَ
ابو عبدِ اللہِ ضعیفًا فی الحدیثِ وقالَ احمدُ بنُ الحسینِ یضعُ الحدیثَ وضعًا ویروی عنِ المجاھیلِ
حالانکہ ابو جعفر طوسی شیخ الطائفہ اس فرقے کے اور دوسرے عالم اس فرقے کے اوس سے روایت کرتے ہین اور اعتماد اوس کی
روایت پر رکھتے ہین از انجملہ حسن بن عیاش بن الجریش الرازی ابن علی ہی کہ وہ بھی وضاع اور کذاب ہی قال النجاشیُّ
الحسنُ بنُ عیّاشٍ وضّاعٌ حالانکہ کلینی نے کافی مین اوس سے کتنی روایت بیان کی ہین اور کافی نزدیک اس قوم کے
صحاح مین سے ہی از انجملہ علی بن حسان ہی وہ بھی وضاع ہی علی ما قال النجاشیُّ حالانکہ کلینی نے بیچ صحیح اپنی کی اوس سے
روایت کی از انجملہ محمد بن عیسی ہی قال نصیرُ بنُ صبّاحٍ ھو کذّابٌ از انجملہ عبد الرحمان بن کثیر الهاشمی ہی
اور وہ بھی بقول نجاشی وضاع تھا حالانکہ اوس سے ثقات اس قوم کے مانند علی بن الحسین اور ابن فضال کے روایت
کرتے ہین اور اون سے کلینی اور محمد بن حسن طوسی اور ابن بابویہ اکثر احادیث روایت کرتے ہین اور بنان نہدی اور
مغیرہ بن سعید کوفی ساحر اور کذاب تھا اور ان دونون کو امام صادق نے تکذیب کیا ہی اور فرمایا ہی یفترِیانِ علینا
اَھلَ البیتِ ویرویانِ عنّا اَنَّہ کاذبٌ اور صالح بن حماد اور راسیہ ابی خدیجہ اور معاویہ بن میسرہ اور عابد الاحمسی

اور خالد اور محمد بن قیس ابی احمد اور محمد بن عیسی و داود بن حصین و علی بن حمزه و وفیه بن مصقله و حسین بن زید بوقی و اسمعیل
بن ابی زیاد سکونی و حسین بن عبیده و جماعتی کثیر دیگر تمام ضعیف ہین نجاشی اور غضائری اور حلی اور ابن ابی داود
وغیره علمای جرح و تعدیل اس فرقے کے نے اوپر تضعیف اس جماعت کے تنصیص کی ہی و معذلک محدثین شیعون
کے صحاح اپنے مین احادیث اس جماعت منافقہ سے روایت کرتے ہین از انجمله راویان اس فرقے کے سے
ذکریا بن ابراہیم نصرانی ہی کہ خود اپنے تئین نصرانی کہتا تھا طوسی وغیره نے اوس سے روایت حدیث کی بیان کی ہی
ایضا شیعه پذیرا کرتے ہین روایت فاسق بعمل الجوارح کو علی ما ذکرہ ابو جعفر طوسی فی العدة اور اکثر راوی
اس فرقے کے مجہول الحال ہین مانند حسن بن ابان کے کہ حال اوسکا باتفاق علمائی اس فرقے کے مجہول ہی حالانکہ خبر
اوسکی صحیح اور معتمد گنتے ہین نص علیه ابن مطهر فی المنتهی اور قاسم بن سلمان و ہاشم بن ابی عمار و بشیر بن یسار
و موسی بن جعفر و فضل بن شاکره و زید الیامی و سعید بن زید الیامی و عبد الرحمان بن ابی ہاشم و بکار بن ابی بکر و فلیح بن زید
و محمد بن سہیل و عبد الله بن زید و ابی حبیب اسدی و ابی سعید مکاری و رکار بن فرقد و حسن نفلسی و قاسم بن الحراز و صالح رسندی
و علی بن دویل و حسن بن علی بن ابراہیم و ابراہیم بن محمد و حسن بن علی و ابن اسحق و عثمان بن عبد الملک و عثمان بن عبد الله
و عیسی بن عمر مولی الانصاری و ربیع بن محمد مسلمی و علی بن سعد اسعدی و محمد بن یوسف بن ابراہیم و محمود بن میمون و
جعفر بن سویدیه تمام جماعت مجہول الحال ہین حالانکہ اکابر شیعون کے نے مثل علی بن ابراہیم اور محمد بن یعقوب کلینی اور
ابن بابویہ اور ابو جعفر طوسی اور ابو عبد الله ملقب بہ مفید کے اس جماعت مجہول الحال سے بیچ صحاح اپنے کے روایت کی ہی
کما نص علیه المرتضی و ابو جعفر طوسی و جمال الدین یوسف بن المطهر الحلی و از انجمله عبد الله بن سکان ہی
کہ محمد بن یعقوب نے بیچ کافی کے اور ابن بابویہ قمی نے بیچ فقه کے اور ابو جعفر طوسی نے بیچ تہذیب وغیره کے اوس سے روایت کی ہی
حالانکہ نجاشی نے کہا ہی کہ اوس نے امام ابی عبد الله سے کچھ روایت نہین کی یہ احوال راویون اس فرقے کا ہی جبکہ یہ احوال
راویون اس فرقے کا ہووای بر حال مقلدین ان راویون کے احوال اسلاف اور بزرگان شیعون کا کہ جنکی وساطت سے
اکثر روایات حضرت علی کے کتب شیعون مین منقول ہین اور وه گروه اپنے تئین شیعه علی اور مخلصین اور صادقین قرار دیتے تھے
اور بعض انکے بطمع خدمات اور مناصب صوبہ داریہا اور فوجداریہا وغیره کے رات دن دامن مبارک حضرت امیر کا ہاتھ سے
نہین چھوڑتے تھے اور باوجود اسکے وقت پر نافرمانی جناب امیر کی کرتے تھے اور دعوت حضرت امیر کو اجابت نہین کرتے تھے
اور خلاف اوامر و نواہی حضرت امیر کے عمل مین لاتے تھے اور جسوقت اوپر کسی خدمت کے معین اور منصوب ہو جاتے تھے
ہاتھ ظلم کا بندگان خدا پر دراز کرتے تھے پس یہی گروه ہی پیشوایان شیعون کا کہ بنای دین اور ایمان شیعون کی اوپر
روایات اور منقولات اس گروه کے منحصر ہی اور اکثر روایات اس فرقے کے بوساطت اسی گروه کے ثابت ہین اور معاملات
حضرت امیر کے ساتھ اس گروه کے اور معاملات اس گروه کے ساتھ امیر کے بعینه معاملات یہود کا ساتھ حضرت موسی کے اور

معاملہ منافقین کا ساتھ پیغمبر صلعم کے یہ نہ لشکر سے جدا ہوتے تھے نہ اطاعت کرتے تھے پس جو کہ روایات اہلسنت
کو اس مقدمے میں اس جگہ اعتبار نہیں ہے لاچار نقل کلمات حضرت امیر کی کتب معتبرہ شیعون کے سے ان اوراق
میں مندرج کیے ہیں تا نافرمانی اس گروہ کی ساتھ حضرت علیؑ کے اور بیزاری حضرت امیر کی ساتھ اس گروہ کے
اوپر اہل اسلام کے واضح ہو پس معلوم کرو کہ جسوقت خبر قتل محمد بن ابوبکر کی مصر میں پاس حضرت امیر کے پہونچی
حضرت امیر نے طرف عبداللہ بن عباس کے کہ صوبہ دار بصرے کا تھا نامہ لکھا اور نہایت شکایت اس گروہ کی درج
فرمائی وہ نامہ کرامت شمامہ بجنسہ کتاب نہج البلاغۃ سے کہ اصح کتب بعد کلام اللہ کے نزدیک شیعون کے ہے اس جگہ
نقل کرتا ہون تا خوبی اسلاف اس فرقے کی ساتھ گواہی امام معصوم کے واضح ہو وہ نامہ یہ ہے اما بعد فان
مصر قد فتحت ومحمد بن ابي بكر فقد استشهد فعند الله نحتسبه ولدا ناصحا وعاملا كادحا و
سيفا قاطعا وركنا دافعا وكنت قد حثثت الناس على لحاقه وامرتهم بغياثه قبل الوقعة ودعوتهم
سرا وجهرا فمنهم الآتي كارها ومنهم المعتل كاذبا ومنهم القاعد خاذلا اسئل الله ان يجعل لي منهم
فرجا عاجلا فوالله لولا طمعي عند لقاء عدوي في الشهادة وتوطيني نفسي على المنية لاحببت ان
لا القى مع هؤلاء يوما واحدا ولا التقي بهم ابدا انتہی کلام المعصوم بلفظہ ونیز جسوقت کہ خبر پہونچی کہ سفیان
بن عوف کہ قبیلہ بنی غامد اور امرای معویہ سے تھا سوار اوسکے شہر انبار میں جاکر رعیت کو قتل کیا اوسوقت حضرت امیر نے
یہ خطبہ فرمایا والله يميت القلب ويجلب الهم ما ترى من اجتماع هؤلاء على باطلهم وتفرقكم عن حقكم
فقبحا لكم وترحا حين صرتم غرضا يرمى يغار عليكم ولا تغيرون وتغزون ولا تغزون ويعصى الله
وترضون فاذا امرتكم بالسير اليهم في ايام الحر قلتم هذه حمارة القيظ امهلنا يسبخ عنا الحر
واذا امرتكم بالسير اليهم شتاء قلتم هذه صبارة القر امهلنا ينسلخ عنا البرد وكل هذه فرار
من الحر والقر الخ اور اسی جا خطبے مین فرمایا ہے قاتلكم الله لقد ملأتم قلبي قيحا وشحنتم صدري غيظا
وجرعتموني نغب التهمام انفاسا فافسدتم على رأيي بالخذلان والعصيان حتى قالت قريش
ان ابن ابي طالب رجل شجاع ولكن لا علم له بالحرب لله ابوهم وهل احد اشد لها مراسا و
اقدم فيها مقاما مني خضت فيها وما بلغت العشرين وها انا وزفت على الستين و
لكن لا راى لمن لا يطاع دوسرا خطبہ حضرت امیر کا یہ ہے ايها الناس المجتمعة ابدانهم المختلفة
اهواؤهم كلامكم يوهي الصم الصلاب وفعلكم يطمع فيكم الاعداء تقولون في المجالس
كيت كيت فاذا حضر القتال فانتم حيدي حيادي ما عزت دعوة من دعاكم و
لا استراح قلب من قاساكم اعاليل باضاليل وداع ذي الدين المطول اور یہ سب خطبے

رضی نے نہج البلاغۃ مین ذکر کیے ہین اور ایسے خطبے بہت ہین اور علی بن موسی بن طاؤس سبط محمد بن حسن طوسی شیخ الطائفہ
نے کہا ہے اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَانَ یَدْعُو النَّاسَ عَلٰی مِنْبَرِ الْکُوْفَۃِ اِلٰی قِتَالِ الْبُغَاۃِ فَمَا اَجَابَہٗ اِلَّا
رَجُلَانِ فَتَنَفَّسَ صُعَدَاءَ وَقَالَ اَیْنَ یَقَعَانِ بعد اسکے ابن طاؤس کہتا ہے ھٰؤُلَاءِ خَذَلُوْہُ مَعَ
اِعْتِقَادِھِمْ وَاِظْھَارِھِمْ لِفَرْضِ طَاعَتِہٖ یعنی ابن طاؤس نے لکھا ہے کہ مردمان کوفہ نے چھوڑا حضرت امیر کو باوجود
اعتقاد کے اور اظہار کرنے اونکے کے واسطے فرض طاعت حضرت امیر کے پس مجموع خطبون اور روایات ابن طاؤس
سے کیسے ثابت ہوا کہ حضرت امیر نے بیچ حق اس فرقے کے باوجود مدعی ہونے شیعہ اوس حضرت کے مین کلمہ قَاتَلَکُمُ اللہُ
وَقَبَّحَکُمْ و ترحا ارشاد فرمایا ہے دعا و علاوہ ازین قسم یاد فرمائی کہ ہرگز کہنے انکےکا تصدیق نہوگا اور جابجا ساتھ عصیان اور نافرمانی
اوامر اپنے کے اور نہ سُنّے نصایح اپنے کے وصف فرمایا ہے اور حضرت علی دیکھنے انکے سے اور ملاقات انکے سے بیزار تھے اور
دل اوس جناب کا پر غصہ اور غضب اس گروہ سے رہا اور بھی لکھنے شیخ الطائفہ کے سے معلوم ہوا کہ جمیع شیعہ اوسوقت کے اس عمل مین
شریک تھے اور اس نکوہش اور نفرین مین داخل تھے سوای دو آدمی کے پس حال صدر اول اسلاف شیعون کا یہ ہو وای برحال دیگران
اب سنو احوال اسلاف شیعون کا کہ بیچ زمانے حضرت امام حسن رض کے تھے پس یہ گروہ شیعون صدر اول کا بعد شہادت حضرت امیر کے
چالیس ہزار آدمیون نے اوپر ہاتھ حضرت امام حسن رض کے بیعت کی اور اوپر قتال معویہ کے ترغیب دی اور اوس جناب کو باہر کوفے
کے لائے تا اوس جناب کو ورطۂ ہلاکت مین ڈالین چنانچہ اثنای راہ مین بابت تنخواہ کے حضرت امام حسن کو آزردہ خاطر
کیا اور ساتھ بے ادبی کے پیش آئے حتی کہ مختار ثقفی کہ اپنی تئین شیعہ خاص قرار دیتا تھا مصلی نماز کو نیچے قدم مبارک
اوس حضرت کے سے نکالا اور ایک اور شیعہ نے کلند اوپر پاؤن مبارک کے ماری جسوقت نوبت ساتھ مقابلے اور مقاتلے
کی پہونچی طرف معویہ کے راغب ہوئے حالانکہ وہ گروہ اپنی تئین شیعہ علی اور شیعہ حسن کہتے تھے اور مذہب شیعہ کی بنیاد انھین سے
ہے اور احوال اس گروہ کا سید مرتضی شیعی نے کتاب تنزیہ الانبیاء والائمہ مین ساتھ تفصیل کے ذکر کیا ہے اور بھی کتاب فصول امامیہ
مین مذکور ہے کہ رؤسا اس گروہ کے پوشیدہ ساتھ امیر معویہ کے خط و کتابت رکھتے تھے پس جسوقت دغابازی اس گروہ کی حضرت
امام حسن رض کو معلوم ہوئی ناچار صلح کر لی اور ساتھ خلع خلافت کے راضی ہوئے یہ عبارت فصول امامیہ کی ہے اب سنو احوال اسلاف
شیعون کا کہ بیچ زمانے حضرت امام حسین رض کے اور بیچ زمانے حضرت زید شہید کے تھے پس بعد شہادت حضرت امام حسن رض کے بالحاح
تمام عرائض اور خطوط بھیجنا بخدمت امام حسین رض کے شروع کیا حتی کہ وہ حضرت بسبب لکھنے انکے کے حرم امن مکے سے
بجانب کوفہ روانہ ہوئے پس وقت مقابلے دشمن کے تمام شیعون نے جواب دیا اور کسی نے ساتھ نہین دیا علی ہذا القیاس
حضرت زید شہید سے اس گروہ نے بیعت کی اور وقت مقابلے کے کہا کہ اگر تبرا کہو تم اوسوقت تمھارے ساتھ رہین ہم اور اسطرح دغا دی
اور ہاتھ نواصب کے اوس امام زادہ بضعہ رسول مجتبی لخت جگر سیدۃ النساء بنت رسول اللہ کے کو شہید کرایا چنانچہ وقت
دغا دینے کے امام زادے نے فرمایا کہ رَفَضْتُمُوْنِیْ رَفَضَاءُ اوس روز سے انکا لقب رافضی ہوا تفریق دوسری

بیچ احوال خوارج کے معلوم کرنا کہ یہ مذہب بھی بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے پیدا ہوا ہے بعض مورخین سنے لکھا ہے کہ موجد اس مذہب کا بھی گروہ عبداللہ بن سبا کا تھا کہ جسنے مذہب شیعون کا ایجاد کیا ہے یعنی بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے خود عبداللہ بن سبا تو لشکر حضرت علیؓ مین رہا اور وہان اہل اسلام کو رفض تلقین کیا اور لشکر امیر معویہ مین بعض بعض یارون اپنے کو روانہ کیا وہان اون ابلیسون نے جاکر مثل شیطان کے اہل اسلام کو ترغیب دی اور بہکانا شروع کیا کہ علیؓ معاذاللہ کافر ہے اور اوپر لعنت اور تبرا کرنا واجب ہے اسواسطے کہ خلیفہ سوم مظلوم کو علی نے بطمع ریاست کے شہید کرایا ہے اور جسنے مومن کو عمدا قتل کیا یا کرایا وہ کافر اور ملعون ہے بمصداق قولہ تعالی وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا اور بعض لوگون کو بہکایا کہ علی اور معویہ یہ دونون کافر ہین اسواسطے کہ یہ دونون سردار اور سرگروہ ان دونون لشکر اہل اسلام کے ہین اور دونون پر صلح کرا دینی فیمابین اہل اسلام کے فرض ہے بموجب قولہ تعالیٰ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا حالانکہ یہ دونون خود مسلمانون کو لڑاتے ہین اور خلاف حکم الٰہی کرتے ہین کہ صلح نہین کراتے پس بمصداق قولہ تعالیٰ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ کے یہ دونون کافر ہین عیاذاباللہ اور دیگر احادیث کہ جنسے اہل اسلام کو آپس مین لڑنا منع ہے بیان کرنی شروع کی اور دیگر مطاعن حضرت علیؓ پر بہت سے ثابت کئے چنانچہ تھوڑے سے وہ مطاعن ان اوراق مین بھی مع جواب کے درج ہونگے اور بعض آدمیون کو اون ابلیسون نے ترغیب دی کہ عثمانؓ اور عائشہ صدیقہ بھی کافر ہین کسواسطے کہ بنای مقاتلہ اور محاربہ اہل اسلام کی عثمان سے شروع ہوئی ہے اور عائشہ صدیقہ بھی لڑائی مین شریک تھی علی ہذا القیاس بہت سے آدمیون کو ورغلایا اور شیطان کے نے لشکر اہل شام کو ورغلانا یہان تک کہ بعض بعض آدمی لشکر معویہ کے نے لعن اور طعن اور کفر بجناب حضرت امیر کے برملا کہنا شروع کیا جبکہ یہ خبر گوش زد معویہ ہوئی امیر معویہ نے اون لوگون کو اپنے لشکر سے خارج کرا دیا اور بہت لوگون سے توبہ کرائی پس بعد وفات امیر معویہ کے یزید پلید علیہ اللعنہ کے عہد مین اس فرقے کی بہت ترقی ہوئی اور بعد مرنے یزید پلید کے بہت سے بادشاہون اور حاکمون نے فرقہ خوارج کو تہ تیغ کیا پس چیدہ چیدہ گروہ انکا مغرب اور شام مین باقی رہگیا و لیکن جبسے کہ سلطنت مسقط کی ہاتھ اس فرقے کے لگی ہے بہت ترقی انکو حاصل ہوئی اور خوارج کے بھی مثل روافض کے بہت فرقے ہین مثل ازرقیہ ریاضیہ یعنی نواصب تعلبیہ حازمیہ خلفیہ کوزیہ کنزیہ معتزلیہ میمونیہ محکمیہ سراجیہ خنبیہ اور فضیل اور عقائد ان فرقون خارجیہ کی مطولات مین موجود ہین و لیکن یہ سب فرقے تکفیر اور لعن حضرت علیؓ کے مین متفق ہین خاتمہ پہلا بیچ اتمام اور اختتام حجت کے اور تفصیل کرنے مقدمہ مذہب کے اوپر حدیث الثقلین اور حدیث سفینہ کے کہ متفق علیہ سنی اور شیعہ کی ہے معلوم کرین کہ شیعہ اوپر حق ہونے مذہب اپنے کے یہ دلیل لاتے ہین کہ شیعہ تابع اور مقلد اہل بیت ہین اور تمام فرقے تابع اور مقلد غیر اہلبیت کے ہین اور خلاف

افعال و اقوال اہلبیت سے کرتے ہین پس چاہیے کہ مذہب شیعون کا حق ہو اور شیعہ ناجی یقین ہون اور دوسرے فرقے ناری اور اس قول اور دلیل اپنی کو مؤکد بحدیث سفینہ کے کرتے ہین پس اہل سنت جواب اسکے مین کہتے ہین کہ فی الحقیقۃ اتباع اور تقلید اہل بیت کی موجب نجات ہی چنانچہ کتب اہل سنت مین صدہا حدیث سے ثابت ہی ولیکن برای خدا ایمان پر بنظر انصاف ملاحظہ کرنا چاہیے کہ کون فرقہ تابع اہلبیت ہو اور کون فرقہ منحرف طریقۂ اہلبیت سے ہی پس شیعہ کسی صورت سے تابع اہلبیت نہین ہوسکتے ہین کہنا امر دوسرا ہی اور کرنا امر دوسرا چنانچہ مشرکین مکہ اپنے تئین پیرو اور متبع ملت ابراہیمیہ کہتے تھے اور مسلمانون کو صابی ملقب کرتے تھے بلکہ احق باتباع مذہب اہل سنت ہی کہ جناب امیر اور دوسرے ائمہ اطہار اسی مذہب پر تھے ظاہر اور باطنا اور مخالف اس مذہب کو مجلس اپنی سے خارج کرتے تھے چنانچہ تفریق اول مین بیچ احوال ان دونون شیعون کے مذکور ہوچکا ہی اور مجتہدین اہل سنت مثل امام ابو حنیفہ وغیرہ نے ائمہ سے علم اخذ کیا ہی چنانچہ بیچ فصل اول کے مذکور ہوا حاصل کلام اگر صرف نسبت کرنی اپنی بجناب اہلبیت کے حق ہوتی تو غلاۃ اور کیسانیہ اور مختاریہ اور اسماعیلیہ اور زیدیہ اور امامیہ اور قرامطہ اور دوسرے فرقے شیعون کے سب کے سب حق ہوتے حالانکہ ایک فرقہ شیعہ کا دوسرے فرقے شیعے کو تکفیر اور تضلیل کرتا ہی اور چونکہ یہ مختصر مقتضی تحریر قلیل ہی لہذا پیروی اہلسنت و جماعت کی ساتھ اہلبیت کے اور عترت کے اور بیگانگی فرقے شیعون کی اہلبیت پیغمبر سے ساتھ دو حدیث کے یعنی حدیث سفینہ اور حدیث ثقلین کے کہ متفق علیہ فریقین ہی اس جگہ پر بیان کرتا ہون اگرچہ بہت سی احادیث ایسے پر ظاہر ہی ولیکن بباعث طوالت کلام کے انہین دو حدیث متفق علیہ پر قناعت کی گئی ا۔ حدیث سفینہ یہ ہی مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ یعنی مثال اہلبیت میری بیچ تمہارے مانند کشتی نوح کے کہ وہ شخص کہ اس کشتی پر سوار ہوا نجات پائی اور اوس شخص نے کہ کشتی سے تخلف کیا غرق دریا ہوا پس معلوم کرنا چاہیے کہ یہ معنی فقط نصیب اہل سنت کے ہین کہ جملہ اہلبیت کو مقتدائی دین کا جانتے ہین اور ان سب سے روایات دین اپنے کے اخذ کرتے ہین اور ساتھ انکے تمسک پکڑتے ہین چنانچہ جمیع کتب تفاسیر اور حدیث اور فقہ اہلسنت کے اس پر گواہ ہین غرضکہ اہل سنت تمام اہلبیت کو بزرگ اور پیشوا اپنا سمجھتے ہین نہ یہ کہ ساتھ بعض اہلبیت کے محبت اور ایمان اور ساتھ بعض اہلبیت کے بغض اور دشمنی رکھین بخلاف شیعہ کے کہ کوئی فرقہ انکا جملہ اہلبیت کو دوست نہین رکھتا ہی بعض فرقہ شیعہ کا بعض اہلبیت کو دوست رکھتا ہی اور بعض کو دشمن مثلا شیعہ امامیہ اکثر بزرگان پاک اہلبیت کو کہ لخت جگر حضرت فاطمۃ الزہرا البضعۃ رسول مجتبی ہین برا کہتے ہین اور اون سے بغض رکھتے ہین چنانچہ اس مختصر مین بطور مشتی نمونہ از خروارے حال چند بزرگان پاک اہلبیت کا مندرج ہوتا ہی مثلا حسن مثنی بیٹے حضرت امام حسن رض کیسے بغض رکھتے ہین حتی کہ اوس حضرت کو بیٹا حقیقی حضرت امام حسن کا نہین کہتے ہین بلکہ پسر متبنی کہتے ہین بسبب اس عداوت کے کہ حضرت حسن مثنی ہمراہ حضرت امام حسین رض کے کربلا مین نہین تشریف لیگئے تھے سبحان اللہ کیا محب اہلبیت کے ہین کہ مروانیون اور عباسیون کے

تو انقطاع نسل اہلبیت کا بزور شمشیر کرنا چاہا تھا اور اِس فرقہ شیعہ نے بزور قلم قطع نسل حضرت امام حسن رض کا کردیا کہ
حتی کہ کتب خوارج اور نواصب سے کہ دشمنان اہلبیت کے ہین پسر صلبی ہونا حضرت حسن مثنی کا صلب حضرت امام حسن رض سے
ثابت ہی علی ہذا القیاس حضرت امام زید شہید پوتے حضرت امام حسین رض بیٹے حضرت امام زین العابدین کے کہ بہت بڑے عالم
اور زاہد اور عابد تھے کہ مروانیون کے ہاتھ سے شہید ہوئے کہ اس جناب پاک کو کس قدر برا کہتے ہین علی ہذا القیاس حضرت
ابراہیم اور حضرت جعفر بیٹے حضرت امام موسی کاظم کو کہ کبار اولیاء اللہ مین سے تھے معاذ اللہ ملقب بکذاب کرتے ہین علی ہذا
القیاس حضرت جعفر بیٹے حضرت علی رضا بھائی حضرت حسن عسکری سے بغض رکھتے ہین علی ہذا القیاس حضرت حسن بیٹے
حضرت حسن مثنی کو اور بیٹے اون کے عبد اللہ کو اور بیٹے اون کے محمد کو معاذ اللہ مرتد کہتے ہین اور حضرت ابراہیم بن عبد اللہ
کو اور حضرت زکریا بیٹے حضرت امام محمد باقر کو اور حضرت محمد بن قاسم بن حسین کو اور حضرت یحیی بن عمر کو کہ فرزندان حضرت
زید شہید کے تھے معاذ اللہ کافر کہتے ہین اور بہت سے سادات عظام حسنیہ اور حسینیہ کو کہ قائل ساتھ امامت اور بزرگی حضرت
زید شہید کے ہین گمراہ اور ضال کہتے ہین حالانکہ کتاب لانساب اور تواریخ سادات صریح دلالت کرتی ہی اس امر پر کہ
اکثر اہلبیت حسنیہ اور حسینیہ معتقد ساتھ امامت اور بزرگی حضرت زید شہید کے تھے پس اس صورت مین ان سب بزرگوارون
کو شیعہ برا کہتے ہین اور وجہ اسکی ظاہر ہی کہ منکر امامت ایک امام کا نزدیک شیعون کے مانند منکر نبوت نبی کا ہی اور
جو منکر امامت کا ہو نزدیک اس فرقہ کے کافر ہی پس یہ سب بزرگوار منکر امامت امام وقت کے بلکہ امام سابقین
کے تھے لہذا یہ سب بزرگوار نزدیک اس فرقے کے معاذ اللہ کافر ہین اب اس مقام مین بعض ظریفون اور خوش طبعون
شیعہ نے ایک تقریر دلچسپ بیان فرمائی ہی لابد ہی ذکر اوسکا اس جگہ وہ تقریر یہ ہی کہ تشبیہ اہلبیت کی حدیث سفینہ مین
مقتضی اس امر کی ہی کہ محبت تمام اہلبیت کی اور اتباع کل اہلبیت کا نجات اور فلاح مین ضرور نہین ہی کسواسطے کہ
اگر کوئی شخص بیچ ایک گوشے کشتی کے جگہ پکڑیگا بلاشبہہ غرق دریا سے نجات پاویگا پس شیعہ جو کہ متمسک اور متبع ساتھ
بعض اہلبیت کے ہوئے بلاشبہہ ناجی ہوئے پس طعنہ اہلسنت کا کہ بیچ باب انکار بعض اہلبیت کے وارد ہی دفع ہوا پس
اہلسنت نے جواب اس تقریر کا دو طرح پر دیا ہی جواب اول یہ ہی کہ اس تقریر سے لابد ہوا کہ امامیہ فرقہ زیدیہ اور کیسانیہ
اور فطحیہ وغیرہ کو گمراہ اور ضال نکہین بلکہ ناجی جانین کسواسطے کہ ہر ایک نے ان فرقون مذکورین مین سے بھی گوشہ وسیع
اس کشتی کا پکڑا ہی اور اس گوشے مین جگہ اپنی بنائی ہی اور واسطے نجات کے غرق سے ایک گوشہ بقول شیعون کے کافی ہی
بلکہ اس صورت مین تعیین دوازدہ امام کا مخدوش ہوا اسواسطے کہ ہر گوشہ کشتی کا بیچ نجات دینے کے موجود ہی پس
کافی ہی اور معنی امام کے بھی یہ ہی ہین کہ پیروی اوسکی موجب نجات آخرت ہو بلکہ تمام مذاہب اثنا عشریہ بلکہ
امامیہ درہم برہم ہوئے اگر یہ کلمہ زیدیہ کہین یہ ہی حرف اون کے مقابلے مین کہا جاوے گا پس تعیین مذہب کا کسی
فرقے کو فرقون شیعون سے درست نہین ہو بلکہ جمیع مذاہب کو لابد ہی کہ حق جانین والحال خلاف ذلک یعنی ہر فرقہ دوسرے

فرقے کو کہ تغیر کرتا ہی اور جواب دوسرا اس طرح پر ہی کہ جگہ پکڑنی ایک گوشے کشتی مین اوس وقت نجات دہندہ ہی غرق ہونیسے کہ دوسرے گوشے اوس کشتی مین رخنہ انداز نہو لیس جو ایک گوشے کشتی مین بیٹھا اور دوسرے گوشے مین رخنہ کیا بلا شک غرق ہوا اور کوئی فرقہ شیعون کا نہین ہی مگر یہ کہ ایک گوشے مین جگہ پکڑی ہی اور دوسرے مین رخنہ کیا یعنی بعض اہلبیت کو اچہا کہتے ہین اور بعض اہلبیت سے بغض رکھتے ہین بخلاف اہلسنت کے کہ گوشون مختلف مین سیر کرتے ہین لیکن کشتی انکی سالم ہی اور کسی گوشے مین رخنہ نہین کیا تا غرق ہون حدیث دوسری یعنی حدیث ثقلین یہ ہی اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ عِتْرَتِي اَهْلُ بَيْتِي یعنی تحقیق مین چہوڑتا ہون مین بیچ تمہارے دو گروہ بزرگ اگر مضبوط پکڑو تم ان دو گروہ کو ہرگز گمراہ نہین ہوگے تم بعد میرے ایک ان دونون مین سے بزرگ تر ہی دوسرے سے ایک کلام اللہ ہی اور دوسرے عترت اہلبیت میری ہی پس معلوم ہوا کہ مقدمات دینی اور احکام شرعیہ مین ہمکو پیغمبر خدا نے حوالے ساتھ ان دو چیز بزرگ کے کیا ہی پس جو مذہب مخالف ان دو کے ہو امور شرعیہ مین عقیدةً و عملاً باطل و رنا معتبر ہی اور جو کوئی انکار ثقلین سے کرے گمراہ اور خارج دین سے ہی پس اب اہل اسلام کو تحقیق اس امر کی لابد ہوئی کہ ان دونون فرقون سنی شیعہ سے کونسا فرقہ متمسک ساتھ ثقلین کے ہی اور کونسا فرقہ اہانت اور سبکی ثقلین کی کرتا ہی براے خدا بنظر انصاف دیکہو کہ عجب ماجرا ہی پس اس بحث مین جو کتب معتبرہ شیعہ کے منقول عنہ ہوگا اب احوال ان ثقلین کا باعتقاد شیعہ کے اس جگہ پر تفصیل بیان ہوتا ہی پس معلوم کرین کہ حال کتاب اللہ کا نزدیک شیعون کے یہ ہی کہ کتاب اللہ نزدیک اس فرقے کے درجہ اعتبار سے ساقط ہی اور مثل توریت و انجیل کے قابل تمسک نہین ہی اسواسطے کہ بزعم اس فرقے کے کلام الٰہی مین تحریف بہت ہوئی اور احکام بہت سے منسوخ ہوئے اور آیات و بہت سے سورہ کہ ناسخ احکام اور مخصص عمومات تہے نکالے گئے اور جو کچہہ باقی ہی بعض زائد اور بعض ناسخ ہین چنانچہ کلینی سے ثابت ہی رَوَى الْكُلَيْنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الْقُرْاٰنَ الَّذِي جَاءَ بِهٖ جِبْرِئِيلُ اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ عَشَرَ اَلْفَ اٰيَةٍ یعنی روایت کی ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی مصنف کافی کلینی نے ہشام بن سالم اوس نے حضرت امام جعفر صادق سے کہ البتہ قرآن کہ لایا اوسکو جبرئیل ع طرف محمد صلعم کے سترہ ہزار آیت تہی اَيْضًا رَوَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهِلَالِيِّ وَغَيْرِهٖ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّةً هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ لَيْسَ مِنْ كَلَامِ اللّٰهِ بَلْ مُحَرَّفٌ عَنْ مَوْضِعِهٖ وَالْمُنْزَلُ اَئِمَّةٌ هِيَ اَزْكٰى مِنْ اَئِمَّتِكُمْ یعنی روایت کی گئی محمد بن الجہم الہلالی وغیرہ سے امام جعفر سے کہ البتہ امۃ ہی اربی من امۃ نہین ہی کلام الٰہی سے بلکہ محرف ہی جگہ اپنی سے اور اوتارا گیا ائمۃ ہی ازکی من ائمتکم ہی اَيْضًا رَوَى عَنْ سَالِمِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَرَاَ رَجُلٌ عَلٰى اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ وَاَنَا اَسْمَعُ حُرُوفًا مِنَ الْقُرْاٰنِ لَيْسَ مَا يَقْرَؤُهَا النَّاسُ فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اَكُفَّ عَنْ هٰذِهِ الْقِرَاءَةِ وَاقْرَءْ كَمَا يَقْرَءُ النَّاسُ حَتّٰى يَقُومَ الْقَائِمُ فَاِذَا قَامَ الْقَائِمُ قَرَءَ كِتَابَ اللّٰهِ عَلٰى حَدِّهٖ

یعنی روایت کی ہی سالم بن سلمہ سے کہا اوسنے پڑھا ایک مرد نے ابو عبد اللہ کے روبرو اور مین سنتا تہا حرف آیات قرآن کے جو نہی وہ قراءت جسکو پڑھتے ہین لوگ تو فرمایا ابو عبد اللہ نے باز رہ اس قراءت سے اور پڑھ جس طرح پڑہتے ہین لوگ یہانتک کہ قائم ہو قائم پس جب قائم ہووے گا پڑھیگا کتاب اللہ کو ٹھیک جگہ کی جیسے کہ ہی ۱۲

وایضاً روی الکلینی وغیرہ عن الحکم بن عتبۃ انہ قال قرء علی بن الحسین وما ارسلنا من قبلک
من رسول ولا نبی ولا محدث الخ یعنی روایت کی کلینی وغیرہ نے حکم سے کہ البتہ پڑھا حضرت علی بن الحسین نے وما ارسلنا
من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث الخ ایضاً شہر آشوب مازندرانی نے بیچ کتاب مثالب ابی بکر کے اور دوسرے کتب اپنے بیچ
لکھا ہی اور مشہور ہی کہ بعض سورۃ تمام ساقط کی گئی ہین مثل سورۃ ولایت کے اور بعض سورۃ اکثر ساقط ہوئی مانند سورۃ
احزاب اور سورۃ انعام کے پس ان سورتون مین سے جو کچھ فضائل اہلبیت اور احکام امامت کے تھے کل ساقط ہوئے اور
آیت فی علی ولا تحزن ان اللہ معنا سے لفظ ولیک ساقط کر دیا اور آیت وقفوهم انہم مسئولون عن
ولایۃ علی سے لفظ عن ولایت علی کو کھود یا اور آیت خیر من الف شہر یملکہ بنو امیۃ سے لفظ
یملکہ بنو امیۃ کو دور کیا اور آیت کفی اللہ المؤمنین القتال بعلی ابن ابی طالب سے لفظ علی ابن ابیطالب
کو ساقط کیا اور آیت وسیعلم الذین ظلموا آل محمد ای منقلب ینقلبون سے لفظ آل محمد کا نکالدیا
اور آیت ولکل قوم ھاد علی سے لفظ علی کو ساقط کیا چنانچہ رسالہ اردو ہدایۃ العوام مین بھی اسطرح متفرق جگہ لکھا ہی
پس ای مسلمانو برای خدا انصاف کرو کہ نزدیک شیعون کے درمیان قرآن مجید محفوظ کے کہ وانا لہ لحافظون شان اوسکی
مین وارد ہی اور درمیان توریت انجیل کے کیا فرق باقی رہا اور کتاب حملہ حیدریہ کہ چند اوراق تحفہ اثنا عشریہ کا جواب ہی اوسنے
مقابلہ آیت قرآنکے مین لکھا ہی این بیاض عثمانی ست نہ کلام آسمانی پس آنزا چہ اعتبار پس جو کچھ کہ بیان ہوا باعتبار نقل
کتب شیعون کے تھا اما باعتبار عقل کے اسطور پر ہی کہ تحریر اور ترتیب قرآن مجید کی بالاتفاق حضرت عثمان سے واقع ہوئی اور
ظاہر ہی کہ جسوقت عثمان رض بزعم اس فرقے کے کافر اور غاصب ہون اس صورت مین کتاب ترتیب دی ہوئی اونکی کہ عبارت
کلام الٰہی سے ہی کس طرح بزعم شیعہ عین ایمان ہو بلکہ قیاس کسی احمق کے مین بھی نہین آویگا کہ کاتب اور مرتب کرنیوالا
کتاب کا بے ایمان ہو اور کتاب ترتیب دی ہوئی اوسکی عین ایمان ہو یہ حال کتاب اللہ کا ہی نزدیک شیعون کے اب حال عترت
پیغمبر خدا کا سنا چاہیے معلوم کرین کہ باجماع اہل لغت کے عترت شخص اقارب کو کہتے ہین پس شیعہ بعض اقارب پیغمبر خدا کے
انکار کرتے ہین مثل حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض اقارب پیغمبر خدا کو داخل عترت
کے نہین کرتے مثل حضرت عباس عم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اولاد اونکی کو اور مثل حضرت زبیر ابن صفیہ عمہ رسول اللہ
کو کہ پھوپھی زاد بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور سوا اسکے ازواج مطہرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیسے
اور ہر دو خسر اور داماد پیغمبر خدا کیسے اور اولاد حضرت خاتون جنت کے سے بغض رکھتے ہین مثل حضرت زید شہید پوتے
حضرت امام حسین رض کے بیٹے حضرت امام زین العابدین رض بھائی حضرت امام باقر رض کے کہ نہایت پرہیزگار اور عالم
تھے اور پسر اون کے حضرت یحیی سے کینہ اور دشمنی رکھتے ہیں اور علی ہذا القیاس حضرت ابراہیم اور حضرت جعفر بیٹے حضرت
امام موسی کاظم کو ملقب بکذاب کرتے ہین اور علی ہذا القیاس حضرت جعفر بن علی کو کہ بھائی حضرت امام حسن عسکری کے ہین

علی ہذا القیاس حسن بن حسن مثنی اور پسر اونکے عبد اللہ کو معاذ اللہ مرتد اور کافر کہتے ہین اور حضرت ابراہیم بن عبد اللہ
اور حضرت زکریا بیٹے حضرت امام محمد باقر کو اور محمد بن قاسم بن حسین اور یحیی بن عمر کو کہ فرزندزادگان اور معتقدان
حضرت امام زید شہید بن علی بن حسین تھے رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور حضرت امام حسن مثنی بیٹے حضرت امام حسن رضی سے
یہان تک حسد ہی کہ ان امامزادہ کو اہلبیت سے خارج کردیا ہی بلکہ اس حضرت کو پسر متبنی کہتے ہین نہ پسر حقیقی حضرت امام حسن ع
کا پس اس جگہ ناصبیت اس فرقے کی تماشا کرنا چاہیے کہ بجناب ان بزرگان پاک کے کہ لخت جگر ائمہ اور برادران ائمہ اور بضعۃ
سیدۃ النساء بنت رسول اللہ ہین کس قدر اہانت اور حقارت کرتے ہین اب جاننا چاہیے کہ جن اہلبیت متعدد کو یعنی دوازدہ امام
کو کہ شیعہ مقتدا اپنا جانتے ہین اور ساتھ اون کے بظاہر محبت رکھتے ہین انحضرات ائمہ کی جناب مین بھی پیشوایان شیعہ باطن مین دربردہ
محبت کے صدہا عیوب اور قبایح بیان کرتے ہین اور بجناب انکے اہانت زیادہ تر خوارج اور نواصب سے کرتے ہین لہذا بطور
مشتے نمونہ از خروارے کے چند کفریات ان کے کہ بجناب ائمہ کے دربردہ محبت ثابت کرتے ہین ان اوراق مین تحریر ہوتے ہین
از انجملہ اون کفریات کے ایک یہ ہی کہ بجناب امام صادق رضی کے نسبت کرتے ہین کہ فرمایا بیچ حق ام کلثوم بنت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا
کے اَوَّلُ فَرْجٍ غُصِبَتْ مِنَّا سبحان اللہ یہ کیا کلمہ ہی کہ زبان انکے سے نکلتا ہی کہ قریب ہی کہ زمین شق ہو اور آسمان لرزے
پس اس سخن سے بیچ حق چند بزرگان پاک کے اہانت ثابت کرتے ہین اول بیچ حق اوس سیدہ پاک بضعۃ رسول پارۂ جگر بتول کے
کس قدر فحش اور سوی ادبی ہی اور اس خصلت خبیثہ کو ساتھ دامن پاک اوس طاہرہ کے ثابت کرتے ہین دوسرے بیچ حق حضرت امیر رضی
اور حسنین رضی کے کس قدر حقارت اور بے غیرتی ثابت کرتے ہین ظاہر ہی کہ اگر کوئی شخص کیسا ہی رزیل اور کمینہ ہو حتی کہ خاکروب سے کوئی
قوم رزیل نہین ہی اگر اس قوم کی بہو بیٹی کو کوئی غیر شخص جبراً گھر مین ڈالے وہ رزیل بھی ننگ ناموس کا خیال کرکے غیرت کو
کار فرمائیگا اور مارنے مرنے کو طیار ہوجاویگا بخلاف ان بزرگون کے کہ باوجود حضرت علی رضی کہ شیر خدا ہین کیا انکو کچھ بھی غیرت
دامنگیر نہوئی اور بیٹی اپنی کو حوالہ غیر کے کردی تیسرے بیچ حق حضرت امام جعفر صادق رضی کے اس کلمۂ فاحشہ کو نسبت کرتے ہین
ایسا کلمہ کوئی بزرگ زبان پر نہین لاسکتا علی الخصوص اس عضو مستور الاسم کو ساتھ قریب اپنے کے بلکہ اوباش بھی ایسے کلمے
سے نسبت قریب اپنے کے شرم لاتے ہین از انجملہ اون کفریات کے ایک یہ ہی کہ نسبت ائمہ کے بہتان کرتے ہین کہ حضرت
امام جعفر صادق رضی نے قرآن مجید کو زمین پر پٹکا اور اہانت کی اور جو طعن کہ حضرت عثمان پر بابت احراق مصحف ابن مسعود کرتے ہین
بعینہ وہ طعن بجناب امام صادق رضی کے ثابت کرتے ہین پس گویا نزدیک شیعہ کے حضرت عثمان محرق قرآن اور حضرت امام صادق
مسقط قرآن مقرر ہوے رَوَی الْکُلَیْنِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ جَہْمِ الْہِلَالِیِّ عَنِ الصَّادِقِ اَنَّہٗ قَرَءَ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ
غَزْلَہَا مِنْ بَعْدِ قُوَّۃٍ اَنْکَاثًا تَتَّخِذُوْنَ اَیْمَانَکُمْ دَخَلًا بَیْنَکُمْ اَنْ تَکُوْنَ اَئِمَّۃٌ ہِیَ اَزْکٰی مِنْ اَئِمَّتِکُمْ فَقُلْتُ
جُعِلْتُ فِدَاکَ اَئِمَّۃٌ قَالَ اِیْ وَاللّٰہِ قُلْتُ اِنَّمَا نَقْرَءُ اَرْبٰی قَالَ وَمَا اَرْبٰی وَاَوْمٰی بِیَدِہٖ فَطَرَحَہَا اِہَانَۃً یعنی
روایت کی کلینی نے زید ابن جہم ہلالی سے اوس نے امام جعفر صادق رضی سے کہ البتہ اوس نے پڑھی آیت وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ

غزلہا من بعد قوۃ انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم ان تکون ائمۃ ہی ازکی من ائمتکم پس کہا مین نے ہوا مین فدا ترے ائمہ
ہی فرمایا البتہ قسم خدا کی ایسا ہی ہی کہا مین نے ائمۃ پڑھا جاتا ہی آئی فرمایا کیا ہی اربی پس ڈالا اوسکو ہاتھ سے ساتھ
اہانت کے **از انجملہ** اون کفریات سے ایک یہ ہی کہ جو کچھ منافی ایمان کے ہی طرف ائمہ کے نسبت کرتے ہین یعنی حضرات
ائمہ کو اوپر تقیے اور اخفای حق کے کہ جس سے کذب ور اظہار باطل ثابت ہو نسبت کرتے ہین یعنی حضرت علی نے تو فرمایا ہی کہ
صدق علامت ایمان کی ہی اگرچہ صدق کہنے سے ضرر پہونچے چنانچہ نہج البلاغۃ مین یہ روایت موجود ہی قال علیہ السلام
علامۃ الایمان ان تؤثر الصدق حیث یضرک علی الکذب حیث ینفعک او ر شیعہ کہتے ہین کہ ائمہ بسبب ضرر کے
اظہار صدق سے باز رہے اور تقیہ کیا پس معلوم ہوا کہ نزدیک اس فرقے کے ائمہ نے قول حضرت امیر کیسے اغماض کر کے جو علامت
کہ مخالف ایمان کے تھے اوسے اپنے روا رکھے اور تقیہ کیا **از انجملہ** ایک کفریات مین سے یہ ہی کہ کہتے ہین کہ ائمہ نے تعلم
واجبات دین سے منع فرمایا ہی چنانچہ صاحب المحاسن حضرت امام کاظم سے روایت کرتا ہی انہ قال لا تعلموا ہذا
الخلق اصول دینہم یعنی امام کاظم نے فرمایا کہ مت سکھاؤ تم ان لوگون کو عقائد اصول دین اونکے کے سبحان اللہ
کیا روایت قبیح نسبت بجناب ائمہ کے کی ہی جو حضرات ائمہ ہادی اور رہنما خلق ہین اور وجود باجود اونکا محض واسطے رہنمائی اور
ہدایت خلق اور اظہار حق اور ابطال باطل کے ہی سکھانے اصول دین خلق کے کو منع فرمادین **از انجملہ** ایک کفریات یہ ہی کہ ترک دین
آبائی کا بجناب امام باقر اور امام صادق کے نسبت کرتے ہین کہ ان دو حضرات نے دین آبائی کو یعنی تقیے کو ترک کیا حالانکہ حضرت
امام صادق خود روایت کرتے ہین کہ التقیۃ دینی ودین آبائی یعنی تقیہ دین باپ میرے کا ہی پس انحضرات نے دین آبائی اپنے مین
کیا قباحت دیکھی کہ ترک کیا اور ایسی ہجو ملیح اور عیوب اس قسم کے ہزارہا انکے کتب مین مندرج ہین ان اوراق مین
گنجایش نہین رکھتے **فائدہ** معلوم کرین کہ پیشوایان اس فرقے کے نے جو کچھ کہ حضرات ائمہ سے روایات بیان کر کے مذہب شیعہ
پیدا کیا ہی اولاد حضرات ائمہ کے نے اور برادران اور بنی اعمام ائمہ پاک نے اون روایات کی تکذیب کی ہی اور عقلمندون پر پوشیدہ
نہین ہی کہ جس قدر افعال ور اقوال اشخاص کے اولاد اور برادران ور اقارب ور عشائر جانتے ہین علی الخصوص ہم مشرب ور ہم مذہب
دوسرا شخص کہ گاہ گاہ خدمت ون اشخاص کے مین پہونچے ہرگز نہین جان سکتا اور یہ دا ور تکذیب بیچ کتب شیعہ کے بروایات
صحیحہ انکے کے موجود ہی واسطے نمونے کے جو کچھ کہ منصب ان اوراق قلیل کا ہی ایکدو مسئلہ مندرج ہوتے ہین تا دلیل واضح تکذیب
اور افترا روایات انکے پر ہو پس سنو تم کہ حضرت زید شہید کہ فرزند پاک حضرت امام سجاد کے ہین اور ساتھ علم اور زہد کے اور
تقوی اور بزرگی کے معروف اور ممتاز ہین پیشوایان دین شیعون کو کہا حضرت امام سجاد کے ہین بہت سے مسئلون مین تکذیب
کیا ہی مثل مسئلہ تفضیل ائمہ کے اوپر پیغمبرون کے اور مسئلہ سب خلفاء کے پس ان اوراق مین مسئلہ امامت کا کہ راس المسائل
اس فرقے کا ہی بیان کرتا ہون اسواسطے کہ یہ مسئلہ نزدیک شیعون کے متواترات اور اجماع اہلبیت سے ہی پس لائق تھا کہ یہ
مسئلہ سب خاندان عالیشان پر روشن ہوتا روی الکلینی عن ابان قال اخبرنی الاحول ان زید بن علی بعث

فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے علامت ایمان کی یہ ہے کہ اختیار کرے تو سچ کو جس جگہ کہ نقصان کرے تجھ کو اور جھوٹ کو جس جگہ کہ نفع کرے تجھ کو ۱۲

اِلَیہِ وَھُوَ مُختَفٍ قَالَ فَاَتَیتُہٗ فَقَالَ یَا اَبَا جَعفَرٍ مَا تَقُولُ اِن طَرَقَکَ طَارِقٌ مِنَّا اَتَخرُجُ مَعَہٗ قَالَ فَقُلتُ لَہٗ اِن کَانَ ھُوَ اَبَاکَ اَو اَخَاکَ خَرَجتُ مَعَہٗ فَقَالَ لِی اُرِیدُ اَن اَخرُجَ فَاُجَاھِدَ ھٰؤُلَاءِ القَومَ فَاخرُج مَعِی فَقُلتُ لَا اَفعَلُ جُعِلتُ فِدَاکَ فَقَالَ اَتَرغَبُ بِنَفسِکَ عَن نَفسِی فَقُلتُ اِنَّمَا ھِیَ نَفسٌ وَاحِدَۃٌ فَاِن کَانَ لِلّٰہِ فِی الاَرضِ حُجَّۃٌ فَالمُتَخَلِّفُ عَنکَ وَالخَارِجُ مَعَکَ سَوَاءٌ فَقَالَ یَا اَبَا جَعفَرٍ کُنتُ اَجلِسُ مَعَ اَبِی فِی الخِوَانِ فَیُلقِمُنِی البَضعَۃَ السَّمِینَۃَ وَیُبَرِّدُ لِی اللُّقمَۃَ حَتّٰی تَبرُدَ شَفَقَۃً عَلَیَّ وَلَم یُشفِق عَلَیَّ مِن حَرِّ النَّارِ اِذَا اَخبَرَکَ وَلَم یُخبِرنِی فَقَالَ قُلتُ خَافَ عَلَیکَ اَن لَا تَقبَلَ فَتَدخُلَ النَّارَ وَاَخبَرَنِی فَاِن قَبِلتُ نَجَوتُ وَاِن لَم اَقبَل لَم اُبَالِ اَن اَدخُلَ النَّارَ یعنی روایت کی کلینی نے ابان سے کہ کہا خبر دی مجکو احول نے کہ زید بن علی نے ایک آدمی کو پاس اوس احول کے بھیجا حالانکہ وہ پوشیدہ تھے کہا احول نے کہ گیا مین پاس اونکے فرمایا حضرت زید نے کہ ای ابو جعفر کیا کہتا ہی تو اگر نا گہان پونہچے تجکو خروج کرنیوالا ہم مین سے آیا خروج کرے تو ہمراہ اوسکے کہا کہ کہا مین نے اگر وہ خروج کرنیوالا باپ تیرا یا بھائی تیرا ہو خروج کرونگا مین ہمراہ اوسکے پس فرمایا زید نے مجکو کہ چاہتا ہون مین خروج کرون مین پس جہاد کرون مین اس قوم سے پس تو خروج کر ہمراہ میرے پس کہا مین نے کہ نہین کرونگا مین جان اپنی کو فدا تیرے پس فرمایا چاہتا ہی تو نفس اپنے کو ساتھ چھوڑنے نفس میرے کے پس کہا مین نے کہ سوا اسکے نہین کہ یہ ایک جان ہی پس اگر ہی ساتھ خدا کے بیچ زمین کے حجت یعنی امام برحق یعنی امام محمد باقرؑ پس چھوڑنیوالا تیرا اور خروج کرنیوالا ساتھ تیرے یکسان ہی پس فرمایا حضرت زید نے کہ ای ابو جعفر بیٹھتا تھا مین ہمراہ باپ اپنے کے اوپر خوان کے پس باپ میرا بوٹی گوشت فربہ کی اور لقمہ سرد کرکے میرے منہ مین دیتا تھا بسبب شفقت پدری کے اوپر میرے پس کیا شفقت نکی اوپر میرے گرمی دوزخ کیسے کہ تجکو خبر دی اور مجکو خبر نہ دی پس کہا کہا مین نے کہ ڈرا باپ تمہارا شاید قبول نکرو تم پس داخل دوزخ ہو تم اور خبر دی مجکو پس اگر قبول کرونگا مین نجات پاؤنگا اور جو قبول نکرونگا مین تو نہ ڈرونگا اس بات کی کہ داخل دوزخ ہون مین ایضا اکرور حضرت زید شہید نے ہشام احول کو فرمایا اَلَا تَستَحیِی فِیمَا تَقُولُ عَن اَبِی وَھُوَ یَروِی عَنہُ حَتّٰی قَالَ الاَحوَلُ لَہٗ یَومًا اِنَّکَ لَستَ بِاِمَامٍ وَاِنَّمَا الاِمَامُ بَعدَ اَبِیکَ اَخُوکَ مُحَمَّدٌ فَقَالَ اَلَا تَستَحیِی فِیمَا تَقُولُ اِنَّ اَبِی یُعَلِّمُکَ مَسَائِلَ الدِّینِ وَلَا یُعَلِّمُنِی وَاِنَّہٗ کَانَ یُحِبُّنِی حُبًّا شَدِیدًا وَکَانَ یُبَرِّدُ اللُّقمَۃَ فَیَجعَلُھَا فِی فِیَّ فَکَیفَ لَا یَکفِی عَن مَا یُدخِلُنِی النَّارَ ھٰذَا لَا یَکُونُ اَبَدًا رَوَاہُ الکُلَینِیُّ وَغَیرُہٗ مِنَ الاِمَامِیَّۃِ پس اب معلوم کرین کہ یہ روایت دلیل صحیح ہی اس امر پر کہ حضرت زید شہید نے احول کو بیچ تعین امامت کے امام محمد باقر کی تکذیب کی اور فرمایا کہ باپ میرا مجکو کیا اس امر کی اطلاع نکرتا اور گرمی دوزخ کی مجپر روا رکھتا حالانکہ گرمی لقمے کی دنیا مین از روی شفقت پدری کے مجپر روا نرکھتے تھے پس جو کچھ احول نے بیچ حق امام زادے کے کہا سراسر ہیچ ہی چند وجہ سے وجہ اول یہ ہی کہ کیا پدر بزرگوار حضرت زید کے یہ نہ سمجھے کہ جیسا کہ انکار امامت کا موجب دخول دوزخ ہی ایسا ہی جہالت اور نہ جاننا امامت کا سبب وصول

نار ہی کسواسطے کہ یہ امامت اصول مِن اجبات سے ہی انکار امامت کا اور جہالت امامت سے ہر دونون موجب دخول دوزخ
ہین اور جہل اس امر مین عذر نہین ہو سکتا پس جو حضرت زید کو پدر بزرگوار اونکے نے اطلاع ساتھ اس اصل عقاید
کے نہ دی یہ بے اطلاعی اور جہل کیا کارگر ہوا آخر کو معاذ اللہ دوزخی ہوئے کہ حضرت زید اور جہل بسیط کے سبب
بلکہ منکر امامت حضرت امام باقر کے اور مدعی امامت اپنے کے ہوئے اگر اس قسم کی جہالت عذر ہو سکے پس تمام
نواصب ناجی ہون اسواسطے کہ اونکو بھی عذر ہی کہ ہمکو بھی نصوص امامت حضرت امیر کے بطریق تواتر کے
نہین پہونچے دوسری وجہ یہ ہی کہ امام نائب نبی ہی پس اوسپر فرض ہوا کہ ہر مکلف کو ساتھ ضروریات دین کے آگاہ
کرے اس جگہ شفقت پدری اور مہر فرزندی کارآمد نہین ہو سکتی بلکہ اقارب کو زیادہ تر اجنبی سے تخویف اور تہدید
کرنی واجب ہی قولہ تعالیٰ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ تیسری وجہ یہ ہی کہ حاجتِ تبلیغ پدر کیا تھی یہ نص
خود تمام عالم مین شہرت رکھتی ہوگی کسواسطے کہ بزعم شیعہ کے متواتر تھی خصوصا اہلبیت مین البتہ شائع تر ہوگی
ہر کنیزک خانگی اوسکو تلاوت کرتی ہوگی اور مثل اعداد رکعات اور اوقات نماز کے ہر ایک پر ظاہر ہوگی اور تمام اہل مذہب
مین دستور ہی کہ اول صبیان اور اطفال کو اول سن مین تلقین مسائل اصول دین کا کرتے ہین اور یہ مسئلہ امامت کا کہ
ضروریات سے تھا حضرت امام سجاد فرزند دلبند اپنے سے پوشیدہ رکھتے بعض دانشمندان شیعہ نے لاجواب ہو کر اس خبر
نہ دینے اصول امامت کی کو ساتھ حضرت زید کے قصۂ خواب حضرت یوسف علیہ السلام پر قیاس کیا ہی کہ حضرت
یعقوبؑ نے حضرت یوسفؑ کو خواب کے بیان کرنے سے منع فرمایا کہ بھائیون سے یہ خواب بھی کہین تا عرق حسد بھائیون
کا جوش مین نہ آوے اور درپی ایذا حضرت یوسف کے نہون پس یہ قیاس صریح البطلان ہی اسواسطے کہ ہر دانی اور اعلیٰ جانتا ہی
کہ بیان خواب کا نہ اوپر حضرت یوسفؑ کے واجب تھا اور نہ اوپر حضرت یعقوبؑ کے فرض تھا اور نہ بیان کرنا خواب
کا اصول دین مین سے تھا اور نہ مسئلہ شرعیہ سے تھا محض ایک بشارت تھی بیچ حق حضرت یوسفؑ کے کہ دلالت اوپر بادشاہی اور
ریاست حضرت یوسفؑ کے کرتی تھی اور اظہار بشارت کا اوپر ذمے انبیا علیہم السلام کے واجب نہین ہی بلکہ اکثر جا اوس سے
منع کیا ہی اسواسطے کہ موجب عجب ہی بیچ حق صاحب بشارت کے اور محرک حسد ہی بیچ حق شرکا کے اور حدیث صحیح ہی
لَوْلَا اَنْ تَبْطَرَ قُرَیْشٌ لَاَخْبَرْتُھَا بِمَا لِمُحْسِنِھَا عِنْدَ اللّٰہِ علاوہ ازین ثبوت نبوت حضرت یوسفؑ کا موقوف اوپر تعبیر
خواب کے نہین تھا بخلاف امامت ائمہ لاحقین کے کہ ثبوت امامت اونکے کا موقوف اوپر نص امام سابق کے یا تبلیغ اوس کی
کے ہی اور مکلف کو بدون اوسکے حصول علم محال ہی پس امام پر اظہار اس امر کا اوپر ہر مکلف کے فرض تھا پس یہ قیاس نہین چاہتا کہ
امام ترک فرض کرین علاوہ اسکے اگر امام نے فرض ترک کیا اور خبر نہین دی یہ نص خود تمام عالم مین شہرت رکھتا ہوگا کسواسطے
کہ بزعم شیعہ کے متواتر تھا خصوصا اہلبیت مین اور قاضی نور اللہ نے بیچ مجالس المومنین کے احوال فضیل بن یسار کا امالی
شیخ ابن بابویہ سے نقل کیا ہی بروایات فضیل کے کہ کہا کہ مین بیچ محاربے زید بن علی اور طاغیان لشکر شام کے ہمراہ زید کے تھا

جبکہ بعد شہادت زید کے نزدیک امام جعفر کے گیا مین اوس حضرت نے مجھسے پوچھا کہ اے فضیل تو ہمراہ عم میرے کے شام مین حاضر
تھا کہا مین نے البتہ پھر فرمایا کہ لشکر شام سے کتنے آدمی قتل کیے تو نے کہا مین نے چھ آدمی کو اوسوقت سنا مین نے کہ امام
صادقؑ نے فرمایا اشرکنی اللہ فی تلک الدماء واللہ زید عمی ھو واصحابہ شھداء مثل ما مضی علی علی
بن ابی طالب واصحابہ یعنی فرمایا اوسوقت حضرت امام جعفر صادق نے کہ شریک کرتا مجکو خدای تعالی بیچ ان خونون کے قسم خدا کی
کہ زید چچا میرا وہ اور یار اوسکے شہید ہین مثل اوسکے کہ گذرا اوپر علی بن ابیطالب کے اور اصحاب اون کے آپ غور اور انصاف درکار
ہی کہ حال امامزادہ حضرت زید شہید کا باعتقاد حضرت امام صادق کے مانند حال حضرت علی کے برابر ہی پس حضرت زید شہید بیچ جمیع
معتقدات اپنے کے بقول امام معصوم کے برحق ہوئے اور خروج اونکا بالاصالت نہ بنیابت ورون کے اور صواب کے ثابت ہوا
ورنہ حکم ساتھ شہادت کے اور تشبیہ ساتھ حال حضرت امیر کے راست نہین آتا فقط باقی احوال پیشوایان اور راویان شیعون
کا مفصل بیچ فصل دوم کے گذر چکا **خاتمہ دوسرا بیچ مطاعن ابوبکر اور علی رضی اللہ عنہما کے کہ**
روافض اور خوارج نے ان دونون حضرات پر وارد کیے ہین **طعن** مشترکی یعنی خوارج کہتے ہین کہ بقول روافض
کے ثابت ہی کہ علی نے خلیفہ اول سے چھ مہینے تک بیعت نہین کی پس یہ امر برخلاف طریقے تمام مسلمانون کے علی سے
وقوع مین آیا پس حسب کریمے کہ متابعت غیر طریقہ مسلمانون کی کافر ہوا لقولہ تعالی ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین
نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا **جواب** اسکا یہ ہی کہ کتاب تاریخ مغربی مین کہ بہت معتبر کتاب
خوارج کی ہی مرقوم ہی کہ علی نے بھی بیچ تقرر اوسی دن کے بیعت اوپر ہاتھ خلیفہ اول کے کی اور کہا کیا وجہ تھی کہ مجکو اس
مشورے مین شریک نہین کیا پس یہ کمال نادانی خوارج کی ہی کہ اپنی کتابون کو چھوڑ کر روافض کے روایات مفتریات پر لحاظ
کرکے معاذ اللہ تکفیر حضرت علی پر ثابت کی اور افترا روافض کا مشہور ہی کہ حضرات ائمہ کی طرف ایسے ایسے صدہا بہتان
نسبت کرتے ہین چنانچہ کہتے ہین کہ حضرت امام جعفر صادق نے کتاب اللہ کو ہاتھ سے زمین پر ڈالا کما رواہ الکلینی اور
کہتے ہین کہ امام کاظم نے فرمایا لا تعلموا ھذا الخلق اصول دینھم کما رواہ صاحب مجالس المومنین
چنانچہ خاتمہ پہلے مین نظیر ایسے بہتانون کی گذری **طعن** خوارج کہتے ہین کہ علی نے اول تحکیم حکمین حکم کیا بعد ازان
کہا لقد عثرت عثرۃ لا اجبرھا وسوف البس بعدھا جلد النمر حالانکہ نقض تحکیم شرعا منع ہی پس
اوسکے سبب سے کہ خلاف حکم شرع کیا لایق خلافت نہین **جواب** نقض تحکیم اوسوقت لازم آتا کہ ہر دو حکم ساتھ فکر اور
تامل کے قرار دیتے اور انفصال کرتے جو ایک حکم جانب امیر معویہ سے تھا اور حکم دوسرے کو ساتھ مکر اور فریب کے
جگہ سے لیگیا اور اوسکو فرصت تامل اور تفکر کی نہ دی پس تحکیم متحقق نہین ہوا تا نقض اوسکا لازم آوے **طعن**
ایرانی یعنی روافض کہتے ہین کہ ابوبکر منافق تھے **جواب** اظہر من الشمس ہی کہ پیغمبر نے مرض الموت مین ابوبکرؓ کو امام نماز
کیا اور منافق کو بالاجماع امام نماز کا کرنا جائز نہین ہی اور حضرت امیرؑ نے ہمیشہ پیچھے خلفائے ثلثہ کے نماز پڑھی اور واضح ہی

لہ اور چلے سوا مسلمانون کی راہ کے ہم اوسکو حوالے کرین جو طرف وہ پھرا اور ڈالین دوزخ مین اور وہ بری جگہ ہی پہنچنے کی ۱۲

لہ نہ سکھلاؤ ان خلق کو اصول دین اونکے ۱۲

کہ بیچ آخر حیات پیغمبر کے منافق اور مومن متمیز ہو گئے تھے بموجب نص قرآن کے قولہٗ تعالیٰ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ طعن مسقطی یعنی خوارج کہتے ہین علی کہ جسکو اہلسنت نے
خلیفہ اپنا گردانا ہی کافر تھے کسواسطے کہ جسوقت پیغمبر نے سال ہشتم مین علی کو اوپر جماعت بنی کلاب کے روانہ فرمایا وہان جنگ شدید
واقع ہوا اور علی نے شکست کھائی اور بھاگ کر واپس آئے بعدہ خلیفہ اول کو سردار لشکر کا کرکے روانہ فرمایا اونہون نے
وہ داد شجاعت کی دی کہ اب تک تواریخ مین مشہور ہی کہ صدہا آدمیون کو قتل کیا اور صدہا کو اسیر کرکے بخدمت پیغمبر حاضر کیا
پس جو کوئی کہ جہاد مین کافرون سے بھاگا کافر ہوا مصداق قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا
اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ علاوہ ازین اصحاب جنگ بدر
اور جنگ احد کو قتل کرایا حالانکہ کلام اللہ مین اور حدیثون مین جابجا بشارت ایمان اور جنتی ہونے اونکے کی موجود ہی مثل
حضرت زبیر وغیرہ کے پس علی نے بیچ عہد اپنے کے اونکو قتل کرایا پس جو کوئی کہ مومن کو عمداً قتل کرے یا کرائے کافر ہی بموجب
قولہ تعالیٰ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا جواب حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا غزوہ بنی کلاب
پر تشریف لیجانا کسی کتاب اہل سنت کی سے ثابت نہین ہی البتہ عبد الغفار مغربی نے اپنی کتاب تاریخ مین لکھا ہی حال اونکا
یہ تھا کہ وہ فرقہ ازقبیلہ خوارج سے تھا دشمن کے لکھنے کا کیا اعتبار ہی شیعون کو نہین دیکھتے ہو کہ صدہا تہمت اور بہتان
نسبت بجناب شیخین کے اپنے کتب مین درج کیے ہین کہ جسکا نام و نشان کسی کتب اہل سنت کے مین موجود نہین ہی مثلاً شیعہ بھی
کہتے ہین کہ ابوبکرؓ غزوہ خیبر سے بھاگے ہین حالانکہ کسی کتاب اہلسنت مین بھاگنے کا کچھہ بھی ذکر نہین ہی البتہ یہ ہی کہ قلعہ
خیبر مین لشکر ابوبکر سے جنگ شدید وقوع مین آئی ولیکن اوسدن قلعہ خالی نہین ہوا کہ جسکا شیعون نے بھاگجانا خلیفہ اول کا
ثابت کیا ہی باوجودیکہ کفار قلعہ مین محصور اور بند ہوکر لڑتے تھے پس بھاگنے کی کیا وجہ تھی بالجملہ اگر دشمن کے
کہنے کا فقط اعتبار کرین سزاوار ہی کہ یہ حرف بھاگنے کا خلیفہ اول پر بھی صادق آسکے وہذا باطل علاوہ ازین
حضرت مرتضی علی کو بنت رسول اللہ کی منسوب تھین پس دختر پیغمبر خدا کا بیچ نکاح کافر کے آنا ہرگز ممکن نہین ہی
خصوصاً بعد اوترنے آیت لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ
الْكَوَافِرِ علاوہ ازین حضرت امیر نے کسی مومن کو عمداً قتل نہین کرایا ہی مگر اوسوقت مقابلہ اور مقاتلہ کے ساتھہ
اہل شام کے طرفین کے آدمی قتل ہوئے ہین اور آپس مین مقاتلہ کرنے سے کوئی کافر نہین ہوتا ہی بحکم قولہ تعالیٰ
وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا طعن مسقطی کہتے ہین کہ علی نے خلافت سے انکار کیا تھا اور
خلافت قبول نہین کرتے تھے زبردستی سے لوگون نے اونکو خلیفہ کیا ہی پس جو شخص کہ انکار خلافت سے کرے قابل خلافت
کے نہین ہی نہج البلاغہ مین مرقوم ہی کہ کہا علی علیہ السلام نے کلمہ بیچ طلحہ و زبیر کے بعد بیعت بالخلافت وَاللّٰهِ
مَا كَانَتْ لِيْ فِي الْخِلَافَةِ رَغْبَةٌ وَّلَا فِي الْوِلَايَةِ اِرْبَةٌ وَّلٰكِنْ دَعَوْتُمُوْنِيْٓ اِلَيْهَا فقط اور تواریخ

سے ثابت ہی اور طبری نے بھی اپنی تاریخ مین روایت کی ہی کہ اِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ وَتَكَاثَرُوا عَلَيْهِ يَطْلُبُونَ مُبَايَعَتَهُ وَهُوَ يَأْبَى ذٰلِكَ وَيَقُولُ دَعُونِي وَالْتَمِسُوا غَيْرِي الخ جواب اسکا یہ ہی کہ اس کہنے سے منصب امامت مین کچھ ہرج نہین آتا ہی یہ فرمانا حضرت کا فقط واسطے اقرار کرانے کے لوگون سے تھا تو آیندہ کو کہنے اور کرنے اپنے کا پاس کرین طعن ایرانی کہتے ہین کہ ابو بکر امامت سے استعفا دیتے تھے جو کوئی امامت سے استعفا دے قابل امامت کے نہین ہی جواب یہ طعن غلط ہی کسی کتاب اہلسنت کے مین نہین ہی سراسر افترا ہی اگر اس افترا کو بھی مسلم رکھین ہم تو اسکا جواب یہ ہی کہ خود شیعہ اعتقاد رکھتے ہین کہ حضرت موسیٰ ع نے رسالت سے استعفا دیا اور ساتھ حضرت ہارون کے مدافعت کی پس اگر استعفا ابو بکر کا بالفرض ثابت بھی ہو مثل حضرت موسیٰ کے ہوگا طعن خوارج کہتے ہین کہ علی مسائل شرعیہ سے واقف نہین تھے اور جو کوئی مسائل شرعیہ سے واقف نہو لائق خلافت کے نہین ہی مثلاً علی نے ایک جماعت تبرا کہنے والون شیخین کو جلوا دیا اور ایک لوطی کو زندہ جلوا دیا تھا چنانچہ شریف مرتضی کتاب تنزیہ الانبیا والائمہ مین روایت کرتا ہی اِنَّ عَلِيًّا ع اَحْرَقَ رَجُلًا اَتَى غُلَامًا فِي دُبُرِهِ اور باجماع ثابت ہی کہ جلانا زندے کو آتش مین منع ہی اور خلاف حدیث کے ہی لَا تُعَذِّبُوا بِالنَّارِ جواب احراق لوطی کا سبب اجتہاد کے تھا جبکہ خبر صحیح سُنی اوسکا اقبال کیا اور استیعاب جمیع اخبار کا بیچ اجتہاد کے شرط نہین ہی بدلیل آنکہ حضرت صدیق کو میراث جد کلالہ کی معلوم نہین تھی جبکہ مغیرہ بن شعبہ نے ساتھ اوسکے خبر دی قبول کیا باوجودیکہ حضرت صدیق باجماع اہلسنت اور نواصب اور خوارج کے مجتہد ہین اور جلوا دینا تبرائیون حضرت شیخین کا بعد مردہ ہونے کے تھا باعث تشہیر کے اور یہ صاحب اجتہاد کو درست ہی طعن روافض کہتے ہین کہ ابو بکر کو مسائل شرعیہ معلوم نہین تھے اور جو ایسا شخص ہو وہ قابل امامت کے نہین ہی مثلاً خلیفۂ اول نے لوطی کو جلوا دیا اور جلانے جاندار کو پیغمبر خدا نے منع فرمایا ہی اور کہتے ہین کہ خلیفۂ اول کو مسئلہ جدہ کلالہ کا معلوم نہین تھا جواب اسکا یہ ہی کہ خلیفہ اول نے لوطی کو بعد گردن مارنے کے ساتھ حد شرعی کے مُردے کو جلوا دیا تھا واسطے عبرت کے اور یہ مجتہد کو درست ہی اور معلوم نہونا مسئلہ کا موجب نقصان امامت کا نہین ہی اسواسطے کہ بموجب روایات شیعہ کے حضرات ائمہ کو بھی بعض مسائل معلوم نہین تھے حالانکہ باجماع سُنی و روافض امام تھے رَوَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بِشْرٍ اَنَّ عَلِيًّا ع سُئِلَ عَنْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ لَا عِلْمَ لِي بِهَا ثُمَّ قَالَ اَبْرِدُهَا عَلٰى كَبِدِي سُئِلْتُ عَمَّا لَا اَعْلَمُ وَرَوَاهُ سَعْدَانُ بْنُ نَصِيرٍ اَيْضًا رَوَى صَاحِبُ قُرْبِ الْاِسْنَادِ مِنَ الْاِمَامِيَّةِ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ جَابِرٍ اَنَّهُ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ فِي طَعَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ لَا تَاْكُلْهُ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ لَا تَاْكُلْهُ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْئَةً ثُمَّ قَالَ لَا تَاْكُلْهُ وَلَا تَتْرُكْهُ الخ اس روایت سے صریح معلوم ہوا کہ امام کو حکم طعام اہل کتاب کا معلوم نہین تھا اور آخر کو بعد تامل بہت کے بھی حکم صریح معلوم نہوا ناچار ساتھ احتیاط کے عمل فرمایا طعن مسقطی یعنی خوارج کہتے ہین کہ علی سلاح اور مال عثمان پر بعد قتل عثمان کے متصرف

ہوئے حالانکہ مال مسلمانون کا کسی وجہ سے حلال نہین ہی **جواب** اسکا دو طرح پر دیا گیا ہی جواب پہلا اہلسنت کی طرف سے ہی وہ یہ ہی کہ یہ سلاح اور مال حضرت عثمانؓ کا اوس قبیل سے تھا کہ تعلق ساتھ بیت المال کے رکھتا تھا نہ خاص ملک حضرت عثمان کی تھی پس ایسی قسم کا مال بعد فوت ہو جانے خلیفہ کے بیچ تصرف خلیفہ مابعد کے پہونچتا ہی نہ وارثون کو پس جو کہ وارث عثمانؓ کے یہ معنی نہین سمجھتے تھے درخواست کرتے تھے **جواب** دوسرا روافض کیطرف سے ہی وہ یہ کہ مال باغی کا باغی کو دینا جائز نہین ہی اور انتظار چاہیے کہ اگر تائب ہو پس وارث عثمان کے جو رفیق بغاوت تھے باغی تھے عبد المجید سقطی خارجی نے اس جواب کا اسطرح دفعیہ کیا ہی کہ مال باغی کو تقسیم کرنا اور اوس سے منتفع ہونا درست نہین ہی اور علی نے تقسیم کیا ہی اور اوس مال سے فائدہ اوٹھایا ہی پس یہ امر مسلمان سے بہت بعید ہی **طعن** ایرانی یعنی روافض کہتے ہین کہ حسنین نے ابو بکر کو فرمایا کہ منبر جد ہمارے سے اوتر جاؤ **جواب** اسکا یہ ہی کہ اوسوقت مین عمر شریف حضرت امام حسنؓ کی قریب آٹھ برس کے اور حضرت امام حسینؓ کی قریب سات برس کے تھی پس یہ فرمانا اونکا اس سن مین یا اگر نزدیک شیعون کے قابل اعتبار ہی یا نہین پس اگر نزدیک شیعون کے قابل اعتبار ہی ترک تقیہ کہ نزدیک شیعون کے واجبات سے ہی لازم آتا ہی اور مخالفت رسول اور مخالفت حضرت امیرؓ کی لازم آتی ہی اسواسطے کہ پیغمبر خدا نے ابو بکر صدیق کو بیچ نماز پانچ وقت کے روز چار شنبے سے دو شنبے تک خلیفہ اپنا کیا اور نماز جمعہ کو بھی اس اثنا مین ساتھ خلافت اونکی کے سر انجام دیا اور امیر المومنین نے عقب اون کے نماز پڑھی اور خطبہ جمعے کا سنا اور جو فرمانا حسنینؓ کا اس سن صغر مین نزدیک شیعون کے قابل اعتبار نہین ہی اس صورت مین کسیطرح کا نقصان نہین اسواسطے کہ قاعدہ اطفال کا ہی کہ جو کسی کو مقام بزرگ اپنے پر بیٹھا دیکھتے ہین مزاحمت کرتے ہین لہذا مقتدی ہونے کو بلوغ بعد کمال عقل ضرور رکھا ہی اور مثل مشہور ہی اَلصَّبِیُّ صَبِیٌّ وَلَوْ کَانَ نَبِیًّا اور ذکر کیا ہی شیخ بہاء الدین عاملی نے بیچ حبل متین شرح اربعین کے کہ حرمت صدقے ائمہ کی ائمہ سے نقل کی ہی اَنَّہٗ رُوِیَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّہٗ اَخَذَ وَھُوَ صَغِیْرٌ تَمْرًا مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ کَخْ کَخْ لِیَطْرَحَھَا قَالَ اِنَّا لَا نَاکُلُ الصَّدَقَۃَ پس روایت صریح دلیل ہی اسپر کہ افعال ائمہ کے بیچ حالت صغر سن کے غیر معتبر ہین اسیواسطے حمل کیا سید مرتضی شیعی نے گناہ اخوت یوسف کا اوپر حالت صغر سن کے **طعن** سقطی کہتے ہین کہ ولید بن عقبہ کو بیچ حد خمر کے چالیس تازیانے مارے اور اوس کی بابت علی نے مداہنت کی بیچ حکم الٰہی کے اور مداہنت کرنی بیچ اقامت حدود کے گناہ کبیرہ ہی پس مرتکب گناہ کبیرہ کا مستحق خلافت کا نہین ہو سکتا **جواب** اسکا دو طرح پر دیا گیا ہی پہلا جواب اہلسنت کی طرف سے ہی وہ یہ ہی کہ بیچ گواہی حد ولید کے شبہہ واقع ہوا تھا اسواسطے کہ ایک گواہ نے گواہی شرب خمر کی دی تھی اور ایک گواہ نے ورد خمر کے گواہی دی پس حضرت امیرؓ نے بمزید احتیاط کے اکتفا اور اقل حدین کے کی **جواب** دوسرا شیعون کی طرف سے ہی وہ یہ ہی کہ ولید کو ساتھ شاخ خرما کے کہ دو سر رکھتی تھی بار بیس ہشتاد تازیانہ ہوئے اور یہ قولہ تعالٰی وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا سے اخذ کیا ہی عبد المجید سقطی نے اس جواب کا اس طور پر دفعیہ کیا ہی کہ تعلیم حیلے کی بیچ قصے حضرت ایوبؑ کے بسبب ادای قسم اونکی کے تھی کہ زنا اوس حضرت کی

گناہ سے بری الذمہ تھی اس سبب سے تعلیم حمایہ کیا گیا تھا اور ولید بری الذمہ شرب خمر سے نہین تھا تا تخفیف اوسکی جائز
رکھی جاوے طعن ایرانی کہتے ہین کہ ابو بکر نے لشکر اسامہ سے تخلف کیا حالانکہ پیغمبر خداؐ نے اوس لشکر کو خود خصت فرمایا تھا اور بہت
تاکید سے فرمایا تھا کہ جَهِّزُوا جَیْشَ اُسَامَةَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا **جواب** یہ طعن صدیق اکبر پر دو وجہ سے
خالی نہین ہی یا بسبب عدم تجہیز لشکر کے ہی و یا بسبب تخلف کے ہی پس جو بسبب عدم تجہیز لشکر کے ہی محض دروغ ہی اسواسطے کہ جمیع
کتب سے ثابت ہی کہ تجہیز لشکر اُسامہ کی صدیق نے برخلاف مرضی جمیع صحابہ کے کیا تھا اور بہت اسمین کوشش فرمائی تھی اور جو
بسبب تخلف کے ہی رفاقت اُسامہ کی سے اسکا جواب یہ ہی کہ پیغمبرؐ نے بیچ اول مرض کے اس لشکر کو جدا کیا تھا اور ہمراہ اسامہ کے
متعین فرمایا تھا جسوقت مرض شدید ہوا اور اسامہ اور تابعین اوسکے نے توقف کیا صدیق کو پیغمبر خداؐ نے واسطے امامت نماز
اہل اسلام کے نائب اپنا کیا اور ساتھ اس مہم عظیم کے مشغول فرمایا تا آنکہ پیغمبر خداؐ نے وفات پائی پس تعیناتی ابو بکر صدیق
کی بسبب فرمانے پیغمبرؐ کے موقوف ہوئی اسواسطے کہ ساتھ امامت کے اونکو مقرر اور متعین فرمایا و نیز صدیق کو بعد رحلت
پیغمبرؐ کے انقلاب منصب ہوا اور بجای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہوئے اور جسکو کہ انقلاب منصب کا ہوا احکام اوس
منصب کے اوپر اوسکے جاری ہوتے ہین بحکم شرع کے علاوہ ازین جملہ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا کتب اہلسنت مین موجود نہین ہی
تا محتاج جواب کے ہوں ہم اور جو اس افترا کو بھی مسلم رکھین لفظ مَنْ کا واسطے عام کے ہوتا ہی نزدیک شیعہ کے بھی اس صورت مین
حضرت حیدر کرار اور دیگر مسلمین اس وعید مین شریک ہین اور جو شیعہ کہین کہ وعید خاص ہی ساتھ متعینات اسامہ کے کہ ہم کہین
جہزوا جیش اسامہ خطاب طرف متعینات کے نہین ہو سکتا ہی اسواسطے کہ تجہیز کرنا لشکر اسامہ کا بعینہ لشکر اسامہ کو فرمانا ہی اور یہ
کلام عبث ہی پس خطاب عام ہی طرف سب مسلمانون کے و جملہ لعن اللہ بھی ساتھ اس کلام کے مربوط ہی پس تخصیص متعینات کی نہ ہی
طعن خوارج کہتے ہین کہ علی بیچ اجتہاد اپنے کے شک رکھتے تھے اسواسطے کہ ایک شخص کو بیچ حد خمر کے ہشتاد تازیانہ مارے
جبکہ وہ مر گیا دیت اوسکی دی حالانکہ خود بیچ عہد خلیفۂ دوم کے بیچ حد خمر کے مشورہ دیا تھا کہ ہشتاد تازیانے مقرر کرنے چاہیے
پس جو کوئی کہ بیچ اجتہاد اپنے کے شک رکھتا ہو قابل خلافت کے نہین ہی **جواب** دیت دینی محدود فی الخمر کی واسطے
احتیاط کے تھی نہ واسطے شک کے بیچ اجتہاد اپنے کے اور عمل باحتیاط کمال تقوی ہی **طعن** روافض کہتے ہین کہ ابو بکر کو کبھی پیغمبرؐ
نے ساتھ کسی امر کے کہ ساتھ اقامت دین اور شرع متین کے تعلق رکھنے والی نہین کیا ہی اور جو کوئی قابل ولایت ایک
امر مسلمین کا نہو قابل ولایت عامہ کا کیونکر ہو سکے **جواب** یہ دروغ اور افترا محض ہی باجماع اہل تواریخ ثابت ہی کہ
حضرت صدیق رض کو بعد شکست احد کے جبکہ یہ خبر پہنچی کہ ابو سفیان بعد مراجعت کے نادم ہو کر چاہتا ہی کہ مدینے پر تاخت کرے
پیغمبر خداؐ نے خلیفہ اول کو مقابلے اوسکے بھیجا اور سال چوتھے مین غزوۂ بنی نضیر پر حضرت صدیق کو امیر لشکر کا کیا اور
سال ششم مین غزوہ بنو لحیان مین صدیق کو روانہ کیا از انجملہ سریہ عمدہ بسرکردہ ابو بکر صدیق کے تھا از انجملہ غزوہ تبوک مین
فرمان پیغمبرؐ کا پہونچا کہ جنود نصرت قرین باہر مدینہ منورہ کے بیچ ثنیۃ الوداع کے فراہم ہوں اور امیر لشکر گاہ کے حضرت ابو بکر

ہوئے اور موجودات لشکر کی بطور اون کے مقرر ہوئی اور غزوہ خیبر مین جسوقت پیغمبر خدا کو درد شقیقہ ہوا ابو بکر صدیق کو نائب بنا
کر کے واسطے فتح قلعے کے بھیجا اوسدن جنگ شدید وقوع مین آئی کہ جس سے شیعہ تہمت کرتے ہین کہ ابو بکر بھاگ گئے حالانکہ کفار
قلعے کے اندر محصور ہو کر لڑتے تھے پس وجہ بھاگنے کی کیا تھی مگر آنکہ اوسدن قلعہ خالی نہین ہوا اور سال ہفتم مین صدیق رضی کو اوپر
جماعت بنی کلاب کے روانہ فرمایا اور محاربہ شدید واقع ہوا بہت کو قتل کیا اور بہت کو اسیر کر لائے ازانجملہ جبکہ بنی عمر بن عوف مین
خانہ جنگی ہوئی پیغمبر کو بعد نماز ظہر کے خبر پہونچی اور واسطے صلح کرا دینے کے اونکے محلے مین پیغمبر خدا تشریف فرما ہوئے بلال کو فرمایا اگر وقت نماز
کا پہونچے اور آنے مین میرے توقف ہو ابو بکر کو کہدینا تا لوگون کو نماز پڑھا وین چنانچہ وقت عصر کے نماز پڑھائی ازانجملہ
جبکہ سال نہم مین حج فرض ہوا اور جانا پیغمبر کا بسبب بعض امور کے موقوف رہا ابو بکر صدیق کو امیر حج کا کر کے ساتھ
جماعت کثیر کے طرف مکے کے روانہ فرمایا تا اوس جگہ جا کر اقامت مراسم حج تعلیم کرین اور تفویض امامت نماز کی مرض الموت
مین بتواتر ثابت ہے پس انصاف کا مقام ہے کہ امور دین کہ تعلق ساتھ رئیس کے رکھتین یہی تین امور ہین اول جہاد دوسرا
حج تیسرا نماز پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تینون چیزون مین حضرت ابو بکر کو نائب بنا کیا پس دوسرا امر دینی کونسا باقی
رہا کہ ابو بکر صدیق ہیچ اوسکے لیاقت امامت کی نہین رکھتے تھے علاوہ ازین اگر یہ افترا شیعون کا بھی ہمنے قبول کیا پس
جو نہ بھیجنا کسی کام پر موجب عدم لیاقت امامت ہو لازم آوے کہ حسنین رض بھی لائق امامت کے نہون معاذ اللہ اسواسطے کہ حضرت
امیر نے ان دونون بزرگوارون کو کسی جنگ ور کسی کار پر نہین بھیجا بلکہ برادر علاتی اونکے کو یعنی محمد بن حنفیہ کو اکثر کامون
پر مامور کیا تھا طعن خوارج کہتے ہین کہ علی نے ہاتھ ایک چور کے جڑ انگشتان سے کٹولئے پس اقامت حد سارق کی
نجانی کہ خدای تعالی فرماتا ہے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا پس جاہل مسائل شرعیہ کا لائق خلافت
کے نہین ہے جواب کاٹنا ہاتھ چور کا جڑ انگشتان سے بسبب خطا جلاد کے تھا نہ بسبب فرمانے حضرت امیر کے تا جہل
لازم آوے عبد المجید سقطی نے ایکدفعہ کہا ہے کہ علی بن محمد بن یونس حراری مجتہد روافض نے صراط المستقیم مین لکھا ہے کہ
وقت کاٹنے انگشتان کے کسینے علی سے کہا کہ آیا بند دست سے ہاتھ کاٹنے چاہئین تھے علی نے کہا کہ اگر بند دست
کاٹے جاوین کس چیز پر تکیہ کرے اور کس چیز سے استنجا کرے پس یہ سوال و جواب صریح دلالت کرتا ہے کہ
خطا جلاد کی نہین تھی بلکہ بموجب اجتہاد اور استحسان کے تھا اور استحسان علی کا بمقابلے نص کے مردود ہے جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ افترا شیعون کا ہے اور یہ افترا اہل سنت پر حجت نہین ہو سکتا ہے اور افترا شیعون کا مشہور ہے کہتے ہین
کہ حضرت امام صادق نے کلام اللہ کو زمین پر مارا ہے نسخہ بخط علی ہے رواہ الکلینی کما مر فی الخاتمۃ الاولی طعن
روافض کہتے ہین خلیفہ اول نے عمر بن خطاب کو متولی تمام کامون مسلمانون کا کیا حالانکہ وقت حیات پیغمبر خدا
کے عمر خطاب اوپر خدمت اخذ صدقات کے مامور ہوئے تھے پھر معزول ہوئے اور معزول پیغمبر کو منصوب کرنا مخالفت پیغمبر
کی لازم آئی جواب یہ ہے کہ عمر بن خطاب کو معزول سمجھنا کمال بے عقلی ہے اگر کوئی کسی کار پر متولی کیا جاوے اور وہ کار

ہاتھ دست کے سے انجام پاوے اور تولیت اسکی تمام ہو دے شخص کو نہین کہین گے کہ تولیت سے معزول ہوا اور تولیت عمر بن خطاب کی اسی سبیل سے تھی کہ کار اخذ صدقات کا تمام ہوا تولیت بھی تمام ہوئی طعن سقطی کہتے ہین کہ علی نے حد سارق کے اوپر گواہی صبی نابالغ کی اقامت کی اور یہ امر سراسر مخالف حکم الٰہی ہے وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ پس حسب سینے کہ خلاف حکم الٰہی کیا کافر ہوا الحکم وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ جواب اسکا دو طرح پر دیا گیا ہے ایک جواب روافض کی طرف سے ہے وہ یہ ہے کہ رسول خدا نے بھی گواہی خزیمہ کو بجای دو گواہ عادل کے قبول فرمایا ہے حالانکہ خلاف نص ہے عبد المجید مسقطی خارجی نے اس جواب کا اسطور پر دفعیہ کیا ہے کہ تخصیص عمومات کی کار شارع کا ہے دوسرے کو درست نہین ہے کہ ساتھ عقل کے تخصیص عام کرے دوسرا جواب اہل سنت کیطرف سے ہے وہ یہ ہے کہ وَاسْتَشْهِدُوا مخصوص ہے بغیر امور صبیان کے اسواسطے کہ حضور بالغین کا بیچ ملاعب صبیان کے متعذر ہے اور متعذر کو گنجایش ہے چنانچہ مقطوع الید متعذر ہے غسل ہاتھ سے باوجودیکہ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ موجود ہے طعن ایرانی کہتے ہین کہ پیغمبر نے ابوبکر اور عمر کو تعینات اور تابع عمرو بن عاص کا اور اسامہ کا کیا اور عمرو بن عاص اور اسامہ کو ان پر امیر کیا پس جو ان دونون خلیفون کو لیاقت ریاست کی ہوتی یا افضل ہوتے پیغمبر ضرور ان دونون خلیفون کو رئیس کرتے اور لوگ تابع انکے ہوتے جواب شیعون سے دریافت کرنا چاہیے کہ موجب اس قول تمھارے کے ثابت ہوا کہ جو شخص کہ لیاقت ریاست کی رکھتا ہے افضل ہوتا ہے وہ امیر ہوتا ہے لاچار شیعہ بپاس اپنے کہنے کے کہین گے درست ہے پھر ان متعصبین سے کہنا چاہیے کہ تم کسواسطے عمرو بن عاص اور اسامہ کو افضل نہین جانتے ہیں جو تم اپنے اس قول پر ثابت ہورہتے اور عمرو بن عاص اور اسامہ کو بباعث ریاست لشکر کے افضل اور صاحب لیاقت خلافت کا جانتے اوسوقت اہل سنت بھی محتاج جواب ہوتے حالانکہ عمرو بن عاص اور اسامہ پر بھی سب اور تبرا کہتے ہو بالجملہ وجہ امیر کرنے عمرو بن عاص کی موافق کتب اہل سنت کے یہ تھی کہ یہ شخص کار آزمودہ اور حیلہ باز تھا اور مکاید حریفان اور مکامن انکے سے واقف تھے دوسرے کو اس قدر واقفیت نہین تھی اسواسطے عمرو بن عاص کو امیر لشکر کیا تھا اور اسامہ بھی آزمودہ کار جنگ تھے اور باپ انکا فوج شام اور روم کے ہاتھ سے شہید ہوئے تھے اور اسامہ احوال جنگ فوج روم کے سے واقف تھے اسواسطے انکو امیر لشکر کیا تھا تا انتقام پدر اپنے کا بخوبی لین طعن مسقطی کہتے ہین کہ روی محمد بن بابویہ القمی فی الفقیہ انه جاء رجل الی امیر المؤمنین وَاَقَرَّ بِالسَّرِقَةِ اِقْرَارًا يُقْطَعُ بِهِ الْيَدُ فَلَمْ يَقْطَعْ يَدَهُ پس امام نے بیچ حد اقامت حدود کے گناہ عظیم ہے اور مرتکب ایسے گناہ کا لایق خلافت کے نہین ہے جواب یہ ہے کہ یہ افترا شیعون کا ہے اور یہ روایت کتب اہلسنت مین موجود نہین ہے تا محتاج جواب کے ہون اور افترا اہل تشیع کا معروف ہے چنانچہ کہتے ہین کہ حضرت امام جعفر نے قرآن شریف کو اہانت سے زمین پر پٹکا کما رواہ الکلینی اور کہتے ہین کہ امام جعفر صادق نے بیچ حق بنت سیدة النساء حضرت ام کلثوم کے فرمایا ہے اوّل فرج غُصِبَتْ مِنَّا چنانچہ یہ افترے خاتمہ میں مفصل مذکور ہو چکے ہین طعن ایرانی کہتے ہین کہ ابوبکر

نے کہا اِنَّ لِی شَیطاناً یَعتَرِیْنی فَاِن استَقَمتُ فَاَعِینُونِی وَاِن زِغتُ فَقَوِّمُونی یعنی پس جسکو شیطان پیش آوے اور رستے سے دور کرے وہ شخص قابل خلافت کے نہیں ہی **جواب** یہ روایت کتب صحاح اہل سنت کبھیں موجود نہیں ہی تا محتاج بجواب ہوں جو یہ افترا بقول شیعون کے صحیح بھی ہو تو کیا عجب ہی کہ حضرت ائمہ نے بھی ایسی قسم کے کلام فرمائے ہیں چنانچہ حضرت امام سجاد نے بیچ صحیفہ کاملہ کے بیچ حق اپنے کے یہ دعا فرمائی ہی قَد مَلَکَ الشَّیطَانُ عِنَانِی فِی سُوءِ الظَّنِّ وَضَعفِ الیَقِینِ وَاِنِّی اَشکُو اِلَیکَ سُوءَ مُجَاوَرَتِی وَطَاعَةَ نَفسِی لَهُ یعنی فرمایا حضرت سجاد نے صحیفہ کاملہ مین بیچ حق اپنے کے کہ پکڑی ہی شیطان نے باگ میری بیچ بدگمانی اور سستی یقین کے اور مین شکوہ کرتا ہون بری ہمسائگی اوسکی کا اور اطاعت کرنے نفس میرے کے واسطے اوسکے اب اس عبارت اور عبارت صدیق کیکو موازنہ کرنا چاہیے تا تعصب دور ہو وایضاً وَمَا اُبَرِّئُ نَفسِی اِنَّ النَّفسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّی کہ قول حضرت یوسف کی طرف سے ہی ملاحظہ کرین وایضاً روایت کلینی کو ملاحظہ کرین عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ قال مَا مِن مُؤمِنٍ اِلَّا وَقَد وَکَّلَ اللہُ بِهِ اَربَعَ شَیَاطِینَ یَعُوذُ بِهِ یُرِیدُ اَن یُضِلَّهُ وَکَافِراً یَضَالَّهُ وَمُؤمِناً یَحسُدُهُ وَهُوَ اَشَدُّهُم عَلَیهِ وَمُؤمِناً یَتَّبِعُ عَثَرَاتِهِ یعنی فرمایا حضرت امام صادق نے نہیں ہی کوئی مومن مگر موکل کیا خدای تعالی نے ساتھ اوسکے چار شیطان کو الخ **طعن** مسقطی یعنی خوارج کہتے ہین کہ علی نے اپنی خطا پر اقرار کیا اور عصمت مین شک لائے پس جو شخص خود مقر اپنی خطا پر ہو لایق خلافت کے نہیں ہی نہج البلاغة مین لکھا ہی کہ فرمایا حضرت علی نے لَا تَکُفُّوا عَن مَقَالَةٍ بِحَقٍّ اَو مَشُورَةٍ بِعَدلٍ فَاِنِّی لَستُ بِفَوقِ اَن اُخطِئَ وَلَا آمَنُ مِن ذٰلِکَ فِی فِعلِی اِلَّا اَن یَکفِیَ اللہُ فِی نَفسِی مَا هُوَ اَملَکُ بِهِ مِنِّی پس مضمون لست بفوق ان اخطی ولا آمن من ذلک فی فعلی کا صریح دلالت کرتا ہی کہ خطا اون سے سرزد ہوتی تھی **جواب** اسکا یہ ہی کہ یہ فرمانا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دلیل عدم استحقاق خلافت کا نہیں ہو سکتا کسواسطے کہ خلافت کو عصمت لازم نہیں ہی چنانچہ طالوت خلیفہ تھے اور معصوم نہین تھے اور عصمت بجز پیغمبرون کے دوسرونکو ثابت نہیں ہی **طعن** ایرانی کہتے ہین کہ ابوبکر نے کہا لَستُ بِخَیرِکُم وَعَلِیٌّ فِیکُم پس اگر اس قول مین صادق تھے البتہ قابل امامت کے نہیں ہین اور جو کاذب تھے بھی قابل امامت کے نہیں **جواب** یہ ہی کہ یہ روایت کسی صحاح اہل سنت مین موجود نہیں ہی سراسر افترا ہی پس اس جگہ منصف اور حق طلب کو یہی نکتہ کافی ہی کہ اول کتب صحاح سے یہ روایت ملاحظہ کرے پس جب افترا اس فرقے کا ثابت ہو جاوے باقی روایات موضوعہ اس فرقے کو اسپر قیاس فرماوین قطع نظر اسکے یہ حوصلہ خدای تعالی نے علمای اہل سنت کو ہی عطا فرمایا ہی کہ افترا اور بہتان کا بھی جواب دیتے ہین پس جو اس افترا کو بھی مسلم رکھین **جواب** اوسکا یہ ہی کہ حضرت امام زین العابدین امام سجاد نے بیچ صحیفہ کاملہ کے کہ نزدیک شیعہ کے بہت معتبر ہی فرمایا ہی اَنَا الَّذِی اَفنَت الذُّنُوبُ عُمرَهُ الخ یعنی فرمایا حضرت امام سجاد نے کہ مین وہ شخص ہون کہ فنا کی گناہون نے عمر اوسکی پس اگر امام موصوف اس

کلام مین صادق تھے قابل امامت کے نہین ہین کہ فاسق مرتکب گناہون کا قابل امامت کے نہین ہو سکتا اور جو معاذ اللہ
کاذب تھے تو بھی لائق امامت کے نہین ہین اسواسطے کہ کاذب فاسق ہی اور فاسق قابل امامت کے نہین ہی پس لابد شیعہ اس کلام کا
جواب دینگے وہ جواب اہل سنت کی طرف سے بیچ حق خلیفہ اول کے قبول فرماوین طعن مسقطی کہتے ہین کہ بیچ عہد علی کے جو
نجاشی حارثی شاعر کو گرفتار کر کے لائے کہ اوس نے رمضان مین شراب پی تھی علی نے بیس تازیانے حد سے زیادہ مارے
کہ روایت کیا محمد بن بابویہ القمی اور کتب اہل جماعت کے سے بھی ثابت ہی پس معلوم ہوا کہ علی احکام مسائل شرعیہ سے محض جاہل تھے
اور جاہل لائق خلافت کے نہین ہی جواب یہ ہی کہ زیادہ کرنا بیس تازیانے کا واسطے سیاست کے تھا کہ بیچ رمضان المبارک کے
شراب پی تھی نہ زیادتی اوپر حد مقرر کے اور مجتہد کو یہ امر واسطے سیاست کے درست ہی طعن اراتی کہتے ہین کہ ابوبکر کو واسطے
پونچانے سورہ براءت کے مکے مین بھیجا تھا جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا براءت کو حوالے علی کے کر اور ابوبکر سے واپس لو پیغمبر
نے علی کو عقب ابوبکر کے بھیجا اور فرمایا براءت کو ابوبکر سے لیکر اہل مکہ پر پڑھ پس ابوبکر معزول ہوئے اور واپس آئے پس وہ کوئی
کہ قابلیت قرآن کی نرکھتا ہو اوسکو اوپر ادا کرنے حقوق جمیع خلائق کے اور ادای احکام جمیع شریعت کے اور قرآن کے
کس طرح امین کہین اور کس طرح امام کہین جواب یہ ہی کہ اس روایت مین عجب خبط اور خلط کیا ہی بقول شخصی چہ خوش گفت است
سعدی در زلیخا + الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا + کجا نزول جبرئیل و کجا معزول ہو کر واپس آنا خلیفہ اول کو تفصیل اس مقدمے کی
یہ ہی کہ روایات اہل سنت کے اس قصے مین مختلف ہین اکثر کتب معتبرہ مین مثل بیضاوی اور مدارک اور زاہدی اور تفسیر نظام اور جذب القلوب
اور شروح مشکوۃ مین اس طرح پر ہی کہ خلیفہ اول کو واسطے امارت حج کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منصوب کر کے روانہ فرمایا تھا
نہ واسطے پونچانے سورہ براءت کے پس بعد روانہ ہونے خلیفہ اول کے سورہ براءت نازل ہوئی اور نقض عہد مشرکون کا اوس سورہ
مین مذکور ہوا تب پیچھے سے خلیفہ چہارم کو سورہ براءت دیکر روانہ کیا اس صورت مین عزل خلیفہ اول کا اصلا ثابت نہین ہوا کسواسطے
کہ دو آدمی کو دو کار مختلف پر منصوب کیا اسی پر ہی اتفاق محدثین کا اور بیچ کتاب معالم اور معارج اور روضۃ الاحباب اور حبیب السیر
اور مدارج کی اسطرح پر روایت ہی کہ اول ابوبکر صدیق کو ساتھ پڑھنے سورہ براءت کے اور واسطے ادا کرنے حج کے مسلمانون کو حکم
امر فرمایا بعد ازان خلیفہ چہارم کو روانہ فرمایا اسمین دو احتمال ہین احتمال پہلا یہ ہی کہ خلیفہ اول کو پڑھنے سورہ براءت کے سے معزول
کر کے خلیفہ چہارم کو منصوب فرمایا دوسرا احتمال یہ ہی کہ خلیفہ چہارم کو شریک خلیفہ اول کے کیا تا یہ دونون اس خدمت کو بجا لاوین
پس باقی راوی اہل سنت کے مانند صاحب روضۃ الاحباب اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسرے تمام محدثین اہلسنت کے احتمال
دوسرے کے موافق روایت کرتے ہین کہ ابوبکر صدیق نے ابوہریرہ کو بیچ روز نحر کے مع جماعت دوسری متعینہ حضرت
علی کے فرمایا تو منادی دین کہ لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان پس ان روایات سے
صریح معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق اس خدمت سورہ براءت کے سے بھی معزول نہین ہوئے تھے ورنہ خدمت دوسری کیون
دخل دیتے پس اس صورت مین بھی عزل واقع نہین ہوا اب باقی رہا احتمال پہلا پس جو یہ احتمال پہلا نزدیک شیعون کے

صحیح ہی پس کہین ہم کہ یہ عزل بسبب عدم لیاقت اور قصور قابلیت کے نہین تھا بدلیل آنکہ باجماع ثابت ہی کہ حضرت
صدیق امارت حج کے سے معزول نہین ہوئے تھے پس جسوقت لیاقت سرداری حج کی کہ متضمن اصلاح عبادت چند لاکھ
مسلمانون کو اور پڑھنے خطبون اور تعلیم مسائل کو ہی اور یہ سب امور محتاج ساتھ اجتہاد عظیم اور علم بہت کے ہین ساتھ
ابوبکر صدیق کے ثابت ہوئے پس لیاقت پڑھنے چند آیات قرآنی کی ساتھ آواز بلند کے کہ ہر قاری ادا [illegible] سرانجام
دے سکتا ہی کسواسطے ابوبکر رض کو ثابت نہو وایضاً بیچ کتب سیر اور احادیث کے ثابت اور صحیح ہی کہ جبکہ حضرت علی مدینہ منورہ سے
روانہ ہوئے اور بعد قطع مسافت کے نزدیک خلیفہ اول کے پونہچے بعد ملاقات کے خلیفہ اول نے فرمایا أَنْتَ أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ
خلیفہ چہارم نے فرمایا أَنَا مَأْمُورٌ پس خلیفہ اول روانہ ہوئے اور پہلے دن ترویہ سے خطبہ پڑھا اور تعلیم مناسک حج کے موافق آئین
اہل اسلام کے لوگون کو شروع کرلی اور جو کہ بعض ناواقف علم سیر کے کہتے ہین کہ علی رض نے فرمایا أَنَا أَمِيرٌ یہ سراسر
افترا ہی واسطے مغالطہ دہی جہلا کے اور کتب اہل سنت کے مبطل اسکے ہین بالجملہ طرفہ یہ ہی کہ خلیفہ اول بھی شریک پڑھنے سورہ
برارت کے تھے چنانچہ صحیح بخاری مین ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ ابوبکر صدیق بھی کبھی کبھی شریک حضرت مرتضی علی رض کے
ہوتے تھے اور ترمذی مین ساتھ روایت ابن عباس کے ثابت ہی كَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَإِذَا عَيِيَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ
فَنَادَى بِهَا وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا بَحَّ قَامَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنَادَى بِهَا اب اس جگہ ناظرین اس رسالے پر مخفی نرہے کہ وجہ
بھیجنے حضرت علی رض کی واسطے پڑھنے سورہ برات کے یہ تھی کہ عادت عرب کی بیچ عہد اور پیمان باندھنے اور توڑنے اور صلح کرنے
اور جنگ کرنیکے تھی کہ یہ امور بدون ہونے سردار قوم کے یا فرزند اور داماد اور برادر اوس سردار کے طی نہین ہوتے تھے اور ساختہ
اور پرداختہ دوسرے کا اگرچہ بزرگی رکھتا ہو خاطر مین نہین لاتے تھے اور معتبر نہین جانتے تھے پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سبب سے حضرت علی رض کو روانہ فرمایا تھا کہ نقض عہد کو موافق عادت اور رسم عرب کے اظہار کرین تا آئندہ عرب کو
جگہ عذر کی اور گنجایش کہنے کی نہو کہ ہمکو موافق رسم اور آئین ہمارے کے اوپر نقض عہد کے آگاہ نہین کیا اور یہ وجہ معالم اور زاہدی اور
بیضاوی اور شرح تجرید اور شرح مواقف اور صواعق اور شرح مشکوۃ وغیرہ کتب معتبرہ مین موجود ہی آیا نہین ملاحظہ کیا تواریخ کا
کہ جسوقت پیغمبر صلعم نے بیچ حدیبیہ کے بعد صلح کے اوس انصاری کو کہ صنعت کتابت مین مہارت کمال رکھتا تھا واسطے لکھنے عہدنامے
کے بلایا سہیل بن عمرو نے کہ طرف مشرکین کے سے تھا اور واسطے مصالحے کے آیا تھا کہا یا محمد مناسب یہ ہی عہدنامہ علی برادر
عم زاد تمہارا لکھے تا موافق رسم ہمارے کے عہدنامہ تحریر ہو اور لکھنا اوس انصاری کو قبول نکیا چنانچہ مدارج اور معارج اور دیگر
کتب اہل سنت مین مرقوم ہی بالجملہ جو ابوبکر صدیق لیاقت اور قابلیت پڑھنے سورہ برات کی نرکھتے تھے اونکو امیر حج کا
مقرر کرنا کہ ہزار ہا درجہ اعظم اور مہم تر ہی پڑھنے چند آیات قرآنی سے کیا وجہ اور کیا معنی رکھتا تھا اور پیغمبر خدا ایسے کہ معصوم
ہین کس واسطے عدم لیاقت والے کو سرداری حج کا مقرر فرمایا طعن روافض کہتے ہین کہ ابوبکر نے حضرت فاطمۃ الزہرا کو ترکہ پیغمبر
کیسے کہ پدر اونکے تھے ارث نہ دی بسبب بغض اور عداوت کے پس حضرت زہرا نے فرمایا کہ ای پسر ابوقحافہ تو باپ اپنے سے میراث

لیتا ہی تو ادرمین باپ آپنے سے میراث نلون کیا انصاف ہی پس خلیفہ اول نے بیچ مقابلے حضرت فاطمہ کے بروایت
ایک آدمی کے کہ خود تھے حجت کی اور کہا کہ مینے رسول خدا سے سُنا ہی کہ فرمایا کہ ہم لوگ فرقہ انبیا ہین نہ کسی سے میراث
لیتے ہم نہ کوئی ہم سے میراث لیتا ہی حالانکہ یہ خبر صریح مخالف نص قرآن کے ہی یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِی اَولَادِکُم
یہ نص عام ہی نبی اور غیر نبی کو وایضاً مخالف نص دوسری آیت کے ہی وَوَرِثَ سُلَیمَانُ دَاؤدَ وآیت دوسری
وَهَب لِی مِن لَدُنکَ وَلِیًّا یَرِثُنِی وَیَرِثُ مِن آلِ یَعقُوبَ پس معلوم ہوا کہ انبیا علیہم السلام وارث ہوتے ہین
اور اونسے بھی میراث لیجاتی ہی جواب اسکا یہ ہی کہ نہ دینا میراث کا حضرت فاطمۃ الزہرا کو صرف بسبب حدیث نبوی
کے تھا نہ بباعث عداوت اور بغض کے بدلیل آنکہ ازواج مطہرات کو بھی بر تقدیر میراث کے حصہ ترکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پہونچتا تھا اور دختر ابوبکر صدیق کی اونمین شامل تھین وایضاً قریب نصف متروکے پیغمبر کے حضرت عباس کو پہونچتا تھا
پس لا بد ان متعصبین شیعون سے دریافت کرنا چاہیے کہ اگر خلیفہ اول کو ساتھ حضرت زہرا کے عداوت تھی ساتھ حضرت عباس
اور ازواج مطہرات کے خصوصاً ساتھ دختر اپنی حضرت عایشہ کے کیا عداوت تھی کہ سب کو محروم الارث کیا اور جو کہ حضرات شیعہ
نے افترا کیا ہی کہ بجز ایک آدمی کے کہ خود خلیفہ اول تھے دوسرے کسی آدمی نے یہ حدیث نہین سنی یہ محض دروغ ہی کسواسطے
کہ بیچ کتب اہل سنت و جماعت کے مثل بخاری و غیرہ کے بروایات حذیفۃ الیمان اور زبیر اور ابو درداء اور ابو ہریرہ اور عباس
اور علی مرتضی اور عبد الرحمان بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کے ثابت ہی اور جو ان جملہ صحابہ اجلہ کا اس جگہ اعتبار نہین ہی
اعتبار روایت حضرت علی کا کہ نزدیک شیعہ کے معصوم ہین کرین کہ روایت معصوم کی کافی ہی بیچ شہادت کے اور جو کہ شیعون
نے لکھا ہی کہ یوصیکم اللہ فی اولادکم الایہ وورث سلیمان داود الآیہ وہب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب
الآیۃ یہ آیات صریح دلالت کرتے ہین اسپر کہ انبیا وارث ہوتے ہین اور اون سے بھی وارث انکے میراث لیتے ہین جواب
اسکا یہ ہی جو کہ یہ فرقہ شیعہ کا علم تفسیر اور حدیث سے بے نصیب ہی اور اپنے کتب سے بھی واقف نہین ہی اسیواسطے
معنی ورثۃ انبیاء کے کہ قرآن مین موجود ہی یہ فرقہ وراثت مال و اسباب و متروکے کی سمجھتا ہی پس یہ سراسر غلط فہمی
اس فرقے کی ہی بلکہ مراد وراثۃ انبیاء سے وراثت علم اور نبوت کی ہی پس ان متعصبین سے کہنا چاہیے کہ پردہ تعصب کو
انکھون اپنی سے دور فرما کر اپنے کتب کی طرف ملاحظہ کرین کہ امام معصوم حضرت امام صادق کیا فرماتے ہین روی
مُحَمَّدُ بنُ یَعقُوبَ الرَّازِیُّ فِی الکَافِی عَن اَبِی البَختَرِیِّ عَن اَبِی عَبدِ اللّٰهِ جَعفَرِ بنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ اَنَّہُ قَالَ
اِنَّ العُلَمَاءَ وَرَثَۃُ الاَنبِیَاءِ وَذٰلِکَ اَنَّ الاَنبِیَاءَ لَم یُوَرِّثُوا فِی نُسخَۃٍ لَم یُوَرِّثُوا دِرهَمًا وَلَا دِینَارًا
وَاِنَّمَا اَورَثُوا اَحَادِیثَ مِن اَحَادِیثِهِم فَمَن اَخَذَ بِشَیءٍ مِنهَا فَقَد اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ یعنی فرمایا حضرت
امام صادق نے کہ علما وارث انبیا ہین اور یہ سخن اسواسطے ہی کہ انبیا نے میراث نہین چھوڑی ہی یا نہین وارث
کیے گئے ہین درہم کے اور دینار کے اور سواے اسکے نہین کہ میراث چھوڑی ہی احادیث کی حدیثون اپنی سے پس اوس نے کہ

سلہ حکم کرتا ہی تمکو اللہ بیچ اولاد تمھاری کے ۱۲
سلہ اور وارث ہوا سلیمان داؤد کا ۱۲
سلہ پس بخش مجھکو اپنے پاس سے ایک ولی کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو آل یعقوب کا ۱۲

اخذ کیا کچھ اون حصون سے پس لیا اوس نے نصیبہ اور حصہ بہت اور لفظ انما کا نزدیک شیعون کے مفید حصر ہی چنانچہ بیچ آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کے مذکور ہی پس معلوم ہوا کہ پیغمبرون نے بجز علم اور احادیث کے کچھ چیز میراث سے کسی کو نہین دی ہی فثبت المدعا بروایت المعصوم ایضا روی الکلینی عن ابی عبد اللّٰہ ان سلیمان ورث داود وان محمدا ورث سلیمان یعنی فرمایا امام صادق نے کہ سلیمان وارث ہوئے داود کے اور البتہ محمد وارث ہوئے سلیمان کے پس بقول معصوم کے ثابت ہوا کہ مراد وراثت انبیاء کی سے وراثت علم اور نبوت کی ہی نہ وراثت مال اور اسباب دنیوی کی اور جو بعض شیعون نے کہا ہی کہ یہ روایت خلیفہ اول کی مخالف آیت کے ہی یہ بھی غلط فہمی اس فرقے کی ہی اسواسطے کہ لفظ کم کا بیچ یوصیکم کے خطاب ساتھ امت کے ہی نہ ساتھ پیغمبر کے اور اس آیت نے بہت تخصیص پائی ہی مثلا اولاد کافر کی وارث نہین ہی اور قاتل وارث نہین اور ایضا نزدیک شیعون کے ثابت ہی جو کہ ترکہ پیغمبر کا بیچ ہاتھ علی کے آیا حضرت امیر نے حضرت عباس اور اولاد اونکی کو خارج کیا اور ازواج کو بھی حصہ اونکا نہ دیا چنانچہ باجماع اہل سیر در تواریخ اور علمای حدیث کے ثابت ہی کہ متروکہ پیغمبر خیبر اور فدک وغیرہ کا بیچ عہد خلیفہ دوم کے بیچ تصرف حضرت علی اور حضرت عباس کے تھا بعد ازان فقط بیچ تصرف حضرت علی کے رہا بعد حضرت علی کے حضرت امام حسن کو بعد ازان حضرت امام حسین کو بعد ازان حضرت زین العابدین اور حضرت حسن بن حسن کو پونچا اور ہر دو نو تداول کرتے تھے بعد ازان حضرت زید بن حسن بن علی متصرف ہوگئے رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین پس جو میراث ترکہ پیغمبر مین جاری ہوتی یہ اہلبیت معصومین حق تلفی صریح روا نرکھتے بلکہ حق داروں کو مانند ازواج مطہرات اور حضرت عباس کو تقسیم متروکہ پیغمبر کا ضرور کرتے یہ جو کچھ کہ ذکر کیا گیا کہ مراد وراثت انبیا کی سے بیچ کلام الٰہی کے علم اور نبوت ہی نہ وراثت مال اور اسباب کی موافق روایات ائمہ معصومین کے مذکور ہوا ہی اب اس جگہ قرینہ عقلیہ اوپر اثبات اور تصدیق روایات ائمہ معصومین کے بیان ہوتا ہی پس سنو تم کہ باجماع اہل تاریخ حضرت داود علیہ السلام کے اونیس ۱۹ بیٹے تھے مناسب تھا کہ سب اولاد وارث حضرت داود کی ہوتی حالانکہ خدای تعالی نے فقط حضرت سلیمان کو ساتھ وراثت کے مخصوص فرمایا اور برادران اون کے کو شریک نہین کیا پس اس سے صریح ظاہر ہی کہ اس جگہ مراد وراثت سے وراثت نبوت اور علم کی ہی کسواسطے کہ اور برادر حضرت سلیمان کو یہ رتبہ نبوت کا حاصل نہین تھا و ایضا بر ظاہر ہی کہ ہر پسر میراث پدر سے لیتا ہی اور وارث مال پدر کا ہوتا ہی پس خبر دینی اس وراثت مال کی سے محض لغو ہوا اور کلام الٰہی مین لغو نہین ہی و ایضا کلام آیندہ صریح ناطق ہی اسپر کہ مراد وراثت سے وراثت علم ہی حیث قال وقال یَا اَیُّھَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ الخ اور آیت دوسری یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ہی پس صریح بداہت عقلیہ سے ظاہر ہی اس جگہ وراثت سے منصب نبوت کی مراد ہی کسواسطے کہ جو لفظ آل یعقوب کا نفس ذات حضرت یعقوب سے مراد ہو بطور مجاز کے پس لازم آوے کہ مال حضرت یعقوب کا زمانہ اون کے سے تو زمانہ حضرت زکریا تک کہ زیادہ دو ہزار برس سے گذرے تھے غیر مقسوم باقی رہے اور تقسیم اوسکی بعد وفات حضرت زکریا کے کر کے حصہ حضرت یحیی کا ساتھ حضرت یحیی کے پونچے اور یہ بالکل سفسطہ اور ہزل ہی اسواسطے کہ جو مال پہلے وفات حضرت زکریا کے سے مقسوم ہوا ہو وہ مال مال حضرت زکریا کا ہوا اور بیچ یرثنی کے داخل ہوا اور جو مراد

آل یعقوب سے اولاد حضرت یعقوب کی مراد ہو لازم آوے کہ حضرت زکریا وارث جمیع بنی اسرائیل کے ہوں کیا مزہ کیا زہرہ
اور یہ سفسطہ بدتر سفسطہ اول سے ہی پس اس آیت کو اس مقام مین لانا کمال خوش فہمی علمای شیعون کی ہی پس معلوم ہوا کہ مراد
اس جگہ وراثت سے منصب نبوت کی ہی کہ اشرار بنی اسرائیل بعد میرے مستولی ہو کر مبادا تحریف احکام الٰہی کرین اور میرے علم
کی محافظت نکرین پس قصہ حضرت زکریا کا طلب ولد سے اجرای احکام الٰہی اور ترویج شریعت اور بقای نبوت خاندان اپنے مین
ہی اور جو کہین کہ لفظ وراثت کا بیچ علم کے مجاز ہی اور بیچ مال کے حقیقت پس لفظ مجاز کو بے ضرورت کس واسطے استعمال کیا کہین
ہم کہ ضرورت اس جگہ محافظت روایت امام معصوم کی ہی کہ مذکور ہے چنانچہ روایت حضرت امام صادق کی اوپر مذکور ہوئی علاوہ
ازین یہ لفظ مجاز کا بمنزلہ حقیقت کے ہی بیچ استعمال قرآن کے قولہ تعالیٰ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا
الآیہ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتٰبَ اور بعض جہلہ کہتے ہیں کہ جو پیغمبرؐ سے کوئی میراث نہین لیتا پس کس واسطے
حجرات ازواج کو بیچ میراث اونکے دیے جواب اسکا یہ ہی کہ اقرار حجرات ازواج کا بیچ تصرف ازواج کے واسطے ملکیت انکے کے تھا
نہ واسطے میراث کے پس ہبہ مع القبض متحقق ہوا اور دلیل اس دعوی کی باجماع سنی اور شیعہ کے یہ ہی کہ جب حضرت امام حسن رضہ
کی وفات نزدیک ہوئی ام المومنین عائشہ صدیقہ سے اجازت طلب کی کہ مجکو بھی ایک جگہ واسطے دفن کے بیچ جوار جد
بزرگوار کے دو تم پس جو حجرہ ام المومنین کا ملک اونکی نہین تھا اجازت لینے کی کیا حاجت تھی اور اوپر مالک ہونے ازواج
کے اپنے گھرون پر قرآن سے بھی مفہوم ہوتا ہی کہ گھرون کو ساتھ ازواج کے اضافت کیا قولہ تعالیٰ وَقَرْنَ فِيْ
بُيُوْتِكُنَّ ورنہ مقام یہ تھا کہ خدای تعالیٰ اسطرح پر فرماتا وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِ الرَّسُوْلِ اور بعض شیعہ کہتے ہین کہ اگر ایسا ہوتا
پس شمشیر اور زرہ اور دلدل و امثال انکے کس واسطے حضرت امیر کو خلیفہ اول نے دیا کہین ہم کہ دینا صریح دلالت
کرتا ہی اسپر کہ بیچ متروکہ پیغمبرؐ کے میراث نہین تھا اسواسطے کہ حضرت علیؑ کو خود کسی وجہ سے میراث پیغمبرؐ کی نہین پہونچتی تھی
جو وارث ہوتے ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ اور حضرت عباسؓ وارث ہوتے بلکہ حضرت عباس کو نصف متروکہ پیغمبرؐ کا
پہونچتا پس وجہ دینے ان اشیا کی حضرت امیر کو یہ تھی کہ ان پیغمبرؐ کا بعد وفات کے حکم وقف کا رکھتا ہی اور جمیع مسلمین کے اور
خلیفۂ وقت کو اختیار ہی اسکے تقسیم پر پس ان اشیا اور جس سامان کو کہ لائق اور شایان شان حضرت امیرؑ کا سمجھا وہ تبرکاً خلیفہ اول
نے اونکو دیا ایضاً بعض اشیا متروکہ پیغمبرؐ کے خلیفہ اول نے حضرت زبیر برادر عمہ زاد پیغمبر خدا کو بھی دیے اور
حضرت عباس کو بھی دیے پس یہ تقسیم صریح دلیل ہی اوپر عدم توریث کے اور باقی شبہات جو واقع ہوں تحفہ اثنا عشریہ
اور مفتاح سے ملاحظہ کر کے دفع کرین کہ ان اوراق مین بہت اختصار سے لکھا گیا ہی طعن سنقطی کہتے ہین کہ علی نے
مولاۃ حاطب کو رجم کیا حالانکہ وہ کنیز تھی اور کنیز پر رجم نہین ہی پس معلوم ہوا کہ علی احکام اور مسائل شرعیہ سے محض جاہل
تھے اور جاہل لائق خلافت کے نہین ہی جواب رجم مولاۃ حاطب کا جائز ہی کہ بعد عتاق اوسکے ہوا اور ممکن ہی
کہ حضرت حیدر کو اوسکے کنیز ہونے اوس مولاۃ کے اطلاع نہوئی ہو طعن ایرانی کہتے ہین کہ ابو بکر نے فدک فاطمہ کو نہ دیا حالانکہ

پیغمبر خدا نے حضرت فاطمہ کو ہبہ کر دیا تھا اور دعوی حضرت فاطمہ کا مسموع نہیں کیا اور اون سے گواہ طلب کیے جبکہ حضرت علی اور
ام ایمن کو واسطے گواہی کے لائے گواہی انکی رد کی کہ ایک عورت اور ایک مرد گواہی مین کفایت نہین کرتا بلکہ ایک زن اور
چاہیے پس حضرت فاطمہ غضبناک ہوئین اور خلیفہ اول سے ترک کلام کیا حالانکہ پیغمبر خدا نے حق فاطمہ مین فرمایا ہی مَنْ اَغْضَبَهَا
اَغْضَبَنِیْ و ایضاً شیعہ کہتے ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زہرا کو ساتھہ فدک کے وصیت فرمائی تھی ابوبکر نے
فدک پر تصرف نہ دیا پس خلاف وصیت پیغمبر کے کیا جواب اسکا چند وجوہ سے دیا ہی اول آنکہ دعوی ہبہ کا حضرت زہرا سے
اور گواہی دینی حضرت علی کی اور ام ایمن کی یا حسنین کی بیچ کتب اہل سنت کے اصلا موجود نہین ہی محض مفتریات شیعہ ہی اور
روایات افترائی واسطے الزام اہل سنت کے لانا اور جواب اوسکا طلب کرنا کمال سفاہت ہی اس جگہ اہل انصاف پر واجب ہی
کہ اس افترا کو کتب اہل سنت سے ملاحظہ کرین کہ کونسی کتاب مین ہی جبکہ نملے باقی اقوال اس فرقے کو اوسپر قیاس کرین کہ کس قدر
بہتان اور افترا کرتے ہین خدای تعالی نے یہ جو صابہ علمای اہلسنت کو ہی عطا فرمایا ہی کہ مفتریات شیعون کا بھی جواب دے سکتے ہین
چنانچہ اس افترا کو بھی ہم مسلم رکھین پس کہین ہین کہ یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کہ موہوب ملک موہوب لہ نہین ہوتا تا وقتیکہ قبض اور تصرف
اوسکا نہین ہووے اور فدک بالاجماع بیچ حین حیات پیغمبر کے بیچ تصرف حضرت زہرا کے نہین آیا تھا بلکہ بیچ تصرف پیغمبر خدا کے
تھا پس خلیفہ اول نے حضرت زہرا کو دعوی ہبہ مین تکذیب نہین کیا بلکہ تصدیق کیا ولیکن مسئلہ فقہیہ بیان کیا کہ مجرد ہبہ موجب
ملک نہین ہوتا تا وقتیکہ قبض متحقق نہو اس جگہ حاجت گواہ طلب کرنے کی نہین تھی اور جو کچھہ شیعہ کہتے ہین کہ پیغمبر نے بیچ حق فاطمہ
کے فرمایا من اغضبها اغضبنی پس کمال ناواقفیت لغت عرب سے ہی اسواسطے کہ اغضاب وہ ہی کہ کوئی شخص ساتھہ قول یا فعل کے قصداً
کسی کو غضب مین لاوے اور ظاہر ہی کہ ابوبکر ہرگز قصد ایذای فاطمہ کا نہ کرتے تھے اور بار بار مقام عذر مین فرماتے تھے وَاللّٰهِ یَا ابْنَةَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ اِنَّ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ پس جو اغضاب جانب خلیفہ اول سے متحقق نہو
بیچ وعید کے کس طرح داخل ہوں اور جو حضرت زہرا بسبب بشریت کے غضب مین آئی ہوون ولیکن جو کہ وعید بلفظ اغضاب ہی نہ بلفظ
غضب پس حضرت ابوبکر کو اوس سے کیا خوف اگر ساتھہ اس لفظ کے وعید واقع ہوتا کہ مَنْ غَضِبَتْ عَلَیْهِ غَضِبْتُ عَلَیْهِ
اس صورت مین البتہ حضرت ابوبکر کو مقام خوف کا تھا اور غضب کرنا حضرت زہرا کا بیچ مقدمات خانگی کے اور حضرت
علی کے بارہا وقوع مین آیا ہی چاہیے کہ بقول شیعہ کے حضرت امیر بھی من اغضبها اغضبنی مین شامل ہوون اسواسطے
کہ بالاجماع ثابت ہی کہ جسوقت خطبہ بنت ابوجہل کا واسطے اپنے کیا اوسوقت حضرت زہرا روتی ہوئی روبرو پیغمبر خدا
کے پہنچین لہذا پیغمبر خدا نے یہ خطبہ فرمایا اَلَا اِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا وَیَرِیْبُنِیْ
مَا رَابَهَا فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ یعنی اوسوقت رسول اللہ نے فرمایا کہ فاطمہ گوشت پارہ میرا ہی ایذا دیتی
ہی مجکو وہ چیز کہ ایذا دے اوسکو اور تردد کرتی ہی مجکو وہ چیز کہ تردد کرتی ہی اوسکو پس جو کوئی کہ اوسکو غضب مین لایا غضب مین
لایا میرے تئین پس معلوم ہوا کہ من اغضبها اغضبنی مین حضرت امیر بھی داخل ہین ایضاً جبکہ باہم حضرت امیر اور حضرت زہرا کے

له جسنے غصہ دلایا اوسکو غصہ دلایا مجھکو ۱۲

له قسم خدا کی اے بیٹی رسول اللہ کی بیشک قرابت رسول اللہ کی دوست تر ہے میرے نزدیک صلہ کرنے سے قرابت اپنی کے ۱۲

له جسنے غصہ دلایا اوسکو پس غصہ دلایا مجھکو ۱۲

رنجش ہوئی اوسوقت حضرت بیگھر سے باہر آکر مسجد مین تشریف لائے اور اوپر فرش مسجد کے بے فرش خواب فرمائی
پیغمبر خدا کو اس ماجرا پر خبر ہوئی نزدیک حضرت زہرا کے پیغمبر خدا تشریف لائے اور پوچھا اَیْنَ عَلِيٌّ حضرت زہرا نے
عرض کیا اِنَّہٗ غَاضَبَنِي فَخَرَجَ اور ذو نور روایت متفق علیہ اور صحیح بین ایسے بیہیات سے ہی کہ حضرت موسیٰ
نے بحکم بشریت کے حضرت ہارونؑ برادر کلان اور نبی مقرب خدا پر غضب کیا یہان تک کہ ریش مبارک اونکی پکڑی اور کھینچا
اور معلوم ہی کہ حضرت ہارون نے قصد اغضاب حضرت موسیٰؑ کا نہین کیا تھا سو اسواسطے کہ اغضاب نبی کا کفر ہی قطع نظر ان سے کے
جو حضرت فاطمہ نے بسبب منع میراث کے یا واسطے نہ سننے دعوی ہبہ کے غضب کیا اور ترک کلام ساتھ ابوبکر کے کی لیکن بروایت سنی اور
شیعہ سے ثابت ہی کہ خلیفۂ اول خود بنفس نفیس اوپر دروازے حضرت فاطمہ کے حاضر ہوئے اور امیر المومنین حضرت علی کو شفیع اپنا
کیا یہان تک کہ حضرت زہرا خلیفۂ اول سے خوش ہوئین اوپر روایت اہل سنت کی اکثر کتب معتبر سے مانند مدارج النبوت اور
کتاب الوفا اور بیہقی اور شروح مشکوۃ اور کتاب الموافقت کے ثابت ہی کہ حضرت زہرا بعد اس قضیے کے خلیفہ اول سے خوش اور راضی ہوئین
اور اوپر روایات شیعہ زیدیہ کے مانند روایات اہل سنت کے ہین بعینہ بیچ خوش اور راضی ہونے حضرت فاطمہ کے ابوبکر صدیق سے اور اوپر روایات
شیعون امامیہ کے پس صاحب منہاج السالکین وغیرہ علمای شیعہ سے روایت ہی اَنَّ اَبَا بَکْرٍ لَمَّا رَاٰی اَنَّ فَاطِمَۃَ انْقَبَضَتْ
عَنْہُ وَھَجَرَتْہُ وَلَمْ تَتَکَلَّمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فِي اَمْرِ فَدَکٍ کَبُرَ ذٰلِکَ عِنْدَہٗ فَاَرَادَ اسْتِرْضَاءَھَا فَاَتَاھَا فَقَالَ
لَھَا صَدَقْتِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِیْمَا ادَّعَیْتِ وَلٰکِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقْسِمُھَا فَیُعْطِی الْفُقَرَاءَ
وَالْمَسَاکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ بَعْدَ اَنْ یُّؤْتِیَ مِنْھَا قُوْتَکُمْ وَالصَّانِعِیْنَ بِھَا فَقَالَتْ اِفْعَلْ فِیْھَا کَمَا کَانَ
اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ یَفْعَلُ فِیْھَا فَقَالَ وَلَکِ اللّٰہُ عَلَیَّ اَنْ اَفْعَلَ فِیْھَا مَا کَانَ یَفْعَلُ اَبُوْکِ فَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَتَفْعَلَنَّ
فَقَالَ وَاللّٰہِ لَاَفْعَلَنَّ ذٰلِکَ فَقَالَتْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ فَرَضِیَتْ بِذٰلِکَ وَاَخَذَتِ الْعَھْدَ عَلَیْہِ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ
یُعْطِیْھِمْ مِنْھَا قُوْتَھُمْ وَیَقْسِمُ الْبَاقِیْ فَیُعْطِی الْفُقَرَاءَ وَالْمَسَاکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اس روایت سے صاف ظاہر
ہی کہ حضرت ابوبکر نے دعوی حضرت زہرا کا تصدیق کیا ولیکن عدم قبض اور تصرف کو تا حین حیات پیغمبرؐ کے مانع ملک جانا تھا
جبکہ ابوبکرؓ نے دعوی تصدیق کیا پھر حاجت گواہون کی کیا رہی اور جو کہ روافض کہتے ہین کہ پیغمبرؐ نے حضرت زہرا کو ساتھ فدک
کے وصیت کی تھی خلیفۂ اول نے اونکو فدک پر تصرف نہ دیا پس خلاف وصیت پیغمبر خدا کے کیا جواب اس طعن کا کئی وجہ سے ہی اول
یہ کہ دعوی وصیت کا حضرت زہرا سے پھر اثبات اوس دعوی کا ساتھ گواہی کے کتب اہل سنت سے ثابت کرین اوسوقت محتاج ساتھ
جواب کے ہون ہم دوسرا جواب یہ ہی کہ جمیع متروکہ پیغمبرؐ کا وقف فی سبیل اللہ تھا چنانچہ بروایات صحیحہ فریقین سے ثابت ہوچکا پس
گنجایش وصیت کی نہ ہی جواب تیسرا یہ ہی کہ جو بالفرض موافق افترا شیعون کے وصیت بھی واقع ہوئی ہو اور خلیفہ اول کو اطلاع
نہوئی ہو اور نزدیک خلیفہ اول کے بموجب گواہون کے ثابت نہوا ہو وہ خود معذور تھے ولیکن حضرت علی کو بیچ عہد خلافت اپنی
کے کیا عذر تھا کہ اوس وصیت کو جاری نفرمایا اور خلاف وصیت پیغمبر کے کیا اور بدستور سابق فقرا اور مساکین اور راہ گیر اور مسافر کو تقسیم کرتے تھے

اور جو حصہ اپنا راہ خدا مین صرف کیا حسنین اور خواہران اونکی کو واسطے میراث دینے سے محروم رکھا پس حضرات شیعون نے اس مضمون کا جا
طرح پر جواب دیا ہی جواب پہلا اس طرح پر ہی کہ اہلبیت شی مغصوب کو نہین لیتے چنانچہ حضرت رسول مقبول ص نے خانہ مغصوب اپنا
کہ مکے مین رکھتے تھے بعد فتح مکے کے غاصب سے نہین لیا پس اس جواب مین سراسر خلل ہی اسواسطے کہ بیچ عہد عمر بن عبد العزیز
کے فدک کو ساتھ حضرت امام باقر کے واپس کیا اور حضرت امام باقر نے لیا اور اوسپر تصرف کیا یہان تک کہ خلفای عباسیہ اوسپر
متصرف ہوئے پس بیچ سنہ دو سو بیس ۲۲۰ کے مامون عباسی نے حضرت امام علی رضا کو دیا چنانچہ قاضی نور اللہ شستری نے بیچ مجالس المؤمنین کے
مفصل ذکر کیا ہی پس جو اہلبیت شی مغصوب کو نہین لیتے تھے ان حضرات نے کسواسطے لیا قطع نظر اسکے خود حضرت علی رض نے خلافت
مغصوبہ کو بعد شہید ہو جانے حضرت عثمان کے کسواسطے قبول کیا اور حضرت امام حسین نے خلافت مغصوبہ کو یزید سے کسواسطے
چاہا یہان تک کہ شہید ہوئے جواب دوسرا شیعون نے اس طرح پر دیا ہی کہ حضرت امیر اقتدا ساتھ حضرت فاطمہ کے کرکے
فدک سے منتفع نہوئے اس جواب مین بھی سراسر خلل ہی اسواسطے کہ بعض ائمہ نے فدک لیا ہی اور اوس سے منتفع ہوئے ہین
کسواسطے اقتدا ساتھ حضرت فاطمہ کے نکیا قطع نظر اسکے ہم شیعون سے سوال کرتے ہین کہ یہ اقتدا فرض تھا یا نہین جو فرض تھا دوسرے
ائمہ نے کسواسطے ترک فرض کیا اور جو یہ اقتدا فرض نہین تھا حضرت علی رض نے بسبب اس اقتدا کے دوسرا فرض ترک کیا کہ حق داروں کو
حق اون کا نہ دیا اور حسنین اور خواہران اونکی کو محروم الارث کیا جواب تیسرا اس طرح پر شیعون نے دیا ہی تا کہ لوگ یقین کرین کہ گواہی
حضرت امیر کی واسطے جر نفع اپنے کے نہین تھی حسبۃً للہ تھی اس جواب مین بھی کئی خلل ہین اول یہ کہ وہ لوگ کہ گمان فاسد طرف حضرت
امیر کے رکھتے ہون بیچ اس مقدمے کے وہی لوگ ہونگے کہ رد شہادت انکے کا بیچ مقدمہ ہبہ کے یا وصیت کے کیا پس وہ لوگ کسواسطے
یہ گمان کرتے دوسرے یہ ہی کہ جسوقت بعض اولاد حضرت علی کی نے فدک کو تحت قبضے اپنے مین کیا اور اوس سے منتفع ہوتے خوارج اور نواصب
کو بھی گمان ہوا ہو کہ شہادت حضرت امیر کی بسبب جر نفع کے تھی واسطے اولاد اپنی کے اسواسطے کہ زمین اور باغ اور ملک مین
نفع اولاد کا بہت منظور ہوتا ہی نفع لینے سے پس سزاوار تھا کہ حضرت علی اولاد اپنی کو وصیت فرماتے کہ ہرگز ہرگز فدک کو مت
لینا تو شہادت میری مین خلل آوے ایضاً اولاد اونکی کو دو اقتدا حاصل ہوتے ایک اقتدا حضرت زہرا کا دوسرا اقتدا حضرت
امیر کا جواب چوتھا شیعون نے اسطرح پر دیا ہی کہ نہ لینا فدک کا بسبب تقیے کے تھا اس جواب مین بھی سراسر خلل ہی یعنی جسوقت
امام خروج فرماتا ہی اور بجنگ و قتال کے مشغول ہوتا ہی اوسوقت امام پر تقیہ حرام ہو جاتا ہی چنانچہ مذہب جمیع امامیہ کا
یہی ہی لہذا حضرت امام حسین رض نے ہرگز تقیہ نفرمایا اور شہید ہوئے پس جسوقت حضرت امیر زمانہ خلافت اپنے مین تقیہ کر کے
مرتکب حرام کے ہوتے کسواسطے کہ اوس حضرت نے خروج فرمایا تھا اور بجنگ اہل شام مشغول ہوئے تھے اور قطع نظر ان سبکے
بیچ کتاب منہج الکرامۃ کے شیخ ابن مطہر حلی نے کچھ لکھا ہی کہ بسبب اوس اشکال کے بیچ دین برگندہ ہوئی اور صلاحیت طعن
کی نرہی وھو انہ لما وعظت فاطمۃ ابابکر فی فدک کتب لھا کتاباً وردھا علیھا پس بر تقدیر
صحت اس روایت کے ہر دعوی کہ ذمہ ابو بکر کے تھا خواہ میراث خواہ ہبہ خواہ وصیت ساقط ہوا سوال اگر کوئی کہے کہ جو بیان

خلیفہ اول کے اور درمیان حضرت زہرا کے بابت مقدمہ فدک کے صلح اور صفائی ہو گئی اور رفع کدورت بخوبی حاصل ہو گئی پس کیا باعث ہوا کہ حضرت زہرا کے جنازے پر خلیفہ اول حاضر نہوئے اور حضرت امیر رضی اللہ عنہ نے شبا شب بموجب وصیت انکے دفن کیا۔ **جواب** اسکا یہ ہے یہ وصیت حضرت زہرا کی واسطے کمال ستر اور حیا کے تھی چنانچہ بروایت صحیحہ کے مروی ہے کہ حضرت زہرا نے بیچ مرض الموت اپنے کے فرمایا تھا کہ شرم رکھوں ہوں کہ مجھکو بعد موت کے بے پردہ بیچ حضور مردمان کے باہر لاوین اسو اسطے کہ عادت اوس زمانے میں یہ تھی کہ عورتوں کو بدستور مردان کے باہر لاتے تھے اسمای بنت عمیس نے کہا کہ میں نے حبشے میں دیکھا کہ شاخ خرما کی سے نعش مانند کجاوے کے بناتے ہیں حضرت زہرا نے فرمایا کہ میرے روبرو بنا کر مجھکو دکھلا اسمار نے اوسکو تیار کرکے دکھلایا حضرت زہرا بہت خوش ہوئیں اور تبسم کیا اور کبھی ایسی خوش نہوئی تھیں پس اسماکو وصیت کی کہ بعد وفات میری کے مجھکو تو غسل دینا اور علی ہمراہ تیرے ہوں و سوا اسکے کوئی شخص نہ آسکے لہذا اس سبب سے حضرت علی نے کسی کو اوپر جنازے حضرت فاطمہ کے نہ طلب کیا اور بعض روایت میں آیا ہے کہ حضرت عباس نے ساتھ چندین اہلبیت کے نماز گذاری اور فصل الخطاب و مجمع التواریخ میں لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق اور عثمان اور عبد الرحمان بن عوف وقت نماز عشا کے حاضر ہوئے اور رحلت حضرت زہرا کی درمیان مغرب و عشا کے شب سہ شنبہ سوم رمضان کے تھی ابو بکر صدیق بموجب فرمانے حضرت علی کے پیش امام ہوئے اور یہ بھی گمان نہیں ہو سکتا ہے کہ یہ وصیت بسبب نماز نہ پڑھانے ابو بکر صدیق کے ہو اسواسطے کہ نماز پڑھانا امیر کا سنت جدی ہے خلاف سنت کے کیسے کہہ سکتے ہیں دلیل اسکی یہ ہے کہ باجماع مورخین سنی اور شیعہ کے ثابت ہے کہ جسوقت جنازہ امام حسن رضی اللہ عنہ کا باہر نکالا امام حسین علیہ السلام نے ساتھ سعد بن عاص کے کہ طرف معویہ کے سے مدینے میں امیر تھا اشارہ کرکے فرمایا کہ جو سنت جد میری کی ساتھ نماز پڑھانے امیر کے نہوتی ہرگز تجکو پیش نکرتا پس معلوم ہوا کہ حضرت زہرا نے بسبب پڑھانے نماز ابو بکر صدیق کے وصیت نہیں فرمائی تھی و الا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ خلاف وصیت حضرت زہرا کے کس طرح عمل میں لاتے اور ظاہر ہے کہ سعد بن عاص ہزار درجے ابو بکر صدیق سے کمتر تھا و آنکہ چھ مہینے نہیں گذرے تھے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پدر بزرگوار حضرت زہرا کے نے خلیفہ اول کو پیش نماز تمام مہاجرین و انصار کا کیا تھا یہ نہیں ہو سکتا کہ اس مدت قلیل میں یہ واقعہ حضرت زہرا نے فراموش کیا ہو طعن مستقلی یعنی خوارج کہتے ہیں کہ علی نے القول شیعوں کے امت محمدیہ کو امت ملعونہ کہا اور یہ سراسر خلاف نص قرآنی کے حکم دیا ہے قولہ تعالیٰ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ الخ و قولہ تعالیٰ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ الخ اور جس نے خلاف نص قرآنی کے حکم دیا کافر ہوا بموجب قولہ تعالیٰ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ **جواب** یہ افترا شیعوں کا ہے اہل سنت پر حجت نہیں ہو سکتا اور یہ افترا شیعوں کا اوس قبیل سے ہے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق نے کلام شریف کو اہانت سے اوپر زمین کے پٹکا ہے گواہ اکلینی چنانچہ مثالیں ایسے افتراؤں کی خاتمہ پہلے میں مفصل مذکور ہو چکے ہیں

تعصبات کہ خوارج اور روافض نے اہل سنت پر وارد کیے ہیں **تعصب** اول ایرانی کہتے ہیں

کہ امام مالک کے مذہب مین لواطت ساتھ مملوکہ کے حلال ہی اور خود شیعون نے ایک کتاب طرف امام مالک کے لکھی ہی اور
نام اوسکا مختصر رکھا ہی اوسکا حوالہ دیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ علمای اہل سنت نے صدہا برس پہلے سے کہدیا ہی روافض مین لکھا ہی
کہ کتاب مختصر کسی رافضی نے طرف امام مالک کے نام زد کی ہی طرفہ یہ ہی کہ مالکی کہتے ہین کہ ہمنے نام اس کتاب کا بھی نہین سنا ہی
بلکہ لواطت مذہب مالکی مین بالکل حرام ہی و لیکن یہ فرقہ اپنی ندامت اور شرمندگی دوسرون پر اوتارتا ہی اسواسطے کہ بیچ مذہب
شیعون کے اغلام اور لواطت ساتھ عورت کے بیچ دبر کے حلال بلکہ ثواب ہی چنانچہ بیچ کتاب ارشاد شیخ علامہ حلی شیعی کے
موجود ہی عبارتہ[له] وَالْوَطْيُ فِي الدُّبُرِ كَالْوَطْيِ فِي الْقُبُلِ فِي جَمِيعِ الْأَحْكَامِ حَتّٰى فِي تَعَلُّقِ النَّسَبِ اور طوسی
لکھتا ہی[عه] هٰذَا الْعَمَلُ مِنْ سُنَنِ الْأَئِمَّةِ تعصب مستقطی کہتے ہین کہ بقول روافض کے حرام کاری علی کی اور ولد الزنا
ہونا محمد حنفیہ بن علی کا لازم آتا ہی اسواسطے کہ علی نے ساتھ خولہ بنت جعفر یمامیہ حنفیہ کے کہ بیچ عہد صدیق اکبر کے بیچ
ہاتھ خالد بن ولید[عه] کے جہاد مین سے آئی تھی ہم بستری کی اور بطن اوسکے سے محمد بن حنفیہ پیدا ہوئے اور ظاہر ہی کہ باعتقاد روافض
کے خلیفہ اول غاصب اور منافق تھے پس غاصب اور منافق کا جہاد کب درست ہوا جبکہ جہاد غاصب اور منافق کا صحیح نہوا اور
تقسیم خلیفہ اول کی صحیح نہوئی درین صورت زناکاری علی پر اور ولد الزنا ہونا محمد حنفیہ کا ثابت ہوا جواب اسکا روافض
نے اس طرح پر دیا ہی کہ نزدیک ہمارے ثابت ہی کہ حضرت علی نے خولہ بنت جعفر یمامیہ کو اعتاق کیا بعدہ تزویج کی عبد المجید
مستقطی تردید اس جواب مین لکھتا ہی کہ یہ نادان اتنا نہین سمجھتے ہین کہ اعتاق بدون ملک کے متصور نہین ہو سکتا پس اول
مالک ہوئے بعدہ عتاق کیا اور اعتاق بھی ایک نوع ہی تصرف سے پس مدار روافض کا باطل ہوا پھر عبد المجید کہتا ہی کہ جو شیعہ اس طور
جواب دین البتہ بری الذمہ ہو سکتے ہین یعنی شیعہ یون کہین کہ ائمہ کو درست ہی کہ جس عورت پر نگاہ بد کرین وہ عورت اونپر حلال
ہو جاتی ہی ایسا ہی حال امام حسین اور شہربانو کا ہی کہ شہربانو بھی بیچ خلافت حضرت عمر داماد حیدر صفدر کے جہاد مین آئی تھین اور تمام سلسلہ
حسینیہ اونسے پیدا ہوئے اور بعض جہلا شیعہ کہتے ہین کہ نکاح حضرت امام حسین اور شہربانو کا جبرئیل نے پڑھدیا تھا یہ نادان اتنا نہین
سمجھے کہ قبل جہاد کے شوہر شہربانو کا موجود تھا اور نزول جبرئیل کا بعد انتقال حضرت رسالت پناہ کے موقوف تھا پس دونون
صورت مانع نکاح کی ہوتی ہین علاوہ ازین شرع مین وجود گواہون کا بھی شرط ہی اور بعض جہلاے شیعہ کہتے ہین کہ خدا نے
نکاح ان دونون کا پڑھدیا تھا ہٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ تعصب ایرانی کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق عائشہ کی بلکہ
تمام ازواج اپنے کے ساتھ حضرت علی کے تفویض فرمائی تھی کہ جب چاہین علی اونکو طلاق دین جواب اسکا یہ ہی کہ خدای تعالی
نے خود پیغمبر خدا کو مالک طلاق ان ازواج کا نہین رکھا تھا پس تفویض دوسرے کو کس طرح کر سکین بقولہ تعالی[عه] لَا يَحِلُّ لَكَ
النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ الخ اور تفسیر اس آیت کی بیچ مجمع البیان
طبرسی شیعی کے ملاحظہ کرین تو بطلان اس عقیدے شیعون کا کتاب انکی سے ظاہر ہو جاوے تعصب ایرانی کہتے ہین کہ اہل سنت
مخالفت قرآن کی کرتے ہین اور وضو مین بجای مسح پا کے غسل کرتے ہین جواب اسکا علمای اہل اسلام نے

[له] اور جماع دبر مین بھی مثل جماع قبل کے حکمون مین ... یہانتک کہ تعلق نسب مین بھی ۱۲

[عه] اور یہ کام ائمہ کی سنتون مین سے ہی ۱۲

[عه] یہ بڑا بہتان ہی ۱۲

[عه] حلال نہین ہین تجکو عورتین ... اور نہ یہ کہ بدل لے تو انکے عوض اور عورتین اگرچہ خوش لگے تجکو حسن انکا ۱۲

موافق قاعدہ عرب کے بہت دندان شکن دیا ہے اس مختصر مین گنجایش نہین تحفہ وغیرہ مین ملاحظہ فرماوین اب اس جگہ احادیث ائمہ اہلبیت
کے کتب صحیحہ شیعون کے سے مندرج ہوتے ہین جو کہ یہ فرقہ اپنے تئین مسلمان اور امامیہ کہلاتا ہے شاید فرمانے ائمہ اور پیغمبر خدا کا
کچھ پاس لحاظ کرکے اس عقیدہ باطل مسح رجلین سے باز رہین روی العیاشی عن علی بن ابی حمزۃ قال سالت ابا ابراہیم
عن القدمین فقال تغسلا غسلاً وروی محمد بن نعمان عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ قال اذا نسیت
مسح راسک حتی تغسل رجلیک فامسح راسک ثم اغسل رجلیک اور یہ حدیث کلینی اور ابو جعفر طوسی بھی
ساتھ اسناد صحیحہ کے روایت کی ہے امکان تضعیف اور حمل تقیے کا نہین ہے اسواسطے کہ مخاطب شیعی مخلص تھا وروی محمد بن الحسن
الصفار عن زید بن علی عن ابیہ عن جدہ عن امیر المؤمنین ع قال جلست اتوضاء فاقبل رسول اللہ صلعم فلما
غسلت قدمی قال یا علی خلل بین الاصابع **تعصب** ایرانی یعنی روافض کہتے ہین کہ بادشاہ اور امرا ظالم اور فاسق مروانیہ
عباسیہ وغیرہ مانند یزید اور حجاج وغیرہ خلفا اہل سنت کے ہین اسواسطے کہ اہل سنت انکو خلیفہ کہتے ہین اور لکھتے ہین پس اس سے
صریح معلوم ہوا کہ یہ ظالم اور فاسق خلفا اہل سنت کے ہین **جواب** معویہ اور مروانیہ اور عباسیہ اپنے تئین خلیفہ کہتے تھے اہلسنت
نے بھی ساتھ اوسی لقب کے اطلاق کیا ہے اسواسطے کہ القاب اور اسماء ہر فرقے کے موافق اصطلاح اوس فرقے کے ہوتے ہین دوسرون کو
کیا ضرور ہے کہ اس امر مین پرخاش کرین اور ظاہر ہے کہ خاکروب کو مہتر کہتے ہین موافق رسم اور اصطلاح اون کے حالانکہ مہتر
ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کا لقب ہے مانند مہتر جبرئیل اور مہتر ادریس کے پس خاکروب کو مہتر کہنے سے پیغمبر سمجھنا کمال نادانی
ہے علاوہ اسکے یہ حرف خوارج بھی کہسکتے ہین کہ اہلسنت رافضی کو سید صاحب اور میر صاحب کہتے ہین اس سے معلوم ہوا
کہ روافض سردار اور پیشوا اہل سنت کے ہین حالانکہ موافق عقائد اہل سنت کے بمصداق حدیث نبوی کے رافضی سید
نہین ہو سکتے اور انکو سید کہنا گناہ عظیم ہے کما قال علیہ الصلوۃ والسلام من رغب عن سنتی فلیس منی
لیکن ناچار بسبب عرف اور لقب شیعون کے اہل سنت بھی رافضی کو سید کہتے ہین اور حدیث مشہور ہے الخلافۃ بعدی
ثلثون سنۃ **تعصب** سقطی یعنی خوارج کہتے ہین علی کہ خلیفہ چہارم اہل سنت کے ہین بیچ صحت امامت اپنی
کے تردد اور شک رکھتے تھے کہ ساتھ تحکیم حکمین کے راضی ہوے یعنی علی وقت قتال اور جدال معویہ کے ساتھ صلح
کے راضی ہوئے اور پنچایت کی پس صریح ظاہر ہوا کہ جو اس دکو ساتھ خلافت اور جہاد اپنے کے یقین ہوتا پنچایت
کسواسطے کرتے معلوم ہوا کہ بدون نص کے مدعی اس امر خطیر کے ہوے پس جسوقت دیکھا کہ کچھ پیش نہین جاتا لاچار
ساتھ صلح کے راضی ہوئے اور پنچایت کی جو علی اس امر مین سچے ہوتے کسواسطے ساتھ تحکیم کے راضی ہوتے **جواب**
جواب اس طعن کا بہت طول اور طویل ہے ان اوراق مین گنجایش تحریر کی نہین ہے مطولات اہل سنت کے مین جیسے مفتاح
اور نصیحۃ المومنین و فضیحۃ الشیاطین مین درباب مطاعن خوارج کے جواب اسکا موجود ہے **تعصب** ایرانی کہتے ہین کہ خلیفہ اول
بیچ صحت امامت اپنی کے شک رکھتے تھے اور واسطے اثبات شک کے ایک روایت وضع کی ہے کہ وقت مرض موت کے یہ لفظ کہتے تھے

نبیتنی کنتُ سَالتُ رَسُولَ اللہِ ھَل لِلانصَارِ فِی ھٰذَا الاَمرِ شیءٌ جواب اسکا یہ ہی کہ یہ روایت وضعی
ہی اور دلیل وضعی ہونے کی یہ ہی کہ جو خلیفہ اول کو مقدمہ انصار مین تردد ہوتا امامت کو بعد اپنے ساتھ مہاجر کے کہ عمر بن خطاب ہین
کیون تفویض کرتے اور جو باعتقاد شیعون کے یہ روایت وضعی حق ہی پس کہین ہم کہ مدعا خلیفہ اول کا وہ تھا کاش بحضور انصار کے
رسول خدا سے سوال کرتا مین اوسوقت انصار بھی جواب باصواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتے اور ساتھ میرے کدورت
نرکھتے تعصب ایرانی کہتے ہین کہ سنی نہین ہوتا ہی جبتک بغض علی کا بقدر بیضہ کنجشک کے دلمین نرکھے اور نام دور
فضائل اہلبیت کے خطبون انکے مین بسبب خوف مخالفین کے ہی جواب اسکا یہ ہی کہ علاوہ خطبون کے فضیلت اہل بیت
مین کتب احادیث اور تفاسیر اہل سنت و جماعت کے مالامال ہین حتی کہ خود شیعون نے بہت سے احادیث اور روایات کہ بیچ
فضیلت اہل بیت کے وارد ہین کتب اہل سنت کے سے جمع کر کے رسالے مستقل بیچ اثبات امامت حضرت علی رض کے تالیف
کیے ہین اظہر من الشمس ہی ولیکن چونکہ مذہب اس فرقے کا سماعی ہی جیساکہ آبا اور اجداد اپنے سے سنتے ہین اوسکو کالوحی من
السما جانتے ہین بدلیل آنکہ جسبر ادنی اور اعلیٰ اور جاہل اور عالم اہل سنت سے پوچھے گے خلافت حضرت علی کی اور فضائل
اہلبیت کے بیان کریگا اور جونسی کتاب اہلسنت کیمین ملاحظہ کروگے خلافت اور فضیلت اونکی پاؤگے پس باوجود اسکے یہ فرقہ محض
بخنان سماعی پر اسقدر ثابت قدم ہی نہ زبانی کہنے کا اعتبار نہ کتاب کا خیال خواہ نخواہ اہل تسنن کو مبغض اہلبیت کہتے ہین
اسیواسطے اس فرقے کو فرقہ سماعیہ بھی لکھتے ہین قطع نظر اسکے کتب تواریخ مین صدہا جگہہ دکھیا ہوگا کہ علمای اہل سنت کے
بدست امرای سفاک نواصب کے مثل حجاج اور ولید وغیرہ کے جان نثاری خاندان نبوی پر کی ہی اور نسای کہ عمدہ محدثین اہلسنت کا
ہی بسبب لکھنے رسالہ مناقب حضرت علی رض کے بدست اہل شام کے شہید ہوئے اور سعد بن جبیر کہ حجاج کو بیچ مقدمہ حسنین
کے الزام دیا اور شہید ہوئے اور امام ابو حنیفہ کوفی کہ بہت معتقد اہل بیت کے تھے باجماع مورخین کے ثابت ہی کہ حضرت زید شہید
کو وقت جہاد کے فرمانیون پر امام ابو حنیفہ کوفی نے بارہ ہزار دینار سرخ کی مددی اور کوفے مین مناقب اہل بیت کے اور ساتھ
نصرت دینے حضرت زید کے اہل اسلام کو علانیہ ترغیب دی اسی سبب سے ابو حنیفہ عہد منصور عباسی مین مقید ہوئے اور منصور نے
زہر دلاکر شہید کرایا اور دوسرے قصے امام ابو حنیفہ کے مناظرہ خوارج اور نواصب مین صدہا مشہور ہین اور یہ قصہ مشت از بام ہی
کہ ایک خارجی ہمسایہ امام ابو حنیفہ کا تھا اور جناب امیر کو کافر کہتا تھا اور ہر صبح کو حضرت علی پر تبرا بکار بکار کہا کرتا تھا ہر چند
امام ابو حنیفہ نے نصیحت کی کارگر نہوئی غرضکہ کئی مہینے امام ابو حنیفہ اوس شخص سے غائب رہے بعد عرصے کے ایکروز ابو حنیفہ
پاس اوس خارجی کے گئے اور کہا مین ایک پیغام لایا ہون کہ ایک شخص نے مجکو پیغام نسبت دختر تیری کا دیکر بھیجا ہی اور وہ بہت
مالدار ہی اور حسب نسب مین اچھا ہی ولیکن ایک نقصان ہی کہ وہ یہودی ہی اوس خارجی نے یہ کلام سنکر بہت غصہ کیا اور سخت
کہا کہ دختر مسلمان کی کو ساتھ یہودی کے نکاح کراتا ہی امام ابو حنیفہ نے فرمایا کہ خفا مت ہو جو تو حضرت امیر کو کافر کہتا ہی مین
سمجھا کہ دختر نبی کی کافر کو منسوب ہوئی جو دختر خارجی کی یہودی کو منسوب ہوجاوے کیا قباحت ہی پس وہ شخص سرنگون ہوا اور تائب ہوا

غرض کہ یہ سب باتین بسبب محبت اہلبیت کے تھین اور جو کہ شیعہ روایت ہذا بیان کرتے ہین محض افترائی ہے بالجملہ جو اہل سنت بخوف مخالفین کے ذکر فضائل اہلبیت کا خطبون مین لکھتے کسواسطے بخوف مخالفین کے مطاعن خلفای ثلثہ کے بیان نہین کرتے کہ مخالفین مذکور فقط فضائل اہل بیت پر قناعت نہین کرتے ہین جبتک مطاعن وغیرہ بیان نکرین اور کتب تواریخ سے ظاہر ہی کہ اکثر حکام اہل اسلام نے دیہات شیعون کے تاراج کیے اور فضائل خلفا کے کو خطبون اور کتابون شیعون کے مین درج کرایا لیکن چونکہ یہ فرقہ دراصل دشمنان خلفا تھا ہرگز نام اور فضائل خلفا کے اپنے خطبون اور کتابون مین باقی نرکھے پس اہلسنت بھی معاذ اللہ جو دشمن اہلبیت ہوتے تو خطبون مین ہرگز نام ان حضرات کا باقی نرکھتے جیسا کہ شیعون نے باقی نرکھا پس ثابت ہوا کہ اہلسنت در حقیقت محب اور معتقد اہلبیت ہین **تعصب** خوارج کہتے ہین کہ اہل سنت و جماعت شیخین سے محبت نہین رکھتے بدلیل آنکہ علی کو برابر شیخین کے جانتے ہین اور محبت رکھتے ہین اور علی کو خلافت مین شریک شیخین کے کرتے ہین پس کافر او رمرتد ہوے عیاذاً باللہ خلافت شیخین کی مین شریک کرنا اور برابر شیخین کے افضل جاننا اور محبت رکھنی کمال حقارت شیخین کی متصور ہی اسی واسطے سقطی اہل سنت کو رافضی کہتے ہین **جواب** یہ ہی جیسا کہ آیات اور احادیث بیچ فضیلت شیخین کے کتب اہل تسنن مین مندرج ہین ویسا ہی آیات اور احادیث فضیلت حضرت علی کی بھی کتب اہل سنت مین مندرج ہین پس اسواسطے افضل جاننا حضرت علی کا اہل سنت پر واجب ہوا **تعصب** سقطی کہتے ہین کہ بعض پیشوا اور خلیفہ اہلسنت کے منافق تھے مانند علی کے کہ ظاہر مین طریق پیغمبر خدا پر چلتے تھے اور ہمیشہ نماز روزہ حج زکوۃ کہ اصول دین سے ہی بروش شیخین کے عمل مین لاتے تھے اور شیخین سے بظاہر موافقت اور خلط ملط رکھتے تھے اور مدح انکی بیان کرتے تھے چنانچہ یہ مطلب جملہ کتب سیر اور تواریخ سے اور کتب احادیث اہل سنت کیسے ثابت ہی اور باطن مین اس شخص کا یہ حال تھا کہ مذہب جدید احداث کرتے تھے اور لوگون کو تعلیم اور تلقین بروش خلاف پیغمبر کے کرتے تھے اور مذمت شیخین کی بیان کرتے تھے چنانچہ اب تک مذہب رافض کا نو ایجاد کیا ہوا اوس شخص کا موجود ہی جو منافقیت باطنی اوس شخص مین نہوتی یہ مذہب روافض کا کہان سے وجود پکڑتا بلکہ اصحاب اس مذہب نو ایجاد کے آج تک منافقیت باطنی اور کذب اوس شخص کی مانتے ہین کہ جسکا نام تقیہ رکھ چھوڑا ہی اور اصحاب اس مذہب نو ایجاد کے اب تک مقر اس بات کے ہین کہ حال اوس شخص کا ظاہر مین کچھ تھا اور باطن مین کچھ اور تھا **جواب** اسکا یہ ہی کہ لعنت اللہ علی الکاذبین کیا افترا اور بہتان فرقہ ضالہ خوارج کا نسبت ایسے بزرگان دین کے ہی کہ قریب ہی کہ زمین شق ہو جاوے یہ خبیث یہ نہین جانتے کہ جو حضرت علی معاذ اللہ منافق ہوتے بنت رسول اللہ کی کسواسطے اوس حضرت کو منسوب ہوتی اور حضرت عمر بن خطاب کہ باجماع خوارج و نواصب مجتہد ہین اور خلیفہ برحق ہین کسواسطے فرماتے لولا علی لهلک عمر اور جو کہ خوارج کہتے ہین کہ مذہب روافض کا صریح دلیل ہی اوپر نفاق اوس شخص کے محض غلط ہی کسواسطے جو سقطی پردہ تعصب کو دل سے دور کر کے کتب تواریخ مین ملاحظہ کرین صاف ظاہر ہو جاوے کہ یہ مذہب رفض کا ایجاد اور احداث کیا ہوا عبداللہ بن سبا یہودی کا ہی نہ حضرت پاک حیدر کرار کا اور یہ تقیہ بھی حضرت علی پر بجز روافض کے کتب کسی اہل اسلام کیسے ثابت نہین ہی فثبت المدعا **تعصب** ایرانی کہتے ہین کہ اہل سنت صحاح لمبے مین روایت کرتے ہین کہ پیغمبر نے سہو نماز مین کیا اور بجای چار رکعت کے دو رکعت ادا فرمائی **جواب** یہ حدیث

له لولا علی لهلک عمر ۱۲

بیچ صحاح شیعون کے مثل کافی کلینی اور تہذیب ابوجعفر طوسی کی موجود ہین **تعصب** ایرانی کہتے ہین کہ اہل سنت مذہب فقہا
ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک اور احمد حنبل کا اختیار کرتے ہین اور مذہب ائمہ کو اختیار نہین کرتے ہین **جواب** یہ ہی کہ امام
نائب نبی ہی اور نائب نبی کا صاحب شریعت ہی نہ صاحب مذہب اسواسطے کہ مذہب نام ایک راہ کا ہی کہ بعض امتیون کو بسبب فہم شریعت
کے کشادہ ہوا اور ساتھ عقل اپنی کے چند قواعد قرار دیوے کہ موافق اون قاعدے کے استنباط مسائل شرعیہ وسے کرین
اسیواسطے مجتہد محتمل صواب اور خطا کا ہوتا ہی پس جو کہ امام خطاے معصوم ہی اور حکم نبی کا بزعم شیعون کے رکھتا ہی پس نسبت مذہب
کی ساتھ امام کے کرنی کمال بے عقلی ہی اسیواسطے مذہب کو طرف خدا اور جبرئیل اور ملائکہ اور انبیا کے کسی نے نسبت نہین کیا ہی
مگر بغلطی لہذا اہل سنت و جماعت بھی صحابہ کرام کو کہ افضل ہین ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہ سے صاحب مذہب نہین جانتے ہین اور نہین کہتے ہین
اور نہین کہتے ہین کہ مذہب ہمارا صدیقی یا فاروقی یا عثمانی یا علوی یا حسنی ہی بلکہ افعال اور اقوال انکیکو ماخذ فقہ اور دلایل احکام گنتے ہین
وایضاً اتباع فقہاے مذکورین کا عین اتباع ائمہ کا ہی کہ فقہای مذکورین نے یعنی امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک اور حنبل نے فقہ اور مذہب اور
قواعد استنباط کو حضرت ائمہ سے لیا ہی اور سلسلہ تلمذ اپنے کا ساتھ ائمہ کے پونہچایا ہی چنانچہ فصل اول مین مفصل بحوالہ کتب شیعون کے مذکور
ہوچکا پس رتبہ ائمہ کا نزدیک اہلسنت کے مانند صحابہ کبار اور پیغمبر کے ہی کہ اتباع انکا مقصود کہین ولیکن نسبت مذاہب کی ساتھ انکے
نہین کرتے وایضاً جو حال شیعون کا ملاحظہ کرو یہ بھی اتباع اون لوگون کا کرتے ہین کہ اپنی تئین اونھون نے ساتھ ائمہ کے
منسوب کیا ہی نہ اتباع ائمہ کا بلاواسطہ ولیکن اسقدر فرق اور تفاوت ہی کہ متبوعان اہلسنت اصول عقاید مین مخالف ائمہ کے
نہین ہین اور ائمہ نے بیچ حق انکے کے بشارت اور اجازت فتوی کی دی ہی بخلاف متبوعان شیعون کے مانند ہر دو ہشام اور احول
و صاحب الطاق و زرارہ ابن اعین وغیرہ کے کہ صریح عقاید اصلیہ مین مخالف ائمہ کے ہین اور ساتھ جسمیت خدای تعالی کے قایل
ہوے ہین اور حضرت ائمہ ہمیشہ انسے بیزار رہے ہین اور گواہی اوپر بطلان عقاید انکے کے دی ہی چنانچہ فصل دوم مین مفصل احوال انکا مذکور
ہوچکا ہی **تعصب** سقطی کہتے ہین کہ اہل سنت نے جبان یعنی بزدلون کو خلیفہ اپنا گردانا ہی اور جبن منافی خلافت کے ہی کسواسطے
کہ بنا خلافت کی اوپر شجاعت کے ہی اور جنگ جدال کفار سے منصب خلافت کا ہی اور علی بزدل اور نامرد ہین اسواسطے کہ کتب تواریخ سے
ثابت ہی کہ جسوقت کفار مکہ نے چادر بیچ گلوی مبارک پیغمبر خدا کے ڈالکر گلو خفا کیا اور چشمان مبارک سرخ ہوئین اور رنج بہت پونہچا
اوسوقت کوئی یار اور اقارب پیغمبر خدا کا بسبب خوف اون ملاعین کے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین پونہچا اور نجات
دی اوسوقت علی موجود تھے بعض قریش نے کہا کہ ای علی اسوقت محمد کی کیون نہین مدد کرتے علی چپکے ہو کر گھر مین جا چھپے بعد ازان حضرت ابوبکر صدیق
نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دست تعدی کفار سے رہا کیا وایضاً علی نے ہمیشہ لشکر شام سے شکست کھائی اور شکست دو کھلائی
وایضاً علی نے بیچ تمام عہد خلافت اپنے مین کبھی ایک گانو بھی کفار سے فتح نکیا اور اپنی خلافت مین کبھی کفار پر جہاد نہین کیا
پس کیا خوش فہمی علمای اہلسنت کی ہی کہ ایسے شخص جبان کو اسد اللہ کہتے ہین اور شرم نہین کرتے اور قول بر عکس نہند نام
زنگی کافور اس جگہ صادق ہی اور ایسے آدمی جبان کو خلیفہ گردانا خلاف عقل اہل سنت ہی **جواب** کتب اہل سنت مین جا کر نا

گلو مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چھوڑانا خلیفۂ اول کا دست تعدی مشرکین سے تو ثابت ہی کما ذکرہ ابو عمرو فی الاستیعاب
ولیکن کہیں یہ نہیں لکھا ہی کہ حضرت علی کو بعض قریش نے واسطے مدد دینے کے کہا اور وہ گھر میں جا چھپے یہ سراسر افترا اور
بہتان ہی اور یہ بھی سراسر بہتان خوارج کا ہی کہ حضرت علی لشکر اہل شام سے بھاگے اس افترا اور بہتان سے اہل سنت الزام
نہیں کھا سکتے اگر ایسے افترا کا اعتبار کریں ہم لازم آوے کہ بقول شیعون کے خلیفۂ اول بھی جنگ خیبر میں بھاگے ہوں وایضاً کتب
تواریخ سے شجاعت حضرت حیدر کرار کی بیچ جنگ خیبر کے اظہر من الشمس ہی بالجملہ جو حضرت علی جبان ہوتے پیغمبر خدا اسد اللہ بیچ حق اون حضرت کے
نفرماتے اہل سنت بھی بسبب فرمودۂ رسول مقبول کے حضرت علی کو اسد اللہ کہتے ہین اور عدم جہاد کفار بعہد خلافت اپنے مین بسبب تکرار اور
جنگ وجدال اہل شام کے تھا کہ جو جنگ جدال اہل شام سے فرصت ہوتی جہاد کفار پر ضرور کرتے تعصب ایرانی کہتے ہین کہ اہل سنت
نے جبان کو اوپر شجاع کے بیچ مقدمۂ خلافت کے کہ بنا اوسکی اوپر شجاعت کے ہی اور جنگ اور قتال ساتھ کفار کے لازمہ خلافت کا ہی ترجیح
دی یعنی کہتے ہین کہ شجاعت حضرت علی کی شہرۂ آفاق ہی اور جبن صدیق کا کلام الٰہی سے ثابت ہی بدلیل قولہ تعالیٰ اِذْ یَقُوْلُ
لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ پس معلوم ہوا کہ ابو بکرؓ غار مین محزون ہوئے جواب اس تعصب کا کئی وجہ سے ہی جواب پہلا یہ ہی کہ منع کرنا حزن
سے دلیل جبن کی نہین ہی اسواسطے کہ شجاع کو بھی حزن ہوتا ہی کیونکہ معنی حزن کے افسوس اوپر فوت ہو جانے محبوب یا وصول
مکروہ کے ہی اور یہ معنی منافی شجاعت کے نہین ہین رستم کہ شجاع مشہور تھا قتل سہراب سے یہان تک حزن اوسکو لاحق ہوا کہ بارچہ
اپنے سیاہ کیے جواب دوسرا یہ ہی کہ جو منع کرنا حزن سے دلیل جبن ہوتی لازم آتا کہ حضرت لوطؑ و حضرت موسیٰؑ جبان ہون
اسواسطے کہ ان دونون کو بھی خدای تعالیٰ نے حزن سے منع کیا ہی قولہ تعالیٰ قَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ
اَهْلَكَ الخ وقولہ تعالیٰ لَا تَخَفْ اِنِّيْ لَا يَخَافُ لَدَيَّ الْمُرْسَلُوْنَ جواب تیسرا یہ ہی کہ حضرت علیؓ نے واسطے ابو بکر صدیق
کے گواہی شجاعت اور دلیری کی دی ہی اَخْرَجَ الْبَزَّارُ فِيْ سَنَدِهٖ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ اَشْجَعُ
النَّاسِ قَالُوْا اَنْتَ فَقَالَ ذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَضَعْنَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ الْعَرِيْشَ
فَقُلْنَا مَنْ يَقُوْمُ عِنْدَهٗ لَا يَدْنُوْ اِلَيْهِ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ اِلَّا اَبُوْ بَكْرٍ وَاِنَّهٗ كَانَ شَاهِرٌ
السَّيْفَ عَلٰى رَاْسِهٖ فَكُلَّمَا دَنٰى اِلَيْهِ اَحَدٌ اَهْوٰى اِلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ بِالسَّيْفِ كَذَا رَوٰى مُحَمَّدُ بْنُ عُقَيْلِ بْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ تعصب ایرانی کہتے ہین کہ خلیفہ اور امام کو لازم ہی معصوم اور اصیل الطرفین اہلبیت سے ہو اور اعلم اور
اشجع اور ازہد اور عابد ہو پس امامت اور خلافت حضرت علی پر لازم آئی نہ ابو بکر پر جواب حضرت زید شہید مین یہ سب
شروط امامت کے موجود تھے ولیکن بزعم شیعون کے امام نہین تھے پس معلوم ہوا کہ ان شرطون کو امامت لازم نہین ہی قطع نظر
اسکے امام اور خلیفہ کو افضل اور معصوم ہونا جمیع اہل عصر اپنے پر لازم نہین ہی اسواسطے کہ طالوت کو خدای تعالیٰ نے ساتھ
نص اپنی کے خلیفہ کیا قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ
يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ حال آنکہ حضرت شمویل پیغمبر اور حضرت داؤد پیغمبر موجود تھے اور بلا شبہہ طالوت سے افضل تھے

تعصب سقطی کہتے ہین کہ خلیفہ اور امام پر لازم ہی جہاد کفار اور تنفیذ احکام اور سیاست رعایا اور دفع مفاسد کا پس یہ امر علی کو بیچ عہد خلافت اپنی کے ہرگز کبھی نصیب نہین ہوا **جواب** جہاد کرنا حضرت علی کا بیچ عہد خلافت اپنی کے بہ سبب فتنہ اور فساد خارجیون کے فرصت نہین ہوئی اسواسطے جہاد کفار سے باز رہے **تعصب** سقطی یعنی خوارج کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے علی کو وقت ہجرت کے اسواسطے بستر اپنے پر سولایا تھا کہ پیغمبرؐ جانتے تھے کہ اسلام قتل علی سے مفقود نہین ہوگا اور خلیفہ اول کو اسواسطے ہمراہ رکھا کہ پیغمبرؐ جانتے تھے کہ قتال مرتدین کا اور برپا کرنا اسلام کا بیچ عرب کے اور فتح عراق و شام وغیرہ کا بعد وفات میری کے ہاتھ ابوبکر صدیق کے ہوگا **جواب** وجہ سولانے حضرت حیدر کرار کی اور ساتھ لیجانے حضرت صدیق کی یہ تھی کہ پیغمبرؐ کو معلوم تھا کہ قریش ابوبکرؓ سے دشمنی زیادہ تر رکھتے ہین اور حضرت علیؓ سے کمتر اسواسطے کہ حضرت صدیق ابتدا سے ساتھ حمایت اور مدد دینے پیغمبرؐ کے سعی اور کوشش رکھتے تھے اور مشرکین سے بسبب حمایت پیغمبرؐ کے ہمیشہ خصومت اور دشمنی رکھتے تھے اور حضرت علی صغر سن تھے اس سبب سے آن حضرت سے قریش کو عداوت کم تھی **تعصب** سقطی کہتے ہین کہ شیخین کو ہم بھی افضل جانتے ہین اور اہل سنت بھی اور علی کو فقط اہل سنت ہی مانتے ہین پس جو شخص کہ بالاتفاق افضل ہو اوسکو خلیفہ کہنا عقل سے بعید ہی **جواب** یہ کلمہ یہود اور نصاری بھی کہسکتے ہین کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو ہم اور مسلمان دونون فریق مانتے ہین اور محمد رسول اللہ کو فقط مسلمان ہی مانتے ہین پس چاہیے کہ دین ہمارا بہتر ہو اور اسی طرح روافض بھی کہسکتے ہین کہ علیؑ کو سنی اور شیعہ افضل جانتے ہین اور شیخین کو فقط سنی ہی افضل جانتے ہین چاہیے کہ دین شیعون کا افضل ہو **تعصب** روافض کہتے ہین کہ حضرت علی کو سنی شیعہ دونون افضل جانتے ہین پس چاہیے کہ دین شیعون کا افضل ہو **جواب** اسکا مانند جواب خوارج کے ہی چنانچہ اجمالاً مذکور ہوچکا **تعصب** صاحب طعن الرماح بیچ ابطال صداقت صدیق اکبر خسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ شعر لکھتا ہی **شعر** ہرگز باور نمی آید زروی اعتقاد + حق زہرا خوردو دین پیغمبر داشتن + اور حضرت فاروق خسر رسول اللہ اور داماد حضرت علی کے حق مین یہ مصرع لکھا ہی **مصرع** عدل تقدیری و تقدیر عدالت غلط ست + اور حضرت عایشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین اس طرح لکھا ہی کہ عایشہ ہم دختر ابوبکر بود وہم مادر ایشان و ابوبکر ہم پدر عایشہ بود وہم پسر او صدیق کی تصدیق کے سبب سے اہل سنت کو فرقہ بکریہ لکھا ہی **جواب** اول کا جواب یہ ہی کہ حضرت صدیق نے نہ زہرا کا حق کھایا نہ اوسکو تلف کیا چنانچہ مطاعن مین مذکور ہوا بلکہ حضرت زہرا کی حق تلفی روافض سے ہورہی ہی کہ حضرت زہرا کی عصمت اور طہارت کو مٹاتے ہین چنانچہ شافی شرح کافی مین شیعہ لکھتے ہین [1] اِنَّ اَهْلَ بَيْتِ كُلِّ نَبِيٍّ اَوْصِيَاۤئُهٗ وَعَلٰى هٰذَا يُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ دُخُوْلُ فَاطِمَةَ فِي اَهْلِ الْبَيْتِ بِاعْتِبَارِ اَنَّهَا وَسِيلَةٌ وَصَائِنَةٌ وَيُمْكِنُ اَنْ لَّا تَكُوْنَ دَاخِلَةً فِي اَهْلِ الْبَيْتِ اسکے موازات مین شیعہ بھی در پردہ عصمت کے نفی فرماتے ہین علاوہ ازین شیعہ اسقدر ہتک عزت اور بیحرمتی حضرت زہرا کی کرتے ہین کہ دشمن بھی نکریگا چنانچہ کہتے ہین کہ جناب عمر نے اوس عصمت مآب کو برہنہ کیا اور لاتین اور شکم کے ماری کہ اسقاط حمل کا

[1] تحقیق اہل بیت ہر نبی وصی اوسکے ہین اور اس تقدیر پر ممکن ہی کہ فاطمہ داخل اہل بیت ہون باعتبار اسکے کہ وہ وسیلہ اور صاینہ ہین اور ممکن ہی کہ نہون داخل اہل بیت مین ۱۲

ہو گیا اور انکی بیٹی کو زبردستی چھین کر تصرف کیا معاذ اللہ من ذلک اب جای غور ہی کہ جو اس گروہ ناحق پژوہ سے کوئی کہے
کہ تمھاری بہو بیٹی کو لیجا کر فلان شخص نے فلان کر ڈالا اور خوب بجا اور اڑائی اور تمھاری ما در یا زوجہ کو فلان شخص نے برہنہ
کر دیا اور خوب مار پیٹ کی بالضرور ایسے کہنے سے یہ گروہ خجل اور شرمندہ ہونگے بلکہ لڑنے کو طیار ہو جاوینگے
اور یہ حضرات شیعہ اوس عصمت آب کے حق مین ایسے کلمات دروغ اور تہمت کے کہنے سے ذرا انہین شرماتے ہین
اور علانیہ ہتک عزت اور بیحرمتی حضرت زہرا کی کرتے ہین پس وہ شعر غلط ہوا اور یہ شعر اس گروہ کے حق مین راست آیا
شعر بالیقین باور ہمین آید ز روی اعتقاد + نام زہرا بردن و دین منافق داشتن + اور ثانی کا جواب یہ ہی کہ قصور فہمی اس
فرقے کی ہی کہ عدل عمری کو عدل نحوی سمجھتے ہین وشتان بینھما ستمنا لکن ثلث مثلث مین کیا کہیگا کہ عدل تحقیقی
موجود ہی اور باتفاق فریقین عند اطلاق الثلث کے یہی اصحاب ثلثہ متبادر ہین چنانچہ طعن الرماح مین بھی اطلاق
شایع ہی پس اس تقدیر پر ظاہر ہی کہ اس ثلثہ کے فرد اوسط بھی جناب عمر داماد حیدر ہین پس حضرت عمر کا عدل اتم ٹھہرا
کہ ہر دو عدل موجود ہین کیف لا جو یہ عدل کار نفرما تا حضرت شہربانو کو جناب خامس آل عبا کے خدمت مین کون لاتا
اور باقی ائمہ نہ گارنہ کے بنیاد کون جماتا جو یہ امر بالعکس ہوتا یعنی حضرت علی شہربانو کو عبد اللہ ابن عمر کو عطا فرماتے
شیعہ کیسے بغلین بجاتے تمام فاروقیون کو حضرت علی کا کنیزک زادہ بتاتے یہ اہل سنت کی عدالت ہی کہ حسینیون کو
جناب عمر کا کنیزک زادہ نہین فرماتے اسوقت مین وہ مصرع غلط ہوا اور یہ مصرع صادق آیا مصرع عدل تحقیقی و تحقیق عدالت
انجابت + اور ثالث کا جواب ہی کہ خوارج بھی ایسا ہی بیچ حق حضرت فاطمہ کے کہتے ہین کہ علی نزدیک شیعون کے
نفس پیغمبر ہین اور امام پس فاطمہ نسبت بحسنین کے نزدیک شیعون کے ام الائمہ ہین پس اس صورت مین فاطمہ علی کی دختر
بھی ہوئی کسواسطے کہ علی نفس پیغمبر ہین نزدیک روافض کے اور مادر بھی کسواسطے کہ فاطمہ ام الائمہ ہین اور علی امام ہین
اور علی اون کے پدر بھی ہوئے اور پسر بھی معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد یہ کلمات خوارج کے بباعث الزام دینے روافض کے
لکھنے پڑے والا اہل سنت و جماعت ایسے کلمات کو کفر جانتے ہین اور رابع کا جواب ہی کہ خوارج شیعون کو فرقہ بقریہ
اور فرقہ حماریہ لکھتے ہین لیکن یہ فرقہ بے تمیز نے سنی اور خوارج مین فرق نجانا کر اوسکے جواب مین اہل سنت کو فرقہ بکریہ
ٹھہرایا اور وجہ تسمیہ بقریہ اور حماریہ کی اس طرح خوارج نے بیان کی ہی کہ جو کہ شیعہ تابع امام باقر کے ہین اس وجہ سے شیعون
کو فرقہ بقریہ کہتے ہین منسوب ببقر یعنی گاو اور جو کہ شیعہ تابع امام جعفر کے ہین اور معنی جعفر کے حمار بھی ہین اسواسطے
خوارج نے اس فرقے کو حماریہ لکھا ہی منسوب بحمار یعنی خر تعصب اپنی کہتے ہین متعہ کہ حلال ہی حلال کو اہلسنت حرام کہتے ہین
جواب یہ ہی کہ اہل سنت مقلدین حضرت علی کے ہین جیسے حضرت علی فرماتے ہین اہل سنت بر سر و چشم رکھتے ہین چنانچہ
استبصار کہ بہت معتبر کتاب شیعون کی ہی اوسمین لکھا ہی کہ متعۃ النسا کی حرمت اور ممانعت کے راوی حضرت علی ہین کہ فرمایا ہی حرم
رسول اللہ لحوم الحمر الاھلیۃ و نکاح المتعۃ تعصب شیعہ کہتے ہین کہ تعزیہ داری کو اہل سنت منع کرتے ہین اسیطرح

[illegible]

بعض اہل سنت کا اہل بیت سے ثابت ہی جواب یہ ہی کہ ممانعت تعزیہ داری کی علمای روافض بھی لکھتے ہین چنانچہ مصنف من
لا یحضرہ الفقیہ شیعی لکھتا ہی مَن جَدَّدَ قبرًا اَو مَثَّلَ مِثالًا فقد خرج عن الاسلام فائدہ بعض علمانے بعض رسائل خبریہ
مین لکھا ہی کہ خوارج کا حشر کتّے کی صورت مین ہوگا اور روافض کا خوک کی صورت مین وجہ خر ہونے خوارج کی یہ ہی کہ حیوانون مین سگ لاغر
خر ہی اور سگ کا یہ خاصہ ہی کہ شیر سے نہین ڈرتا بلکہ سامنا کر بیٹھتا ہی اسی طرح خوارج بھی خر ہین کہ حضرت علی شیر خدا سے نہین ڈرتے ہین اور
وجہ خوک ہونے شیعون کی یہ ہی کہ خوک مین دو خاصہ ہین ایک نجاست دوست اور گوہ خور ہی روافض بھی ہر عبادت معاملات عادات
مین نجس اشیا کے عادی ہین خوک کے چمڑے کے ڈول کو نجس نہین سمجھتے کما فی من لا یحضرہ الفقیہ سُئِلَ الصّادق عن
جِلدِ الخنزیر یُجعَلُ دَلوًا قال لا بأس بہ کتاب تحریر الاحکام شیعون کی مین مرقوم ہی کہ بول براز کے استنجے کا پانی کہ
مجتمع ہو رہا ہی پاک ہی اور کتاب تہذیب مین ہی کہ اگر مصلی نے نماز کے بعد کپڑے مین گوہ انسان وغیرہ کا لگا دیکھا نماز
مین خلل نہین آتا کتاب من لا یحضرہ مین ہی کہ جس کپڑے مین شراب یا سور کی چربی لگی ہو اوس کپڑے سے نماز درست ہی سُئِلَ ابو جعفر
و ابو عبد اللہ فقیل لہما انا نشتری ثیابًا اصابہ الخمر و ودک الخنزیر فنصلی فیہما قبل ان نغسلہما
فقالا نعم و لا بأس بہ کتاب جامع عباسی وغیرہ مین ہی کہ انسان کے خشک گوہ پر نماز درست ہی من لا یحضرہ الفقیہ مین ہی کہ جنب کا
آب غسل طاہر ہی نوش فرماوین حلی نے تذکرے مین لکھا ہی کہ جس روٹی کا خمیر نجس پانی سے طیار ہوا پاک ہی کتاب من لا یحضرہ مین کہ معتبر
کتاب شیعون کی ہی مرقوم ہی کہ جو گوہ بھری روٹی دھو کر کھاوے بارشاد ائمہ جنتی ہی عبارتہ دخل ابو جعفر الباقر الخلاء فوجد
لقمۃ خبزٍ فی القذر فاخذہا و غسلہا و دفعہا الی مملوکٍ معہ فقال تکون معک لاکلہا اذا خرجت
فلما خرج قال للمملوک این اللقمۃ قال اکلتہا قال انہا ما استقرت فی جوف احدٍ الا وجبت
لہ الجنۃ پس اسقدر روافض کو میلان طرف نجاست کے ہی کہ گوہ بھری روٹی کھانے سے جنتی ہوتا ہی اور دوسرا خاصہ خوک کا یہ ہی کہ
خوک بہت بیحیا جانورون مین مشہور ہی کہ اپنی مادہ کو دوسرے سے جفتی کراتا ہی یہ فرقہ بھی ایسا ہی بیحیا ہی کہ اپنی عورتون کی فرجون کو
غیرون پر مباح اور حلال کرتے ہین عاریت دیتے ہین مسئلہ لف حریر کا طشت از بام ہی اور شیخ حلی ارشاد الاذہان مین لکھتا ہی
یجوز ان یبیح امتہ و ام ولدہ و مدبّرتہ لمملوکہ او لغیرہ جامع عباسی کہ بہت معتبر کتاب شیعون کی ہی
اوسمین مرقوم ہی کہ لونڈی کو کسی پر حلال کرنا فرقہ ناجیہ اثنا عشریہ کا خاصہ ہی کتاب استبصار مین ہی سألت ابا عبد اللہ عن
عاریۃ الفرج قال لا بأس بہ کیا بیحیا ہین کہ کہتے ہین فرجون کا وقف کرنا درست ہی اور یہ کی خرچی کھانی حلال طیب اور کتاب
حلیۃ المتقین مین ہی کہ فرج کا بوسہ لینا باعث ثواب ہی یہ بیحیائی حیوانات مین کتّون مین مشاہدہ ہی کہ براد دیکھے وقت ہر سگ کتیا کی فرج سونگھتا ہی
اور متعہ دوریہ اور غلام علی ہانی مصائب النواصب وارشاد الحلی جائز اور ثواب ہی نعوذ باللہ من ذلک اور عمل لعنی متعہ کی باب مین ائمہ سے
فضائل اوسکے بیان کرتے ہین چنانچہ فصول مہمہ عاملی مین زرارہ حضرت باقر سے روایت کرتا ہی خیر ما تداویتم بہ
الحقنۃ و السّعوط و الحجامۃ اسی واسطے اس خریت کی یاد دہی کو شیعون کی اذانون مین حی علی خیر العمل

مستعمل ہے کہ ہر وقت مؤذن اذان انکی دعوت طرف اس عمل کے کیا کرتا ہے پس اس کا بیان عقلی اور نقلی سے ثابت ہو کر رفض کے خر سیرت ہیں
خوک کی صورت میں حشر انکا ہوگا تعصب ایرانی کہتے ہیں کہ اِھدِنَا الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ میں بحساب زبر بینات کے حب محمد و آل محمد
مطلوب ہے نہ حب اصحاب جواب یہ ہے کہ سنی کہتے ہیں کہ اس آیت مذکور سے حب محمد و آل محمد و اصحاب محمد ہر سہ گروہ کی حب محمد و آل محمد کے خود شیعہ
مقر ہیں اور حب اصحاب محمد اس طرح اس آیت سے ثابت ہے الصِّرَاطَ المُستَقِیمَ کے اعداد بحساب زبر ۱۰۱۱ ہیں اور یہ اعداد محمد رسول اللہ والذین
صحابتہ کے برابر ہیں اور بحساب بینات اسکے اعداد ۶۶۲ ہیں اور یہ اعداد بولایۃ الاصحاب لماولادہ کے برابر ہیں اور اس زبر بینات کے
مجموع اعداد ۱۶۷۳ ہیں ان عددوں سے یہ عبارت پیدا ہوتی ہے اولٰئک کان محمد و ابوبکر و عمر و عثمان و علی ابن ابیطالب پس معلوم ہوا کہ صراط المستقیم سے
جناب سید المرسلین اور خلفاء الراشدین اور آل محمد کی مراد مطلوب ہے وہو المطلوب تعصب رافضی کہتے ہیں کہ اہل سنت و ہر مہر خاک کی سجدہ نہیں کرتے
پس مشابہت ساتھ شیطان کے ہوئی کہ سجدہ خاک سے تکبر کیا اور یہ رباعی ایجاد کی رباعی آنکس کہ دل از بغض علی پاک نکرد - بیچارہ تصدیق نبی لولاک
نکرد - بر مہر نماز کی گذارد سنی - شیطان از انرو سجدہ در خاک نکرد - جواب اہلسنت سجدہ کرتے ہیں اور خاک کی احتراز نہیں کرتے اور یہ جو اخبار مشہور کے
واقع ہے کہ شیطان نے قبل ملعون ہونے کے کوئی جگہ زمین اور آسمان کی نہیں چھوڑی کہ اوپر اسکے سجدہ نکیا ہو مگر وہ سجدہ واسطے آدم خاکی کے نکیا گیا ہی اور اہل سنت
نے بھی بیچ مقابلے اسکے چند اشعار لکھے ہیں شعر دانی کہ سجدہ کردن شیعی بمہر عیب است یعنی نماز خویش برابر بخاک کرد - رباعی شیعی کی سوختہ تخم
لعنت کارد - وقتی بغلط ازو بی طاعت آمد - خاکی کہ بہ ہنگام سر در سجدہ نہد - بر چہرہ عمل ظن و لالات آمد - تعصب مستقلی کہتے ہیں کہ علی کا نام
ہمعدد سگ دیلوی کے ہے ایضا علی کے اعداد ابلیس ابد کے اعداد برابر ہیں ایضا ہمعدد قی کے ہے ایضا حیدر کے اعداد ہمعدد گبر کے ہیں ایضا
ایضا دوازدہ امام کے اعداد ابلیس کے اعداد کے برابر ہیں اور ایرانی کہتے ہیں کہ ابوبکر کا نام ہمعدد بد گوہر کے ہے اور نام سنجار ہمعدد عمر کے
اور طامع اور گمسن ہمعدد سنی کے ہے جواب جواب خوارج کا گفتار ہمعدد اہل سنت سے اور جواب روافض کا گفتار خوارج سے ظاہر ہے اور اہل سنت
کہتے ہیں کہ نام علی کا ہمعدد وہم مثل علی کے ہے کہ علی اسمای الہی سے ہے اور نام حیدر کا ہمعدد نام رب کے آیا ہے اور دوازدہ امام ہمعدد الحق کے
ہیں ایضا نام ابوبکر کا ہمعدد یا مصطفی کے اور ابی بکر ہمعدد زین العابدین کے اور کتاب اللہ ہمعدد نعم دلیل کے ہے اور نام عمر کا ہمعدد جناب پیمبر کے ہے اور رہبر کا لکھ نزدیک محققین کے
واحد عدد کے حقیقت سے خارج ہے اس صورت میں جو ایک عدد کی کمی بیشی کا اعتبار کریں تو خلفاء راشدین ابابکر عمر عثمان علی کا ہمعدد ہے اور نائب پیمبر ابی بکر عمر عثمان علی
کا ہمعدد ہے اور چونکہ اہلسنت محب علی حقیقتہ ہیں اسواسطے سنی ہمعدد حب علی کے پایا ہے دوسرا یہ ہے کہ اون آیات اور احادیث کہ جنکو شیعوں نے کتب اہلسنت سے
نقل کرکے امامت اور خلافت بلا فصل حضرت علی کی بزعم اپنے ثابت کی ہے پس معلوم رہے کہ یہ آیات اور احادیث بیچ فضیلت حضرت علی کے مرقوم ہیں اہلسنت نے
کتب اپنی سے جمع کرکے بیچ مقابلے خوارج اور نواصب کے کہ بجناب حضرت امیر کے لعن اور طعن کرتے تھے تحریر کیے تھے شیعوں نے سادہ لوحی سے وہ دلائل مقابلے
اہل سنت کے واسطے اثبات امامت حضرت امیر کے پیش کیے ہیں اگرچہ اہل سنت متصدی جواب ان دلائل کے نہیں ہیں کیونکہ عین مذہب اہلسنت کا ہے اور خلاصہ مطلب انکے کا دعوی انکا جو کہ
شیعوں نے بنا ولایت یعنی کے معنی و مطلب اور شان نزول آیات اور احادیث کو تغیر اور تبدل کرکے خلافت بلا فصل حضرت امیر کی ثابت کرتے ہیں
اسواسطے جواب باصواب سے مطلع کیا جاتا ہے جو اجمال سطور پر ہی معلوم کریں کہ جوابات اور روایات کہ شیعوں نے بیچ اثبات فضیلت اور خلافت حضرت علی کے
بمقابلہ اہل سنت کے پیش کیے ہیں انکا لکھنا اور پیش کرنا اور پھر کمال حمق اور نادانی اس فرقے کی دلالت کرتا ہے بچند وجوہ اول یہ کہ اہل سنت خود فضیلت

رباعی خاکی کہ سنی ازان استعمال ... بر مہر و سجدہ بروی

اوس حضرت کے قائل ہین اور کتب اہلسنت کے اسپر گواہ ہین دوسرے یہ ہے کہ اور خلافت اوس حضرت کے اہل سنت اجماع رکھتے ہین اور
اوس جناب کو خلیفہ برحق جانتے ہین تیسرے یہ کہ جن کتب اہلسنت کے سے روایات نقل کر کے ساتھ تا ویلات لایعنی کے
فضیلت اور خلافت بلا فصل حضرت امیر کی ثابت کی ہے اونھین کتب مذکورہ مین احادیث صحیحہ بطور صراحت کے اوپر فضیلت اور خلافت صدیق وغیرہ کے
موجود ہین پس جو شخص کہ تھوڑی سی بھی عقل رکھتا ہوگا کیونکر احادیث صحیحہ صریحہ کو چھوڑ کر اوپر تاویلات باطلہ کے رغبت کریگا یہ ایسی مثال ہوئی
کہ جیسا کسی نے فضیلت معوذتین کی اوپر سورۂ اخلاص کے ساتھ تاویلات لایعنی کے کتب اہل اسلام سے ثابت کی اور فضیلت اخلاص کسے کہ ساتھ احادیث
صحیحہ کے بطور صراحت کے کتب اہل اسلام میں موجود ہین اغماض کیا ہے ایسے شخص کو بجز حمق کے کیا تصور کیا جاوے لہذا چند روایات اور احادیث صحیحہ
بیچ فضیلت اور خلافت حضرت صدیق وغیرہ کے بطور صراحت کے کتب صحیحہ اہل سنت کہ جن مین جو ہین اس جگہ مندرج ہوتے ہین اخرج الشیخان عن
جبیر بن مطعم قال اتت امرأۃ رسول اللہ صلعم شیئاً فامرھا ان ترجع الیہ فقالت ارأیت ان جئت ولم اجدک
کانھا تقول الموت قال ان لم تجدینی فأتی ابا بکر حدیث دوم اخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال جاءت امرأۃ الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم تسألہ شیئاً فقال لھا تعودین فقالت یا رسول اللہ ان عدت فلم اجدک تعرض بالموت فقال ان
جئت فلم تجدینی فأتی ابا بکر فانہ الخلیفۃ من بعدی ان دونون حدیث شریف مین خلافت صدیق کی اوپر
بطور صراحت کے ثابت ہے حدیث سوم اخرج احمد والبخاری عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال انہ لیس فی الناس احد امن علی فی نفسہ ومالہ من ابی بکر بن ابی قحافۃ
ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن خلۃ الاسلام افضل سدوا عنی کل
خوخۃ فی ھذا المسجد غیر خوخۃ ابی بکر اس حدیث شریف مین اشارہ ہے طرف خلافت صدیق کی اوسواسطے
کہ خلیفہ محتاج ہے طرف قرب مسجد کے واسطے نماز پڑھانے مومنین کے ایضاً اخرج الحاکم وصححہ عن انس قال
بعثنی بنو المصطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا سل لنا رسول اللہ الی من ندفع
صدقاتنا بعدک فاتیتہ فسألتہ فقال الی ابی بکر اس سے بھی صاف ظاہر ہے خلافت صدیق کی اوسواسطے
کہ متولی قبض صدقات کا نہین ہوتا مگر پیغمبر و یا خلیفہ پیغمبر کا حدیث اخرج مسلم عن عائشۃ قالت
قال لی رسول اللہ صلعم فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی اباک واخاک حتی اکتب
کتابا فانی اخاف ان یتمنی متمن او یقول قائل انا اولی ویابی اللہ والمؤمنون
الا ابا بکر اس حدیث مین کیا باقی رہا خلافت صدیق مین حدیث اخرج ابن حبان عن سفینۃ لما
بنی رسول اللہ صلعم المسجد وضع فی البناء حجرا وقال لابی بکر ضع حجرک الی جنب
حجری ثم قال لعمر ضع حجرک الی جنب حجر ابی بکر ثم قال لعثمان ضع حجرک الی جنب حجر
عمر ثم قال لعلی ضع حجرک الی جنب حجر عثمان ثم قال ھؤلاء الخلفاء بعدی اس حدیث شریف مین خلافت

چارون خلیفون کی ترتیب بیان فرمادی ہے ایضاً حدیث شریف مشہور ہے خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِی الخ ایضاً حدیث مشہور ہے اَلْخِلَافَةُ بَعْدِیْ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ تَصِیْرُ مُلْکًا عَضُوْضًا اور جسکو شک گذرے کہ جو پیغمبر خدا نے خلافت خلفا کی فرما چکے ہین پس کسواسطے فیما بین مہاجرین اور انصار اختلاف اور مشورہ ہوکر خلیفہ اول مقرر ہوئے جواب اسکا یہ ہے کہ وجہ مشورہ کی یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق رسم زمانے کے کسیکو خلیفہ اپنا وقت مرض الموت کے مقرر نہین فرمایا تھا تا تمام لوگون کو حال خلافت کا معلوم ہوتا اور نہ احادیث مذکورہ بطور پیشین گوئی کے روبرو احاد اور بعض کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے تھے لہذا جبکہ ہنگام مشورے کے ایسے احادیث کا بھی ذکر آیا بالضرور خلافت ساتھ خلفا کے مقرر ہوئی اور ایسا ہی جو شک گذرے کہ بعض روایات اہلسنت کے بھی مشعر ہین کہ پیغمبر خدا نے کسی کو روبرو اپنے خلیفہ اپنا مقرر نہین فرمایا ہے پس مراد عدم الخلافة سے یہ ہے کہ پیغمبر خدا نے وقت مرض الموت کے روبرو اپنے لوگون کو جمع کر کے موافق رسم اور عادت زمانے کے کسی کو خلیفہ اپنا مقرر فرماکر اور ہاتھ اوسکے لوگونکو بیعت نہین کرائی جیسا کہ خلیفہ اول نے حضرت فاروق کو روبرو اپنے خلیفہ اپنا مقرر فرماکر لوگون کو بیعت کرادی تھی اور وجہ اسکی ظاہر ہے کہ خود رسول اللہ کو خلافت خلفای اربعہ کی معلوم تھی اور جانتے تھے کہ یہ امر شدنی ہے کسطرح ٹل سکتا ہے لہذا خلیفہ مقرر کرنیکی ضرورت نرہی اما احادیث بیچ فضیلت ابوبکر صدیق کے یہ ہین اخرج الشَّیْخَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صلعم فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ اَبُوْھَا فَقُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حدیث دوم اَخْرَجَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ فِیْ مُسْنَدِهٖ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی اَحَدٍ اَفْضَلَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیًّا حدیث سوم اَخْرَجَ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلعم قَالَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ جِبْرِئِیْلَ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ خَیْرَ اُمَّتِکَ بَعْدَکَ اَبُوْ بَکْرٍ حدیث چہارم اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالْخَطِیْبُ عَنْ جَابِرٍ وَاَبُوْ یَعْلٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ مِنَ الرَّاْسِ حدیث پنجم اَخْرَجَ ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَرْبَعٌ لَا یَجْتَمِعُ حُبُّهُمْ فِیْ قَلْبِ مُنَافِقٍ وَّلَا یُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ حدیث ششم اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَیْکُمْ حُبَّ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ کَمَا افْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الصَّلٰوةَ وَالزَّکٰوةَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ حدیث ہفتم اَخْرَجَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِمُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ قَالَ لِعُثْمَانَ یَا عُثْمَانُ اِنَّ اللّٰهَ یُقَمِّصُکَ قَمِیْصًا فَاِنْ اَرَادَکَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلٰی خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ حَتّٰی تَلْقَانِیْ وَهٰذَا مِنَ الْاَحَادِیْثِ الظَّاهِرَةِ فِی الْخِلَافَةِ الدَّالَّةِ دَلَالَةً ظَاهِرَةً وَّوَاضِحَةً اَخْرَجَ الدَّیْلَمِیُّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَاَبُوْ بَکْرٍ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ پس جس صورت مین کہ احادیث پیغمبر خدا کے بیچ خلافت اور فضیلت حضرت ابوبکر کے بیچ کتب اہل سنت کے

ساتھ اس وضاحت کے وارد ہوں پس کون ایسا نادان ہوگا کہ ایسے احادیث واضحہ صحیحہ پیغمبر خدا کے کو چھوڑ کر تاویلات لایعنی روافض پر اعتبار کر کے خلافت بلا فصل حضرت علی کی قبول کریگا اور جواب شبہات اور غلط فہمی روافض کا جو آیات قرآنی سے خلافت بلافصل جناب مرتضی علی علیہ السلام کی سمجھے ہین یہ ہے قولہ تعالی[۱] اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الخ شیعہ کہتے ہین کہ اہل تفسیر اجماع اس امر پر رکھتے ہین کہ یہ آیت شان حضرت امیر کے مین نازل ہوئی ہے اور لفظ ولی کا معنی متصرف در امور ہے اور ظاہر ہے کہ اس جگہ تصرف عام جمیع مسلمین مین مراد ہے ساتھ قرینے ملنے دلالت کے ساتھ ولایت خدا اور رسول کے پس امامت حضرت امیر کی ثابت ہوئی اور بسبب کلمہ حصر کے نفی امامت غیر کی یعنی خلفای ثلثہ کے مستفاد ہوئی فثبت المدعا جواب اسکا اہل سنت نے بہت وجہ سے دیا ہے چنانچہ مفتاح اور تحفے مین موجود ہے لیکن ان اوراق مین بسبب طوالت کے دو تین وجہ مختصر سے جواب ہے جواب پہلا یہ ہے کہ نزول اس آیت مین علمای اہلسنت کو اختلاف ہے ابو بکر نقاش نے کہ صاحب تفسیر مشہور ہے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر سے روایت کی ہے کہ نزلت فِی الْمُهَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ اور جماعت مفسرین نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ نزلت فِی شَانِ اَبِیْ بَکْرٍ[۳] اور ثعلبی نے فقط تنہا کہا ہے نزلت فی شان[۴] علی اور محدثین اہل سنت ثعلبی کو حاطب اللیل کہتے ہین اور اکثر روایت اوسکی کلبی سے ہین اور قاضی شمس الدین بن خلکان نے کہا ہے کان[۵] کلبی مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَبَا مُحْدِثُ الْمَذْهَبِ الرَّفْضِ اور ایک جماعت مفسرین نے یہ کہا ہے نزلت[۶] فِی شَانِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ کہ احبار یہود سے تھے اور اسلام لائے تھے جواب دوسرا یہ ہے کہ ولایت الذین آمنوا کی بیچ زمانہ خطاب کے مراد نہین ہے بالاتفاق اسواسطے کہ زمانہ خطاب کا زمانہ وجود نبی کا تھا اور امامت نیابت نبی کی ہے بعد فوت نبی کے پس جسوقت زمانہ خطاب کا مراد نہوا لابد ہے کہ زمانہ متاخر ہوا اور تاخیر کی حد نہین کہ بعد چار سال کے ہو یا بعد چوبیس سال کے پس یہ دلیل غیر محل نزاع مین قائم ہوئی اور مدعا شیعون کا کہ امامت بلافصل ہے ثابت نہوا جواب تیسرا یہ ہے کہ جو یہ آیت شان حضرت علی کے مین نازل ہوئی جب بھی مدعا اہل سنت کا حاصل ہے کہ اہل سنت والجماعت خود مقر ہین خلافت اور امامت حضرت علی کے بعد خلفای ثلثہ کے اور جو شیعہ کہین انما کلمہ حصر کا ہے اس کلمہ حصر کیسے نفی غیر کی یعنی خلفای ثلثہ کی ثابت ہوتی ہے یعنی بسبب کلمہ انما کے حصر امامت کا فقط حضرت علی پر موقوف ہا نہ غیر اونکے پر خلفا سے پس خلافت اور امامت علی کی بلافصل ثابت ہوئی پس اہل سنت اسکے جواب مین کہتے ہین جیسا کہ یہ حصر دلالت کرتا ہے اوپر نفی ائمہ متقدمین کے یعنی خلفای ثلثہ کے اسیطرح دلالت کرتا ہے اوپر نفی ائمہ متاخرین کے یعنی حسنین و من بعدہما کے پس چاہیے کہ حسنین و من بعدہما امام نہون پس حصر جیسا کہ مضر اہل سنت کو ہے شیعون کو زیادہ تر مضر ہے کیونکہ اہل سنت کو نقصان تین اماموں کا ہوا اور شیعون کو گیارہ امام کا نقصان ہوا اور جو شیعہ کہین کہ مراد حصر ولایت حضرت علی ہی سے فی بعض الاوقات ہے یعنی وقت امامت اپنی کے نہ وقت امامت سبطین و من بعدہما کے پس کہینگے ہم بھی کہ مرجا مذہب ہمارا بھی یہی ہے کہ ولایت عامہ حضرت علی کی فی بعض الاوقات محصور تھی اور وقت امامت اون جناب کا بعد پہلے اوس کے کہ زمانہ خلفای ثلثہ کا تھا اور جو شیعہ کہین کہ جو حضرت علی زمانہ خلفای ثلثہ مین صاحب ولایت عامہ کے نہین تھے نقص

بجناب اوسکے کے لازم آتا ہی بخلاف وقت امامت سبطین کے کہ جو حضرت امیر وقت امامت سبطین کے ہین بقید حیات نہین تھے امامت دوسرے کی بیچ حق حضرت امیر کے موجب نقص کا ہوا پس کہین ہم کہ یہ استدلال دوسرا ہوا استدلال ساتھ آیت کے زہا اس صفت کو بیچ عرف کے مناظرہ فرار کہتے ہین یعنی دلیل پہلے سے لاجواب ہو کر دوسری دلیل کیطرف بھاگنا پس جو اس فرار کو بھی قبول کرین ہم پس کہین ہم کہ یہ استدلال بھی منقوض ہی ساتھ حضرت سبطین کے کہ بیچ زمانہ ولایت حضرت امیر کے مستقل بالولایت نہین تھے اور بیچ ولایت دوسرے کے تھے وایضا منقوض ہی ساتھ حضرت امیر کے کہ بیچ زمانے پیغمبر خدا کے بھی یہی حال رکھتے تھے **آیت دوسری** اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا شیعہ کہتے ہین کہ یہ آیت باجماع مفسرین کے بیچ شان حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین کے نازل ہی اور دلالت کرتی ہی اوپر عصمت انکیکے ساتھ تاکید تام کے اور غیر معصوم امام نہین ہی **جواب** اسکا یہ ہی کہ اس جگہ تمام مقدمات مخدوش ہین اول اجماع مفسرین کا اسپر ممنوع ہی کہ پس ابن ابی حاتم ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ آیت نازل ہوئی ہی بیچ حق ازواج مطہرات کے اور ابن جریر عکرمہ سے بھی روایت کرتے ہین کہ شان نزول اس آیت کا ازواج مطہرات ہین اور ظاہر لاحظہ سباق او سیاق آیت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی اسواسطیکہ ابتدا يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ سے تا وَالْحِكْمَةِ تک خطاب ساتھ ازواج مطہرات کے ہی پس اثنای کلام مین حال دوسرون کا مذکور کرنا بے تنبیہ کے اوپر انقطاع کلام سابق اور افتتاح کلام جدید کے مخالف روش بلاغت کے ہی اور کلام الہی مخالف روش بلاغت سے پاک ہی اور اضافت بیوت ازواج کی بیچ فِي بُيُوتِكُنَّ کے بھی دلیل اسپر ہی کہ مراد اہلبیت سے اس آیت مین ازواج رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہین اسواسطے کہ بیت پیغمبر خدا کا سوا بیوت ازواج کے نہین ہی اور بعض سفہای شیعہ کہتے ہین کہ جمعیت بیوت کی بیچ بیوتکن کے اور افراد بیت کا اہلبیت مین دال اسپر ہی کہ بیوت ازواج کے غیر بیت نبوت کے ہی جو ازواج اہلبیت ہوتے وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ واقع ہوتا انتہی کلامہ اس بات غور درکار ہی کہ یہ کیا کلام بے مغز ہی اسواسطیکہ افراد بیت کا بیچ اہل بیت کے کہ اسم جنس ہی اور اطلاق اسکا اوپر قلیل اور کثیر کے جائز ہی باعتبار اضافت بیت کے ساتھ پیغمبر کے کہ سب بیوت ازواج کے ساتھ اعتبار اس اضافت کے ایک گھر ہی اور جمعیت بیوت کی بیچ بیوتکن کے باعتبار اضافت بیوت کے ساتھ ازواج کے ہی کہ ازواج متعدد ہین اور وارد کرنا صیغہ مذکر کا بیچ عنکم کے ساتھ ملاحظہ لفظ اہل کے ہی اور قاعدہ عرب کا ہی کہ جس چیز کو کہ فی الحقیقۃ مونث ہو ساتھ لفظ مذکر کے خیال کرین اور چاہین کہ ساتھ اوس لفظ کے اوس سے تعبیر کرین صیغہ مذکر کا بیچ حق اوس مونث کے استعمال کرتے ہین مثل قولہ تعالی بیچ خطاب حضرت سارہ زوجہ حضرت ابراہیم کے اَتَعْجَبِينَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ کہ اس جگہ بھی صیغہ مذکر کا بیچ علیکم کے باعتبار لفظ اہل کے وارد ہوا اور مثل قولہ تعالی اِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِاَهْلِهِ اِنِّي آنَسْتُ نَارًا سَآتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ آتِيكُم بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ اور جو کچھ کہ ترمذی وغیرہ مین مذکور ہی کہ پیغمبر نے ان چارون حضرات موصوف کو بیچ چادر کے لیا اور دعا

فرمایٔ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَ طَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا اور ام سلمہ نے
کہا مجکو بھی شریک کرو پیغمبر خدا نے فرمایا اَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ وَّ اَنْتِ عَلٰی مَکَانِکِ پس اس سے صریح ثابت ہوا اور کچھ شک اور
شبہ باقی نرہا اس مین کہ نزول اس آیت کا بیچ حق ازواج کے تھا اور پیغمبر خدا نے ان چارون حضرات کو بھی دعا اپنی مین
داخل اس وعدے مین کیا کسواسطے کہ جو نزول اس آیت کا بیچ حق ان چارون حضرات کے ہوتا حاجت دعا کی کیا تھی اور پیغمبر کسواسطے
تحصیل حاصل کرتے کیونکر کہ حضرت ام سلمہ کو اس دعا مین شریک نفرمایا کسواسطے کہ بیچ حق ام سلمہ کے اس دعا کی تحصیل حاصل جانی اور
محققین اہلسنت اسپر متفق ہین کہ ہرچند یہ آیت بیچ مخاطبہ ازواج کے واقع ہی اما الحکم العِبْرَۃُ لِعُمُوْمِ اللَّفْظِ لَا لِخُصُوْصِ السَّبَبِ بسبب عموم آیت
اس بشارت مین داخل ہین اور پیغمبر خدا نے نظر بسبب قرائن کے خصوصیت ساتھ ازواج کے سابق اور لاحق کلام سے دریافت فرماکر
خیال فرمایا کہ مبادا یہ آیت خاص ساتھ ازواج کے ہو جاوے لہذا ان چارون حضرات کے حق مین دعا فرمائی اور بیچ روایت صحیحہ
بیہقی کے یہ معاملہ ساتھ حضرت عباس اور اونکے بیٹون کے بھی ثابت ہی کہ حضرت عباس وغیرہ کو بھی چادر مین لیا اور فرمایا رب ھٰذَا
عَمِّیْ وَصِنْوُ اَبِیْ وَھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ اِسْتُرْھُمْ مِّنَ النَّارِ الخ اور ابن ماجہ نے بھی اسی طرح مختصر بیان کیا ہی اور
تعجب یہ ہی کہ باتفاق اہل اسلام سنی اور شیعہ کے تعظیم ازواج پیغمبر کی ساتھ مطہرات کے کرتے ہین چنانچہ کلام قاضی نور اللہ شوستری
اور ملا عبد اللہ مشہدی اور دوسرے علمای شیعہ کے مین ہزارہا جا دیکھا گیا کہ لفظ ازواج مطہرات کا بیدغدغہ اوپر زبان منصفان شیعہ
کے جاری ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ لقب مطہرات کا آیت تطہیر سے ماخوذ ہی قطع نظر اسکے اب جاننا چاہیے کہ اگر بالفرض لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ
الرِّجْسَ کو مفعول بہ یُرِیْدُ کا اور اہلبیت کو منحصر ان چارون حضرات موصوفین مین اور مراد رجس سے مطلق گناہ موافق خواہش
شیعون کے رکھین ہم جب بھی دلالت اس آیت کی عصمت پر مسلم نہین ہی اسواسطے کہ جو کلمہ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ
وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا مفید عصمت کا ہوتا سزاوار تھا کہ سب صحابہ کرام خصوصًا حاضران جنگ بدر بالضرور معصوم ہوتے اسواسطے کہ بیچ
حق حاضران جنگ بدر کے جابجا خدای تعالی نے فرمایا ہی قولہ تعالی وَلٰکِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَھِّرَکُمْ وَلِیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکُمْ
لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اور فرمایا ہی قولہ تعالی وَیُذْھِبَ عَنْکُمْ رِجْزَ الشَّیْطَانِ اور ظاہر ہی کہ اتمام نعمت کا بیچ حق حاضران
بدر کے عنایت زیادہ ہوئی اسواسطے کہ نعمت بدون حفظ کے معاصی اور شر شیطان سے متصور نہین ہی قطع نظر
ان سب کے خود حضرات ائمہ اہلبیت اوپر عدم عصمت اپنی کے گواہی دیتے ہین چنانچہ مجمع البیان طبرسی کہ بہت معتبر
کتاب شیعون کی ہی اوسمین موجود ہی رَوٰی مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَیْرٍ عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ عَلِیِّ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ الْحُسَیْنِ زَیْنِ الْعَابِدِیْنَ اَنَّہٗ قَالَ رَجُلٌ اِنَّکُمْ اَھْلَ بَیْتٍ مَغْفُوْرٌ لَکُمْ قَالَ فَغَضِبَ
وَقَالَ نَحْنُ اَحْرٰی اَنْ یَّجْرِیَ فِیْنَا مَا اَجْرَی اللّٰہُ فِیْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلعم اِنَّا نَرْجُوْا لِمُحْسِنِنَا
ضِعْفَیْنِ مِنَ الْاَجْرِ وَلِمُسِیْئِنَا ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ ثُمَّ قَرَءَ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْکُنَّ
بِفَاحِشَۃٍ الخ پس سنی جو کہ مقلد اور پیرو ائمہ کے ہین بموجب ارشاد ائمہ کے یہی اعتقاد رکھتے ہین اور مخالفت اونکی

فرمودہ ائمہ اہلبیت سے اس جگہ اظہر من الشمس ہے الحمد للہ کہ عقیدہ روافض کا بیچ عصمت ائمہ اہلبیت کے رکھتے ہیں ساتھ گواہی حضرات ائمہ اہلبیت کے باطل ہوا بلکہ یہ امر بھی بقول ائمہ کے ثابت ہوا کہ درجہ ائمہ اہلبیت کا مانند درجہ ازواج پیغمبر خدا کے ہے آیت ۴ قُل لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی شیعہ کہتے ہیں کہ یہ آیت دلیل ہے اوپر نفی امامت خلفای کے اسواسطے کہ کہتے ہیں کہ اہلبیت واجب المحبة ہیں اور جو کوئی واجب المحبة ہے واجب الاطاعة ہے اور واجب الاطاعة امام ہے اور غیر علی کے واجب المحبة نہیں ہے پس واجب الاطاعة بھی نہوا انتہی کلامہ جواب یہ ہے کہ مسلم نہیں کہ جو کوئی واجب المحبة ہے واجب الاطاعة ہے اور اسیطرح مسلم نہیں کہ جو کوئی واجب الاطاعة ہے صاحب امامت ہے یعنی ریاست عامہ اما شق اول پس واسطے اسکے ہے کہ جو وجوب محبت کا مستلزم وجوب اطاعت ہو لازم آوے کہ حضرت زہرا امام ہوں بسبب وجوب محبت کے اور یہ خلاف اجماع ہے و ایضاً لازم آوے کہ ہر ایک ان چاروں حضرات میں سے یعنی حضرت علی اور حضرت حسنین اور حضرت زہرا سب بیچ زمانے پیغمبر خدا کے امام ہوں بسبب وجوب محبت کے اور یہ باطل ہے بالاتفاق و ایضاً لازم آوے کہ حضرت عباس عم رسول اللہ امام ہوں بسبب مودت قربی کے کہ بروایت صحیح وقت نزول اس آیت کے مسلمان تھے و اما شق ثانی پس واسطے اسکے ہے کہ جو ہر واجب الاطاعة صاحب خلافت کبری ہو لازم آوے کہ نبی صاحب خلافت کبری ہوا اور یہ باطل ہے اسواسطے کہ شمویل علیہ السلام نبی واجب الاطاعة تھے اور طالوت صاحب خلافت کبری تھے ساتھ نص قرآن کے علاوہ ازین لازم نہیں ہے کہ وجوب محبت کا ان چاروں حضرات موصوف پر منحصر ہو بلکہ وجوب محبت خلفای ثلثہ کا کتاب اللہ اور احادیث سے ثابت ہے قولہ تعالی یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ یعنی دوست رکھتا ہے اللہ انکو اور دوست رکھتے ہیں وہ اللہ کو پس بالاجماع یہ جملہ بیچ حق قاتلان مرتدین کے واقع ہوا اور خلفا سر گروہ قاتلان مرتدین کے تھے اور حدیث شریف میں وارد ہے اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ فَقَالَ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ اَبُوْهَا پس جسکو خدا اور رسول دوست رکھے واجب المحبة ہے آیت چوتھی آیت مباہلہ ہے اور طریق تمسک شیعوں کا ساتھ اس آیت کے یہ ہے کہ جب آیت فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ نازل ہوئی پیغمبر خدا صلعم گھر میں سے تشریف لائے اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حضرت حسنین کو ہمراہ اپنے لیا پس معلوم ہوا کہ مراد ابنانا سے حسنین ہیں اور مراد انفسنا سے حضرت امیر ہیں پس جو حضرت امیر نفس رسول ہو مساوی آنحضرت کے ہوا اور جو مساوی پیغمبر زمان ہو افضل اور اولی ہو گا سب غیروں سے پس جو کوئی اولی بتصرف ہو امام ہوا جواب یہ آیت اصل ہیں دلائل اہلسنت کے ہیں کہ بمقابلہ خوارج اور نواصب کے ساتھ اس آیت کے تمسک کیا ہے اور وجہ تمسک اہلسنت کی اظہر من الشمس ہے کہ ان چاروں تن پاک کو ہمراہ لیجانا اور تخصیص فرمانا کسی وجہ اور ترجیح چاہیے اور یہ وجہ دو شق سے خالی نہیں ہے شق اول آنکہ ہمراہ لیجانا ان چاروں کا اس وجہ سے تھا کہ اگر پیغمبر عزیز جانتے تھے تا کہ خاطر یقین کو یقین برکت اور صدق نبوت کے ہو اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ جبتک کوئی شخص اوپر صدق دعوی اپنے کے جازم نہیں ہوتا ہے اپنے تئیں اور عزیز اپنے کو تئیں معرض ہلاکت و استیصال میں نہیں ڈالتا اور او قسم نہیں کھاتا اور یہی وجہ ہے مختار اکثر اہل سنت جماعت اور اہل تشیع کی چنانچہ ملا عبد اللہ نے اظہار الحق میں بھی

¹ تو کچھ نہیں مانگتا ہیں تم سے اپنے کچھ نیگ گر دوستی چاہیے تا سے تمتن ۱۲

² ذکر کیا بخاری اور مسلم نے عمرو بن عاص سے کہ انہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کون شخص محبوب تر ہے لوگوں میں آپ کے نزدیک فرمایا عایشہ رضہ مردوں میں سے فرمایا باپ اوسکا ۱۲ پھر ۳ تو ٹھہرو اور بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان

یہی وجہ پسند کی ہی پس جو اس وجہ سے عزیز ہونا ان بزرگواروں کا نزدیک پیغمبر کے ثابت ہوا اہل سنت و جماعت نے اس آیت کو
بمقابلہ خوارج کے پیش کیا اما شق دوم یہ ہی کہ ہمراہ لیجانا ان چار تن کا اس وجہ سے تھا کہ جسوقت پیغمبر دعا بد اوپر کفار
نجران کے کریں یہ بزرگوار بھی ساتھ آمین کے امداد کریں کہ جلد دعا مستجاب ہو جاوے چنانچہ اکثر شیعوں نے یہی وجہ پسند
کی ہی پس یہ وجہ بھی بمقابلہ خوارج کے اہلسنت کو مفید آئی پس اہل سقط نے یعنی خوارج نے ان ہر دو شق کا جواب
دیا ہی اور کہا ہی کہ ہمراہ لیجانا پیغمبر کا ان چار تن کو نہ بسبب شق اول کے تھا نہ بسبب شق ثانی کے بلکہ از راہ الزام دشمن
کے تھا اسواسطے کہ اوسوقت میں بیچ کفار کے رواج تھا کہ وقت قسم کے اولاد اور داماد کو جبتک حاضر نکریں اور اونپر ہلاک
اونکے کی قسم نکھاویں وہ قسم معتبر نہوتی تھی پیغمبر نے بھی بطور الزام کے اسی پر عمل فرمایا اور ظاہر ہی کہ اقارب و اولاد گو
نزدیک شخص کے کچھ عزت نرکھتے ہوں ولیکن باعتقاد دوسرے آدمیوں کے عزیز زیادہ ہوتے ہیں غیر اقارب و اولاد سے اور
دلیل اسوجہ پر یہ ہی کہ اس قسم کا مباہلہ کرنا اور قسم اولاد پر کھانی جو نزدیک پیغمبر خدا کے مسلم اور درست ہوتی شریعت میں بھی
یہ طریق جاری ہوتا حالانکہ شریعت میں ممنوع ہی کہ اولاد کو حاضر کریں اور قسم اونپر کھاویں پس معلوم ہوا کہ یہ سب واسطے
اسکات مخالفین کفار کے تھا موافق رواج اور رسم اون کے اور علی ہذا القیاس شق ثانی بھی درست نہیں ہی کسواسطے
اس سے زیادہ سخت تر اور حوادث پیغمبر پر پیش آئے ہیں کسوقت ان اشخاص سے دعا میں مدد نہیں چاہی اور متفق علیہ ہی
کہ دعا پیغمبر کی بیچ مقابلے کفار کے اور معارضے ان کے ضرور مستجاب ہوتی ہی والا تکذیب پیغمبر لازم آوے اور پیغمبر کو بیچ استجابت
اس دعا کے کسواسطے تردد لاحق ہوتا کہ مدد ساتھ آمین کہنے دوسروں کے چاہیں پس ہر دو شق باطل ہوئی انتہی کلامہم
ولیکن بفضل خدا کے اس اعتراض کو اہلسنت نے بہت خوب قلع اور قمع کیا ہی چنانچہ مطولات میں مذکور ہی علاوہ ازیں مراد انفسنا
سے حضرت علی نہیں ہو سکتے بلکہ نفس نفیس پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا ہی اور جو کہ بعض ناواقفوں نے لکھا ہی الشخص لا یدعو نفسہ قول
اوسکا باطل ہی لقولہ تعالی فَطَوَّعَتْ لَهُ نَفْسُهُ قَتْلَ أَخِيهِ وأَمَرْتُ نَفْسِي وَشَاوَرْتُ نَفْسِي الی غیر ذالک
کلام بلغا میں مستعمل ہی پس اب معلوم کریں کہ جو یہ آیت دلیل امامت کی ہوتی تو لازم آتا امام ہونا حضرت علی کا حین حیات پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم
کے اور یہ باطل ہی بالاجماع اور جو تقیید کریں ساتھ وقت دون وقت کے مع انہ لا دلیل علیہ فی اللفظ مفید مدعا نہو گا اسواسطے کہ اہل سنت
بھی امامت حضرت امیر کو بیچ ایک وقت کے اوقات سے ثابت کرتے ہیں آیت پانچوین إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ
هَادٍ شیعہ کہتے ہیں کہ روایت ثعلبی سے ثابت ہی کہ پیغمبر نے فرمایا ہی أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي جواب یہ کہ
ساتھ روایت کے ہی نہ ساتھ آیت کے اور یہ روایت ثعلبی کی ہی اور روایت ثعلبی کو علمای اہل سنت تفسیر و در مرویات میں چندان
معتبر نہیں جانتے اور ثعلبی کو حاطب اللیل لکھتے ہیں و ایضا یہ روایت باوجود غیر معتبر ہونے کے دلالت امامت جناب امیر پر
اور نفی امامت غیر پر نہیں کرتی ہی جو مجرد ہدایت دلالت امامت پر کرے امامت مصطلحہ اہل سنت کہ بمعنی پیشوائی دین ہی ہو گی
اور یہ غیر محل نزاع ہی قولہ تعالی وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا آیت چھٹی [illegible]

اَنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ عَنْ وَلَايَةِ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ **جواب** یہ تمسک بھی ساتھ روایت کے ہی نہ ساتھ آیت کے اور یہ روایت نزدیک اہل سنت کے ضعیف ہی اور یہ روایت مسند فردوسی دیلمی مین واقع ہی اور نظم قرآنی مکذب اس روایت کی ہی اسواسطے کہ یہ خطاب بیچ حق مشرکین کے ہی بدلیل وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ الایہ اور مشرکین سے اول سوال شرک اور عبادت غیر اللہ سے ہوگا نہ ولایت علی کے سے بالجملہ باوجود صحت روایت اور باوجود فک نظم قرآنی کے بالفرض جو سوال محبت امیر اور امامت اونکی سے ہی اہل سنت کو عین مفید مطلب ہی یعنی اہل سنت بھی محبت امیر اور امامت اونکی کے قائل ہین نزاع اس مین ہی کہ حضرت امیر بلا فصل امام ہین اور غیر انکے دوسرا شخص صحابہ سے امام نہین ہی اور یہ آیت کسی وجہ سے اس مدعا پر دلالت نہین کرتی ہی **آیت ساتوین** وَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ شیعہ ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ سابقون تین آدمی ہین سابق بسوی موسی کا یوشع بن نون اور سابق بسوی عیسی کا صاحب یٰسین اور سابق بسوی محمد صلعم علی **جواب** یہ تمسک بھی ساتھ روایت کے ہی نہ ساتھ آیت کے اور مدار اس حدیث کا اوپر ابو الحسن اشقر کے ہی کہ بالاجماع ضعیف ہی اور بقول عقیلی کے وہ شیعہ تھا بالفرض والتقدیر جو روایت صحیح بھی ہو ولیکن مناقض صریح آیت کی ہوتی ہی اسواسطے کہ بیچ حق سابقین کے فرمایا ہی ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ اور ثلہ بمعنی جمع کثیر ہی ایک یا دو آدمی جمع کثیر نہین ہو سکتے اور بھی واحد کو قلیل بھی کہہ سکتے ہین پس معلوم ہوا کہ اس آیت سے سبقت حقیقی مراد نہین ہی بلکہ سبقت عرفی یا اضافی کہ شامل جماعت کثیر کو ہی بدلیل آیت وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ مراد ہی وایضاً باجماع سنی اور شیعہ کے اول جو کہ ایمان لایا ہی حضرت خدیجۃ الکبری ہین پس جو مجرد سبقت بایمان موجب امامت ہو لازم آوے کہ خدیجہ قابل امامت ہون اور یہ باطل ہی بالاجماع اور جو کہین کہ بیچ امامت حضرت خدیجہ کے ایک مانع متحقق ہی یعنی انوثیت کہین ہم کہ بیچ حضرت امیر کے بھی پہلے وقت پہونچنے امامت اونکی سے مانع متحقق ہوا پس جسوقت وہ مانع مرتفع ہوا امام ہوئے اور وہ مانع وجود خلفای ثلثہ کا تھا بالجملہ تمام تمسکات شیعون کے ساتھ آیات کے اسی قبیل سے ہین اور صاحب برہان الظفر نے ایسے طریق کے آیات بہت سے لاکر ایسے مدعا پر دلیل کی ہی پس جو حال ان آیات مذکورہ کا معلوم ہوا باقی کو بھی اوپر قیاس کرین اور کلیہ یہ ہی کہ تقریر اکثر استدلال شیعون کی ساتھ آیات کے تمام نہین ہوتے مگر ساتھ الحاق مقدمات مخترعہ مخدوشہ ممنوعہ اور روایات ضعیفہ موضوعہ متروکہ کے پس اسی وجہ کا استدلال کچھ لطف نہین رکھتا مضحکہ اطفال ہوتا ہی اما احادیث کہ جنسے اس مدعا پر تمسک کرتے ہین کئی روایات ہین **حدیث اول** غدیر خم کی ہی کہ ساتھ بہت طمطراق کے کتب انکی مین مذکور ہی اور اوسکو نص قطعی اس مدعا مین گنتے ہین اور کہتے ہین کہ معنی مولی کے اس جگہ اولی بتصرف ہی اور اولی بتصرف ہونا عین امامت ہی **جواب** اسکا یہ ہی کہ سبب فرمانے اس خطبہ کا چنانچہ مورخین اور اہل سیر نے بیان کیا ہی یہ تھا کہ جماعت صحابہ کی کہ ملک یمن مین ہمراہ حضرت علی کے

له انسے پوچھنا ہی ۱۲ ولایت علی ابن ابی طالب سے ۱۲

سه اور جسکی کو عبادت کرتے ہو تم سواء اللہ کے ۱۲

سه اور آگے نکل جانے والے آگے ہین سب سے یہ لوگ مقرب ہین بیچ بہشتون نعمت کے بڑی جماعت ہی پہلوں مین سے اور تھوڑی پچھلوں مین سے ۱۲

سه جماعت کثیر ہی پہلوں مین سے اور جماعت کثیر ہی پچھلوں مین سے ۱۲

شه اور آگے بڑھ جانیوالے پہلے ہجرت کرنیوالون سے اور مدد دینے والون سے ۱۲

متعین ہوئی تھی مثل بریدہ اسلمی اور خالد بن ولید وغیرہم کے پس ان جماعت نے ہنگام مراجعت کے اوس سفر سے شکایت بیجا حضرت
امیر کی حضور پیغمبر کے عرض کی جس وقت جناب رسالت مآب نے دیکھا کہ یہ لوگ شکایت کرتے ہین جو ایک دو آدمی کو اس شکایت سے
منع کرون گا محمول اوپر علاقہ قرابت کے رکھین گے اسواسطے یہ خطبہ عام فرمایا اَلَسْتُ اَوْلٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ قَالُوا بَلٰی
قَالَ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ پس سبب ورود اس خطبے
کا صریح دلالت کرتا ہی کہ حضرت پیغمبر کو منظور محبت اور دوستی حضرت امیر کی تھی اور عجب ہی کہ شیعون نے اس حدیث کو کتب اہل سنت
سے ثابت کیا ہی اور معنی اس کے اپنی طرف سے ایجاد اور احداث کیے ہین یعنی جو کہ شیعون نے معنی مولا کے اولی بتصرف بیان کیے ہین
نہ وہ معنی کسی کتاب لغت سے علاقہ رکھتے ہین اور نہ موافق اصطلاح اہل سنت کے ہین اسواسطے کہ لغت مین لفظ مولی کا یا اسم مفعول ہی باب
ولی یلی سے معنی محبوب کے ویا مصدر میمی ہی کہ بمعنی اسم فاعل اور اسم مفعول کے مستعمل ہی معنی اوسکے لغت مین آزاد کنندہ اور غلام آزاد کردہ شدہ
اور غلام اور یاری دہندہ اور خداوند اور مہتر اور ہمسایہ اور یار کے ہین اور صیغہ اسم مفعول کا اسطرح پر ہی کہ در اصل مولوی بود بر وزن مفعول واو
ویا باہم آمدند اول ایشان ساکن آن واو بیا بدل کردند و یا را در یا ادغام نمودند و ضمہ لام را بکسر بدل ساختند برای مناسبت بعدہ یای اول را
برای تخفیف حذف کردہ کسرہ لام را بفتح بدل کردند یا متحرک ماقبل مفتوح یا را بالف بدل کردند مولی شد مگر بکتابت بیا نویسند چنانچہ اکثر نحویین
در لفظ معنی ہمین تقریر بیان کردہ اند اور بعض ناواقف شیعون نے لکھا ہی کہ معنی مولی کے اولی بتصرف ہی بسبب ماقبل حدیث کے اتنا
نہین جانتے کہ بضرورت قرینے کے معنی لغت کے اپنی طرف سے ایجاد نہین کیے جاتے ہین بلکہ کوئی معنی مناسب انھون لغت سے موافق
قرینے کے بیان ہوتے ہین مثلا لفظ مولی کا کہ بہت معنی کو مشترک ہی درینصورت اس جگہ قرینہ ملحوظ ہوگا پس قرینہ مابعد حدیث کا صریح
دلالت کرتا ہی اسپر کہ معنی مولی کے محبت ہو اور وہ قرینہ مابعد کا یہ ہی اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ یعنی ای بار خدایا دوست
رکھہ تو اوسکو کہ دوست رکھے ہی علی کو اور دشمن رکھہ اوسکو کہ دشمنی رکھے ہی علی سے پس دوستی اور دشمنی کا ذکر کرنا صریح دلالت
کرتا ہی اسپر کہ مقصود ایجاب دوستی اور تحذیر دشمنی سے ہی نہ تصرف اور عدم تصرف پس جو کہ معنی مولی کے محبوب بھی تھے اسواسطے
یہ معنی یہان موافق قرینے کے مناسب جانے اور دوسرے معنی مولی کے کہ غلام اور ہمسایہ وغیرہ تھے ان سبکو اس جگہ
ترک کیے بالجملہ تخطیہ تمسک شیعون کا ظاہر ہی کہ جو معنی مولی کے اولی ہوتے لازم آتا کہ بجای فلان اولی بک کے مولی بک کہہ سکتے
اور یہ باطل ہی بالاجماع پس ثابت ہوا کہ معنی مولی کے اس جگہ محبت کے ہین نہ غیر پس معلوم ہوا کہ پیغمبر کو افادہ اسی معنی کا منظور
تھا کہ بے تکلف اس کلام سے مفہوم ہو کہ محبت علی کی فرض ہی مثل محبت پیغمبر کے اور دشمنی اوسکی حرام ہی مثل دشمنی پیغمبر کے اور
یہی ہی مذہب اہل سنت کا اور مطابق اسی مذہب اہل سنت کے بھی عقیدہ اہلبیت کا ہی چنانچہ ابونعیم نے امام زادے حسن مثنی بن
امام حسن سے روایت کی ہی کہ اون سے پوچھا کہ حدیث من کنت مولاہ کی اوپر خلافت حضرت علی کے نص ہی فرمایا جو پیغمبر خدا صلعم
اس حدیث سے خلافت کا ارادہ کرتے البتہ واسطے فہم مسلمانون کے وضاحت اور تصریح کے ساتھ فرماتے جیسا کہ نماز حج زکوۃ روزہ
اور ادنی واجبات کو بلکہ سنت کو بلکہ آداب قیام اور قعود اور اکل اور شرب کو ساتھ اس وضاحت کے ارشاد فرمایا ہی کہ وہ معنی مقصود

الفاظ او سکی سے بیچ فہم ہر ایک حاضر اور غائب کے بے تکلف حاصل ہوتے اور پیغمبر صلعم اس طرح فرماتے یا ایُّھَا النَّاسُ اِنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اَمرِکُم مِّن بَعدِی وَالقَائِمُ عَلَیکُم بِاَمرِی فَاسمَعُوا لَہٗ وَاَطِیعُوا انتہی نقل ہی کہ ایک روز احول نے امام زادہ حضرت زید شہید سے کہا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ صریح دال ہی اوپر امامت بلافصل حضرت علی کے حضرت زید شہید نے فرمایا کہ اے احول بقول تیرے جو پیغمبر نے حضرت علی کو امام کر دیا درین صورت ثابت ہوا کہ ایک زمانے مین دو ولایت مجتمع ہوئی جمیع اوقات مین وہ جو ممتنع ہے اور ظاہر ہی کہ شرکت علیؑ کی ساتھ پیغمبر کے بیچ تصرف کے بیچ حین حیات پیغمبر کے ممتنع تھی پس جان تو اے احول کہ مراد اس حدیث سے وجوب محبت حضرت علی کا ہی اسواسطے کہ بیچ اجتماع دو محبت کے کوئی محذور نہین ہی اور بیچ اجتماع دو تصرف کے محذورات بہت ہین اور جو شیعہ کہین کہ ولایت حضرت امیر کی منحصر ہوئی بعد پیغمبر کے کہین ہم مرحبا اہل سنت و الجماعت کا بھی عین مقصد حاصل ہوا کہ وہ بھی قائل ہین کہ بعد پیغمبر کے خلیفہ ہوئے بعد خلفای ثلثہ کے اور بعض شیعہ اوپر معنی نفی محبت کے یعنی اوپر عدم ثبوت محبت کے بیچ لفظ مولی کے اس حدیث مین یہ دلیل لائے ہین کہ افادہ دوستی حضرت امیر کا وہ امر ہی کہ بیچ ضمن آیت وَالمُؤمِنُونَ وَالمُؤمِنٰتُ بَعضُھُم اَولِیَآءُ بَعضٍ کے ثابت ہو چکا پس جو یہ حدیث بھی افادہ ایسے معنی کا کرے لغو ہو جواب اس ہمغز کلام کا یہ ہی کہ شیعہ یہ نہین جانتے کہ افادہ دوستی کسی شخص کا بیچ ضمن عموم کے مثل و المومنون و المومنات بعضہم اولیاء کے چیز دیگر ہی اور دوستی اوس شخص کا بالخصوص چیز دیگر ہی جیسا کہ اس حدیث مین موجود ہی اور جو فرض کیا کہ اتحاد مضمون آیت اور حدیث کا ہو ولیکن اتحاد مضمون آیت اور حدیث کے ہونے سے کیا قباحت ہوئی کہ جابجا خدای تعالی نے قصہ حضرت موسیؑ وغیرہ کا مکرر سہ کرر قرآن شریف مین یاد فرمایا ہی اور پیغمبر نے جابجا تاکید روزے نماز حج زکوۃ کے اور تلاوہ قرآن کے باوجود مذکور ہونے کے بیچ قرآن کے بہت سے احادیث مین ذکر فرمایا ہی چاہیے کہ بقول شیعون کے لغو ہو اور نزدیک شیعون کے نص امامت حضرت امیر کا بار بار کہنا اور تاکید کرنا یہ سب لغو ہو نقل ہی کہ ایک لڑکا مسلمان کا ملا عبد اللہ مشہدی شیعی سے پڑھتا تھا ایکروز ملا مذکور نے اوس لڑکے سے کہا کہ حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ سے امامت بلافصل حضرت امیر کی ثابت ہی اوس لڑکے نے کہا کہ معنی مولی کے کیا ہین ملا نے کہا اولی بتصرف ہین پھر اوس لڑکے نے پوچھا کہ اولی بتصرف سے کیا مراد ہی ملا نے کہا امامت پھر اوس لڑکے نے کہا کہ امامت کو کہتے ہین ملا نے کہا کہ جو شخص نائب پیغمبر ہو بعد فوت ہو جانے پیغمبر کے اوس لڑکے نے جواب دیا کہ اے ملا تقریر تمہاری سے ثابت ہوا کہ پیغمبر بھی نائب پیغمبر ہین و ہذا باطل بالاجماع کس واسطے کہ من کنت مولاہ مین پیغمبر مولی ہوئے اور معنی مولی کے نزدیک تمہارے اولی بتصرف ہین اور مراد اولی بتصرف سے بقول تمہارے نائب پیغمبر ہی پس ملا لاجواب ہوا اعتراض خوارج اور نواصب کہتے ہین کہ یہ حدیث خم غدیر کی منسوخ ہی حدیث مذکور الذیل سے فرمایا پیغمبر نے اِنَّ آلَ اَبِی طَالِبٍ لَیسُوا لِی بِاَولِیَاءَ اِنَّمَا وَلِیِّیَ اللہُ وَصَالِحُ المُؤمِنِینَ جواب یہ ہی کہ یہ حدیث کسی کتاب اہل سنت کہین موجود نہین اور روایت خوارج اور نواصب کی اہل سنت پر حجت نہین ہو سکتی حدیث ۲ صحیح بخاری اور مسلم مین روایت ہی کہ پیغمبر نے حضرت امیر کو بیچ غزوہ تبوک کے اوپر اہلبیت اپنے کے خلیفہ کیا

اور خود ساتھ غزوے کے متوجہ ہوئے حضرت امیر نے عرض کیا یا رسول اللہ اتخلفنی فی النساء والصبیان
پیغمبر نے فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی
شیعہ کہتے ہین کہ منزلت اسم جنس مضاف ہے طرف علم کے پس جمیع منازل کو عام ہوا بصحۃ الاستثنا پس جو مرتبہ نبوت کا استثنا
فرمایا جمیع منازل حضرت ہارون کے حضرت امیر کو ثابت ہوئے اور تمام اون منازل سے صحت امامت اور افتراض طاعت بھی ہے
جو حضرت ہارون بعد حضرت موسی کے زندہ رہتے پس یہ مرتبہ بھی ساتھ حضرت امیر کے ثابت ہوا اور وہ امامت ہے انتہی جواب
یہ ہے کہ امام غزالی صاحب نے اس حدیث کو بمقابلہ خوارج کے پیش کی تھی بیچ ثابت کرنے فضیلت حضرت امیر کے اور خلافت انکی کے
بیچ وقت اپنے کے پس خوارج نے اس کا جواب اسطرح پر لکھا ہے کہ یہ خلافت صبیان اور زنان کی نہ وہ خلافت کبری تھی
کہ جو محل نزاع ہے تا استحقاق اوس خلافت کبری کا ساتھ خلافت صبیان اور زنان کے ثابت ہوا سو اسطے کہ باجماع اہل تواریخ
ثابت ہے کہ محمد بن سلمہ کو صوبہ دار مدینے کا اور سباع بن عرفطہ کو کوتوال مدینے کا اور ابن ام مکتوم کو پیش نماز مسجد کا کیا تھا پس علی ہذا
القیاس اسی قبیل سے یہ خلافت صبیان اور زنان کی ہے کہ تفویض علی کو ہوئی پس تفویض ایسی خلافت کا موجب استحقاق خلافت کبری کا نہیں
ہوسکتا والا لازم آتا کہ محمد بن سلمہ اور سباع اور ابن ام مکتوم بھی مستحق خلافت کبری کے ہوں وہذا باطل پس معلوم ہوا کہ
یہ خلافت علی کی محض بیچ امور خانگی اور خبرداری اہل و عیال کی ہے اور جو یہ امور موقوف اوپر محرمیت کے اور برسبب ملاحظات
کے ہین ضرور ہوا کہ اولاد اور داماد اور امثال انکے واسطے اسی کام کے متعین ہون غرضکہ یہ دلیل استحقاق خلافت کبری
کی نہین ہوسکتی مطولات مین مذکور ہے پس اس حدیث کو شیعون نے بمقابلہ اہل سنت پیش کر کے سخنان پراگندہ اس
تمسک حدیث کیسے بیان کیے ہین لیکن اس مختصر مین جواب مختصر بیان ہوتا ہے من اراد الغایۃ فلیرجع الی نصیحۃ المومنین
و فضیحۃ الشیاطین پس مختصر جواب یہ ہے کہ جو شیعون نے لکھا ہے کہ جمیع منازل حضرت ہارون کے حضرت امیر کو ثابت ہین
یہ سراسر غلط ہے اسو اسطے کہ ایک منازل حضرت ہارون سے وہ ہے کہ حضرت موسی سے عمر مین بڑے تھے اور دوسرا یہ ہے
کہ حضرت موسی سے افصح تھے تیسرے وہ ہے کہ نبوت مین شریک تھے چوتھے وہ ہے کہ برادر حقیقی حضرت موسی کے تھے
اور یہ سب منازل بالاجماع حضرت علی کو ثابت نہین ہے پس جو منزلت کو اوپر عموم کے حمل کرین کذب بیچ کلام پیغمبر کے لازم
آوے عیاذاً باللہ اور جو کہ لکھا ہے کہ تمام اون منازل سے صحت امامت ہے بعد موت کے یہ بھی غلط ہے کسواسطے کہ جو حضرت
ہارون بعد حضرت موسی کے زندہ رہتے نبی مستقل ہوتے بیچ تبلیغ کے نہ امام اور یہ مرتبہ نبوت کا کبھی اون سے زائل نہوتا اور نبوت
منافی امامت اور خلافت کی ہے اسواسطے کہ خلافت نیابت نبی کی ہے اور اصالت کو ساتھ نیابت کے کیا مناسبت ہے
پس معلوم ہوا کہ استطور کا استدلال اوپر خلافت حضرت امیر کے راست نہین آسکتا اور جو ان سب سے درگذرین ہم پس
اس حدیث مین کہان دلالت ہے اوپر نفی خلافت ثلثہ کے تا مدعا شیعو نکا ثابت ہو غایت یہ کہ استحقاق امامت حضرت
امیر کا بیچ بعض وقت کے اوقات مین سے ثابت ہوسکتا ہو وہ عین مذہب اہل سنت ہے سوال استقلالی کہتے ہین کہ حدیث

مذکور الصدر سے عدم استحقاق خلافت کبریٰ علی کا ثابت ہی بدلیل آنکہ جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو ساتھ حضرت ہارون کے تشبیہ دی ہی پس اس سے لازم آتا ہی کہ علی بھی خلیفہ پیغمبر کے ہون بقید حیات پیغمبر کے بعد غیبت کے جیسا کہ خلافت صبیان اور زنان کی علی کو نصیب ہوئی اور بعد وفات پیغمبر کے علی خلیفہ نہون بلکہ اور شخص خلیفہ ہون جیسا کہ شیخین خلیفہ ہوئے پس درین صورت تشبیہ بھی کامل ہو سکتی ہی ورنہ تشبیہ ناقص کلام پیغمبر مین حمل کرنا کمال بے ادبی ہی اور ظاہر ہی کہ حضرت ہارون بھی بقید حیات حضرت موسیٰ کے بعد غیبت ان کے خلیفہ ہوئے اور بعد وفات حضرت موسیٰ کے یوشع بن نون اور کالب بن یوفنا خلیفہ ہوئے ہین پس ایسا ہی بموجب حدیث شریف کے یہ امر علی کو نصیب ہوا کہ بقید حیات پیغمبر کے صبیان اور زنان کی خلافت علی کو مفوض ہوئی اور بعد وفات پیغمبر کے شیخین خلیفہ ہوئے غرضکہ ثابت ہوا کہ ہونا علی کا پیغمبر سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ کے قرابت مین ہی فقط انتہی کلامہم **حدیث ۳** یہ ہی انہ قال اِنَّ عَلِیًّا مِنِّی وَاَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَھُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ بَعْدِی **جواب** یہ حدیث باطل ہی کہ اسناد اسکی اجلح سے واقع ہوئی اور وہ شیعی تھا اور جمہور نے اوسکو تضعیف کیا ہی پس حدیث اوسکی لایق حجت کے نہین ہی وایضاً لفظ ولی کا الفاظ مشترکہ سے ہی کیا ضرور ہی کہ اولی بتصرف مراد ہو وایضاً غیر مقید ہی ساتھ وقت کے اور مذہب اہل سنت کا بھی یہی ہی کہ بعد پیغمبر کے بیچ وقت کے اوقات سے حضرت امیر امام مفترض الطاعۃ تھے علاوہ ازین اس روایت موضوعہ سے یہ حدیث صحیح ہی بیچ حق صدیق اکبر کے کہ فرمایا رسول اللہ نے ابوبکر مِنِّی وَاَنَا مِنْہُ وَاَبُوْبَکْرٍ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَخْرَجَہُ الدَّیْلَمِی **حدیث ۴** روایت انس بن مالک کی ہی اَنَّہٗ کَانَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَائِرٌ قَدْ طُبِخَ لَہٗ اَوْ اُھْدِیَ اِلَیْہِ فَقَالَ اللّٰھُمَّ ائْتِنِیْ بِاَحَبِّ النَّاسِ اِلَیْکَ یَاْکُلُ مَعِیْ ھٰذَا الطَّیْرَ فَجَاءَہٗ عَلِیٌّ **جواب** اس حدیث کو بھی صاحب تلخیص نے موضوعات سے لکھا ہی اور جو بالفرض حدیث صحیح بھی ہو جب بھی مفید مطلب شیعون کے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ قرینہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ احب الناس الی اللہ بیچ کھانے کے مع نبی کے مراد ہو بلاشک حضرت امیر بیچ اس وصف کے احب الناس تھے طرف خدا کے اسواسطے کہ ہمکاسہ ہونا قریب داماد کا موجب تضاعف لذت طعام ہوتا ہی اور جو احب مطلق مراد ہو جب بھی مفید مدعا نہین ہی اسواسطے کہ احب الخلق الی اللہ کو لازم نہین ہی کہ صاحب ریاست عام ہو اسواسطے کہ بہت انبیا عالی قدر کہ احب الخلق الی اللہ ہوئے ہین اور صاحب ریاست عام نہوئے ہین مثل حضرت زکریا اور حضرت یحیی علیہما السلام کے بلکہ حضرت شمویل کہ بیچ زمانے انکے طالوت بنص قرآنی کے ریاست عامہ رکھتے تھے قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰہُ عَلَیْکُمْ وَزَادَہٗ بَسْطَۃً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰہُ یُؤْتِیْ مُلْکَہٗ مَنْ یَّشَاءُ **حدیث ۵** روایت جابر کی اَنَّ النَّبِیَّ صلعم قَالَ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا **جواب** یہ روایت بھی بے اصل اور موضوع ہی بخاری مین لکھا ہی اَنَّہٗ مُنْکَرٌ وَلَیْسَ لَہٗ وَجْہٌ صَحِیْحٌ اور ترمذی نے کہا اَنَّہٗ مُنْکَرٌ غَرِیْبٌ ومعہذا یہ روایت مفید مدعا شیعون کا نہین ہی اسواسطے کہ جو کوئی باب مدینۃ العلم ہو لازم نہین کہ صاحب ریاست عامہ بھی ہو بلافصل بعد پیغمبر کے غایت آنکہ

ایک شرط شرائط امامت سے اوسمین بوجہ اتم متحقق ہوئی اور وجدان ایک شرط سے وجود مشروط کا لازم نہین آتا ہی اور
اگرچہ ایسی شرط اور صحابہ مین بھی بروایت اہل سنت کے ثابت ہوئی ہون مثل لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ
پس جو روایات اہل سنت کا اعتبار ہی ہر جگہ اعتبار کرنا چاہیے الا قصد الزام انکے کا نچاہیے **حدیث ۷۶** وہ حدیث
ہی کہ شیعون نے روایت کی ہی انہ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى اٰدَمَ فِيْ عِلْمِهٖ وَاِلٰى نُوْحٍ فِيْ تَقْوٰهُ
وَاِلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِيْ حِلْمِهٖ وَاِلٰى مُوْسٰى فِيْ بَطْشِهٖ وَاِلٰى عِيْسٰى فِيْ عِبَادَتِهٖ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى عَلِيِّ ابْنِ
اَبِيْ طَالِبٍ شیعہ کہتے ہین کہ اس حدیث سے مساوات حضرت امیر کی ساتھ انبیا کے معلوم ہوئی اور انبیا افضل ہین
غیر اپنے سے اور مساوی واسطے افضل کے افضل ہی اور افضل متعین ہی واسطے امامت کے نہ غیر اوسکا **جواب** اسکا کئی
وجہ سے ہی جواب اول یہ ہی کہ حدیث مذکور کسی کتاب اہل سنت کیمین نہین ہی ابن مطہر حلی کہ بہت بڑا مجتہد شیعون کا
ہی اوسنے اپنی کتاب مین لکھا ہی اور روایت اس حدیث کی کبھی ساتھ بیہقی کے اور کبھی ساتھ بغوی کے نسبت
کی ہی حالانکہ بیچ تصانیف ان دونون کے اس حدیث کا کچھ ذکر نہین ہی سراسر بہتان اور افترا لگا کر اہل سنت وجماعت
پر الزام دینا چاہا ہی پس افترا اہل سنت پر حجت نہین ہو سکتا ہی ارباب انصاف اس جگہ انصاف کو کار فرماوین
اور تصانیف بیہقی اور بغوی کو ملاحظہ فرما کر افترای مجتہدان شیعہ کا تماشا کرین اور باقی افترا کو اسپر قیاس فرماوین
جواب دوسرا یہ ہی کہ افضلیت موجب خلافت نہین ہی کسواسطے کہ حضرت شمویل افضل تھے طالوت سے لیکن خدای تعالی
نے طالوت کو خلیفہ کیا باوجود موجود ہونے حضرت شمویل کے چنانچہ قرآن مین فرمایا ہی قوله تعالی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ عَلَيْكُمْ
وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَاءُ **حدیث ۷۷** روایت ہی ابوذر غفاری سے
کہ مَنْ نَاصَبَ عَلِيًّا فِي الْخِلَافَةِ فَهُوَ كَافِرٌ **جواب** اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث ہرگز کتب اہل سنت وجماعت مین
نام ونشان کو نہین ہی ابن مطہر حلی کہ بیچ نقل کے بہت خائن ہی نسبت اس حدیث کی ساتھ اخطب خوارزم کے کی ہی کہ وہ غلاۃ زیدیہ
سے ہی وہ معہذا جو بیچ کتاب اوسکی کے کہ مناقب امیر المومنین دیکھا گیا بالکل نام ونشان اس حدیث کا اوسمین نپایا یہ کذب اور بہتان
بزرگان شیعہ کا اس جگہ تماشا کرنا چاہیے بقول چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی اور بالفرض جو یہ حدیث اوسکی کتاب مین بھی ہو
جب بھی معتبر نہین ہی کسواسطے کہ مخالف احادیث صحاح شیعون کے ہی کہ کتب صحیحہ امامیہ مین موجود ہی نہج البلاغہ کہ بہت صحیح اور معتبر
کتاب شیعون کی ہی اوسمین روایت حضرت علی کی بیچ حق اہل شام محاربین حضرت امیر کے موجود ہی قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَصْبَحْنَا
نُقَاتِلُ اِخْوَانَنَا فِي الْاِسْلَامِ عَلٰى مَا دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ عَلٰى مَا دَخَلَ فِيْهِ مِنَ الزَّيْغِ وَالْاِعْوِجَاجِ **حدیث ۸۰**
شیعہ کہتے ہین کہ پیغمبر نے فرمایا كُنْتُ اَنَا وَعَلِيُّ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اٰدَمَ
بِاَرْبَعَةَ عَشَرَ اَلْفَ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ قَسَمَ ذٰلِكَ النُّوْرَ جُزْئَيْنِ فَجُزْءٌ اَنَا وَجُزْءٌ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ
جواب یہ حدیث موضوع ہی اور اسناد اسکی محمد بن خلف المروزی سے ہی قَالَ يَحْيَى ابْنُ مَعِيْنٍ هُوَ كَذَّابٌ وَقَالَ

الدَّارقُطنِيُّ مَترُوكٌ وَلَم يَختَلِف اَحَدٌ فِي كِذبِهٖ اور دوسری روایت اس حدیث کی سند دوسری ہی اور اس سند مین جعفر بن احمد ہی اور وہ رافضی غالی کذاب تھا کہ اوس نے اکثر حدیثین بیچ قدح اور تشنیع کے وضع کی ہین مع ہذا یہ حدیث موضوعی معارض ہی ساتھہ روایت دوسری کے کہ وہ روایت بہتر ہی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے بیچ اسناد اپنی کے روایت کی ہی طرف پیغمبر کے سے صلعم اَنَّهٗ قَالَ كُنتُ اَنَا وَاَبُو بَكرٍ وَعُمَرُ وَعُثمَانُ وَعَلِيٌّ بَينَ يَدَيِ اللّٰهِ قَبلَ اَن يَّخلُقَ اٰدَمَ بِاَلفِ عَامٍ فَلَمَّا خَلَقَ اَسكَنَنَا ظَهرَهٗ وَلَم يَزَل نَنتَقِلُ فِي الاَصلَابِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰى نَقَلَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى صُلبِ عَبدِ اللّٰهِ وَنَقَلَ اَبَا بَكرٍ اِلٰى صُلبِ اَبِي قُحَافَةَ وَنَقَلَ عُمَرَ اِلٰى صُلبِ الخَطَّابِ وَنَقَلَ عُثمَانَ اِلٰى صُلبِ عَفَّانَ وَنَقَلَ عَلِيًّا اِلٰى صُلبِ اَبِي طَالِبٍ اور جو اس افترا کو بھی مسلم رکھین ہم جب بھی یہ حدیث دلالت اوپر مدعا شیعون کے نہین کرتی ہی اسواسطے کہ شرکت حضرت امیر کی بیچ نور نبوی کے مستلزم وجوب امامت بلافصل نہین ہو سکتی پس قرب نسب حضرت امیر مین بحث نہین ہی بحث اسمین ہی کہ یہ قرب موجب امامت بلافصل کا ہی یا نہین جو مجرد قرب نسب سے جب تقدم امامت ہو حضرت عباس اولی تھے ساتھہ امامت اور خلافت کے کہ خود عم رسول تھے اور عم قریب زیادہ ہی ابن عم سے عرفا و شرعا پس جو شیعہ کہین کہ حضرت عباس کو بسبب محروم ہونے نور کے لیاقت امامت کی حاصل نہین ہوئی اسواسطے کہ نور عبد المطلب کا منقسم ہوا بیچ عبد اللہ اور ابو طالب کے اور دوسرے پسران اونکے کو نصیب نہین ہوا کہین ہم جو مدار تقدم امامت کا اوپر کثرت نور کے ہی پس حسنین اولی اور احق ہون ساتھہ امامت کے حضرت امیر سے کسواسطے کہ حسنین جامع تھے نور مصطفوی اور نور مرتضوی کو اور حضرت امیر کو ایک ہی نور ابو طالب کا حاصل تھا اور جو شیعہ کہین کہ حسنین بعد وفات پیغمبر کے صغیر السن تھے اور امامت کو بلوغ شرط ہی کہین ہم کہ نزدیک شیعون کے یہ شرط نہین ہی اسواسطے کہ امام محمد نقی بعد وفات امام علی رضا کے صغیر السن تھے اور صاحب الزمان بھی بعد فوت پدر اپنے کے صغیر السن تھے **حدیث ۹** روایت عمر بن خطاب سے ہی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَومَ خَيبَرَ لَاُعطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ يَفتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيهِ **جواب** یہ حدیث بہت صحیح اور قوی الروایۃ ہی اور اہل سنت اسواسطے دفع مقولات خوارج اور نواصب کے پیش کرتے ہین لیکن مدعا شیعون کا اس سے حاصل نہین ہو سکتا ہی اسواسطے کہ درمیان محبت خدا اور رسول اور محبوبیت ہر دونون کی اور درمیان امامت بلافصل کے کچھہ ملازمت نہین ہی و ایضا اثبات ان دو صفت کا واسطے شخص کے بیچ کلام کے نفی ان دو صفت کا بیچ کلام دوسرے کے نہین کر سکتا ہی کیونکر ہو کہ خدای تعالی نے بیچ حق ابو بکر صدیق کے اور رفقا ان کے کے فرمایا ہی يُحِبُّهُم وَيُحِبُّونَهٗ یعنی دوست رکھتا ہی اللہ اونکو اور دوست رکھتے ہین وے اللہ کو اور فرمایا ہی خدای تعالی نے بیچ حق اہل بدر کے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهٖ صَفًّا الخ یعنی اللہ دوست رکھتا ہی اون لوگون کو کہ قتال کرتے ہین بیچ رستے خدا کے صف باندہ کر اور فرمایا خدای تعالی نے بیچ شان اہل مسجد قبا کے فِيهِ رِجَالٌ يُّحِبُّونَ اَن يَّتَطَهَّرُوا

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ اور حدیث شریف مین آیا ہی قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ لَا يَجْتَمِعُ حُبُّهُمْ فِي قَلْبِ مُنَافِقٍ وَلَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ یعنی فرمایا رسول اللہ نے کہ چار شخص ہین کہ نہین جمع ہوتی دوستی اونکی بیچ قلب منافق کے اور نہین دوست رکھتا اونکو مگر مومن وے چار شخص خلفای اربعہ ہین جو شیعہ کہین کہ حب محب اور محبوب ہونا خدا اور رسول کا دوسرے اشخاص مین پایا گیا پس تخصیص حضرت علی کی نرہی اور اس جگہ تخصیص درکار ہی کہین ہم کہ بیچ کلام عرب کے بلکہ بیچ کلام طوایف انام اول تمہید کرتے ہین ساتھ کسی چیز کے اور مقصود مابعد اوسکا ہوتا ہی جیسا کہ مانند رجلا یحب اللّٰہ ورسولہ ویحبہ اللّٰہ ورسولہ بیچ اس حدیث اور مانند اسکے کہ کہین زید مرد عاقل ہی حالانکہ اثبات مردیت کا واسطے زید کے مقصود نہین ہی مقصود اثبات عاقلیت ہی فقط پس اس حدیث مین بھی مقصود بالتخصیص مضمون یَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ اور رجلا یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ محض تمہید ہی حدیث ۱۰ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ **جواب** یہ حدیث بھی نزدیک اہلسنت کے برسر وچشم ہی و لیکن مدعا شیعون کا کہ امامت بلافصل ہی اس سے ثابت نہین ہو سکتا ہی اور بیچ حق عمار بن یاسر کے بھی یہی حدیث ہی کہ اَلْحَقُّ مَعَ عَمَّارٍ حَيْثُ دَارَ اور بیچ حق حضرت عمر کے بھی صحیح بلکہ مشہور ہی اَلْحَقُّ بَعْدِيْ مَعَ عُمَرَ حَيْثُ كَانَ بلکہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی خبر دیتی ہی ساتھ لازم ہونے حق کے ساتھ عمرؓ کے اور بیچ حدیث حیدر کرار کے دعا ہی ساتھ ادارت حق کے ہمراہ علی کے اور بیچ اخبار اور دعا کے فرق ہی باوجودیکہ شیعہ استجابت دعا پیغمبر کو لازم نہین جانتے ہین روی ابن بابویہ القمی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ يَجْمَعَ اَصْحَابَهٗ عَلٰى مَحَبَّةِ عَلِيٍّ الخ اور بیچ حق عمر فاروق کے لفظ بعدی کا ہی اور چونکہ مذہب اہل سنت کا یہی ہی کہ کسی کو بجز نبی کے معصوم نہین جانتے ہین ورنہ اور بر مذاق شیعون کے یہ حدیث اول الدلائل ہی اوپر عصمت حضرت فاروق کے اور بعض ظرفای اہل سنت نے بمقابلہ شیعون کے بحدیث ادر الحق معہ حیث دار تمسک کیا ہی اوپر صحت خلافت حضرت صدیق اور فاروق اور ذی النورین کے کہ لِاَنَّ عَلِيًّا كَانَ مَعَهُمْ حَيْثُ بَايَعَهُمْ وَتَابَعَهُمْ وَصَلّٰى مَعَهُمْ فِي الْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَاتِ وَنَصَحَهُمْ فِي اُمُوْرٍ يَتَعَلَّقُ بِرِيَاسَتِهِمْ پس قیاس مساوات کا درست ہوتا ہی کہ اَلْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ و مقدمہ اجنبیہ کہ مدار صحت نتیجہ کا بیچ اس قیاس کے ہوتا ہی صادق ہی لِاَنَّ مُقَارِنَ الْمُقَارِنِ مُقَارِنٌ حدیث ۱۱ روایت ابو سعید خدری کی ہی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اِنَّكَ تُقَاتِلُ عَلٰى تَاْوِيْلِ الْقُرْاٰنِ كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ **جواب** یہ روایت مدعای شیعون سے کچھ مساس نہین رکھتی ہی اسواسطے کہ مفاد حدیث کا یہ ہی کہ تو بیچ کسی وقت کے اوقات سے اوپر تاویل قرآن کے قتال کریگا اور یہی مذہب ہی اہل سنت کا کہ حضرت علی بیچ مقاتلات اپنے کے برحق تھے اور مخالفین خطا پر تھے حدیث ۱۲ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ **جواب** یہ حدیث بھی اوپر مدعای شیعہ کے کچھ مساس نہین رکھتی ہی جو بالفرض

مسلم بھی کھین ولیکن یہ حدیث بھی بہت صحیح ہی عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ
مِنْ بَعْدِیْ تَمَسَّکُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ اور دوسری حدیث صحیح یہ ہی اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ
مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ فَاِنَّهُمَا حَبْلُ اللّٰهِ الْمَمْدُوْدُ مَنْ تَمَسَّکَ بِهِمَا فَقَدْ تَمَسَّکَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰی لَا انْفِصَامَ لَهَا اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ وایضا عترت بمعنی
بمعنی اقارب ہی پس جو یہ دلالت امامت پر کرے لازم آوے کہ جمیع اقارب ائمہ امام ہوں خصوصًا مثل عبداللہ بن عباس اور
محمد بن حنفیہ اور حضرت زید شہید اور حسن مثنٰے اور اسحٰق بن جعفر صادق وغیرہ اہلبیت سے اور باقی احوال اس حدیث کا
خاتمے پہلے باب دوسری مین مفصل مذکور ہوچکا ہی حدیث ۱۳ حدیث سفینہ ہی جواب اسکا بھی خاتمے پہلے باب دوسری
مین مفصل مذکور ہوچکا ہی سوال فرقہ شیعہ کو کسواسطے فرقہ رذیلہ لکھتے ہین جواب عادت اور دیہ رذائل
کا ہی کہ گفتگو انکی فحش اور لعن طعن آمیز ہوتی ہی مانند چوہڑے اور بھٹیارے کے کہ فحش اور مزخرفات تکیہ کلام انکا ہی
اور منصب شرفا کا بالعکس اسکے ہی پس کوئی فرقہ ایسا نہین ہی کہ تحریر اور تقریر بحث مذاہبی وغیرہ مین طرف ثانی کو
لعن اور سب کرے اور فحش اور مزخرفات بکے بخلاف اس فرقے کے کہ تبرا اور لعنت تکیہ کلام بلکہ عبادت اس فرقے کی ہی
پس جس فرقے کی کہ لعنت عبادت ہو پس اوسکو کیا کہا جاوے **خاتمہ** اون دلیلون کے بیان
مین ہی کہ جنسے تکفیر روافض کی لازم آتی ہی **دلیل پہلی** کفر اس فرقہ کا قرآن سے ثابت ہی
قولہ تعالٰی لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارَ پس جیسا کہ کفار نے لسبب جہاد کرنے اور زیر کرنے ملک فارس اور روم
اور شام وغیرہ کے اور تباہ کرنے بادشاہی اور خاندان اونکے کے خلفا سے دشمنی اور غصہ پکڑا اسیطرح
روافض بھی کہ اصل انکی مجوس اور معنوی انکا ہیں وہی دشمنی رکھتے ہین **دلیل دوسری** کفر انکا حدیث سے
بھی ثابت ہی مَنْ سَبَّ اَصْحَابِیْ فَقَدْ کَفَرَ وَسَبُّ الشَّیْخَیْنِ کُفْرٌ **دلیل تیسری** عقیدہ رکھتے ہین کہ لطف
خدا پر واجب ہی اور یہ عقیدہ جو کہ مخالف قرآن کے ہی قولہ تعالٰی وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا کُلَّ نَفْسٍ هُدٰهَا
وَلٰکِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ قولہ تعالٰی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَعَلَکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰکِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ قولہ تعالٰی خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی
قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ قولہ تعالٰی وَلٰکِنْ کَرِهَ اللّٰهُ انْبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ
وَقِیْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقَاعِدِیْنَ **دلیل چوتھی** عقیدہ رکھتے ہین کہ حضرت یونس علیہ السلام سے اسقدر
گناہ صادر ہوا کہ جو اس گناہ مین مرتے ہلاک ہوتے پس انبیا کو طرف ایسے گناہ کے منسوب کرنا کفر ہی کسواسطے کہ
انبیاء علیہم السلام گناہ سے معصوم ہین اور ظاہر ہی کہ حضرت یونس علیہ السلام سے کوئی گناہ ایسا نہین ہوا کہ جس سے ہلاک
ہوتے معاذ اللہ روی الکلینی عن ابی یعفور قال سمعت ابا عبد اللہ یقول رب لا تکلنی الی نفسی طرفة عین ابدا

ولا اقل من ذلک ثم اقبل علیّ فقال یا ابن ابی یعفور ان یونس بن متی وکله الله الی نفسه اقل من طرفة
عین فاحدث ذلک قلت فبلغ به کفرا اصلحک الله فقال لا ولکن الموت علی تلک الحال کان هلاکا
اور جو کہ قران مجید مین فظن ان لن نقدر علیه واقع ہی پس مشتق ہی قدر سے بمعنی تنگ کردن
من قبیل قوله تعالی الله یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر قدرت سے مشتق نہین ہی تا کہ
فساد عقیده حضرت یونس علیه السلام کا ثابت ہو اور اعتراف حضرت یونس کا ساته انی کنت من الظالمین
کے واسطے کسر نفس اور تضرع اور زاری کے بیچ درگاه خدا کے ہی اور تہوڑی تقصیر کو که وه چلا جاتا ہی قوم اپنی
سے بہت سا جاننا شیوه بندگان مطیع کا ہی دلیل پانچوین حضرت آدم علیه السلام کو معصیت اور ترک
عهد اور حسد مین معاذ الله برابر ابلیس کے جانتے ہین عیون الاخبار للرضا مین محمد بن بابویه امام موسی رضا
سے روایت کرتا ہی قال ان آدم لما اکرمه الله تعالی باسجاد الملائکة له وادخال الجنة الی قوله فنظر
الیهم بعین الحسد فسلط علیه الشیطان وایضا روی ابن بابویه فی معانی الاخبار عن المفضل بن عمر عن
ابی عبد الله قال لما اسکن الله عز وجل آدم وزوجه الجنة قال لهما کلا منها رغدا حیث شئتما الی قوله فنظر الیهم
بعین الحسد فجحدا لذلک پس خلاف حضرت آدم اور حوا کا اور حسد انکا اور پنجتن اور ائمه دیگر کے
اس روایت سے ثابت ہی ایضا روی محمد بن حسن بن الصفار عن ابی جعفر قال الله تعالی لآدم وذریته
اخرجها من صلبه الست بربکم وهذا محمد صلی الله علیه وآله وسلم وعلی واوصیاه من بعده ولاة امری
ان المهدی انتقم بمن اعدائی واعبد به طوعا وکرها قالوا اقررنا وشهدنا وآدم لم یقر ولم یکن له
عزم علی الاقرار به اسمین صریح کفر حضرت آدم کا ثابت ہی کہ خدا تعالی کے فرمانے حضرت آدم علیه السلام
انکار کیا جیسا که شیطان نے انکار کیا لیکن شریف مرتضی خجالت سے انکار میثاق سے کرتا ہی ایضا
روی الصفار المذکور فی قوله تعالی ولقد عهدنا الی آدم قال عهد الله الی آدم فی محمد والائمة من بعده
فترک ولم یکن له عزم انهم هکذا دلیل چہٹی شیعه مسئله بدا کے قائل ہین اور اس مسئله کے رو سے
معاذ الله جہل نسبت خدا کے ثابت ہوتا ہی اور یہ عقیده کفریات سے ہی لیکن شیعه رو برو سنیون
کے شرم سے بدا کو نسخ کے معنون مین بیان کرتے ہین ناچار اس جگه بیان بدا کا ضرور ہوا ابو جعفر
ابن بابویه کتاب اعتقادات مین لکہتا ہی بدا له فی الامر ای ظهر له ما لم یظهر اولا اور فرق بدا اور نسخ مین
امام رازی اسطرح بیان کرتے ہین بان النسخ رجوع عن امر الحق الی آخر منه لمصالح وحکم عند الله والبدا رجوع
عن امر قد یکون بغیر حق دلیل ساتوین عقیده رکہتے ہین که قرآن مین تحریف ہی اور جو که یه عقیده
مخالف قوله تعالی وانا له لحافظون کے ہی کفر ہی چنانچه منہج الفاضلین باب چهارم مین مرقوم ہی

کہ عثمان نے بعض آیات کو جلایا اسیطرح اصول کلینی مین بہت روایات مرقوم ہین چنانچہ مذکور ہوے
دلیل آٹھوین متعہ کو حلال جانتے ہین اور حرمت متعہ کی قرآن سے ثابت ہی پس حرام کو حلال جاننا
اور آیت قرآن سے صریح مخالفت کرنی کفر ہی اور شیعہ کہتی ہین کہ آیت فما استمتعتم بہ منهن بیچ
حق متعہ کے نازل ہوئی ہی اور روایت اسکی عبداللہ ابن مسعود اور دیگر صحابہ سے بیان کرتے ہین
اہل سنتہ کے نزدیک یہ محض غلط اور افترا ہی اگرچہ بعض تفسیر غیر معتبرہ اہل سنتہ کے بین بہی بمکیدت
و پرتو تشیع سے لکہا ہو لیکن آیت قرآنی اور روایات کتب صحاح اہل سنت کی اور نظم قرآنی مکذب اسکی
ہی اما آیت قرآنی یہ ہی وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ
مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْعَادُونَ پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ سوای زوجہ اور مملوکہ اپنے کے دوسری عورت حرام ہے
اور ظاہر ہی کہ زن متعہ زوجہ نہین ہو سکتی اس واسطے کہ زن متعہ مین حصول احصان بوطی وحد رجم
و میراث و عدت و طلاق و نفقہ و عدم اجازت تعدد زیادہ از چہار و دیگر لوازم زوجیت متفق نہین
ہین اور زن متعہ مین یمین بہی نہین ہو سکتی کسواسطیکہ بیع اور ہبہ اور اعتاق زن متعہ کا جایز نہین ہی
اما روایات پس نزدیک اہل سنت کے صحیح ترین کتب صحیح مسلم ہی اوسمین مرقوم ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے خود متعہ کو حرام فرمایا بعد ازانکہ تین روز رخصت دی تہی اور اسکی تحریم کو قیامت تک مقید
فرمایا اور حضرت امام حسن اور محمد بن حنفیہ حضرت علی سے تحریم متعہ کی روایت کرتے ہین چنانچہ موطا اور
بخاری اور مسلم اور دوسری کتب متداولہ اہل سنت کے مین مذکور ہی اما نظم قرآنی پس نظم اس آیت کا
اسیطرح ہی کہ خداتعالی نے اول محرمات بیان فرمایا ہی قولہ تعالی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الی قولہ تعالی
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ پہر خداتعالی فرماتا ہی وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ
ذَٰلِكُمْ یعنے ماسوای ان محرمات کے اور تمہارے حلال کی گئین لیکن اس شرط سے أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ
یعنے بشرطیکہ مال اپنے کو خرچ کرو تم بیچ مہر اور نفقہ کے پس تحلیل فرج کی اور اعادہ اوسکا اس شرط سے
باطل ہوا اسواسطے کہ وہ سودا مفت ہی پہر خداتعالی فرماتا ہی مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ یعنے درحالیکہ
اوسوقت اون عورات کو خاص کرو تم واسطے اپنے اور محافظت کرو تم توکہ ساتہہ دوسرون کے ربط
پیدا نکرین پس متعہ اس شرط سے بہی باطل ہی اس واسطے کہ زن متعہ مین بداہتہ احصان نہین زن
متعہ کا یہی معمول ہی کہ ہر ماہ اور ہر سال ساتہہ یار دوسرے کے ہم بستر ہوتی ہی پہر خداتعالی فرماتا ہی
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً الخ یعنے جبکہ نکاح مین مہر مقرر کیا تمنے

پس جو تمتع ہو تم ساتھہ دخول اور وطی کے پس تمام مہر لازم ہوتا ہی اوپر تمہارے والا نصف اور جاننا چاہیے
کہ مراد استمتاع سے دخول اور وطی ہی نہ متعہ بدلیل آنکہ حرف فا کا واسطہ تعقیب اور تفریع کلام سابق کے ہی اور سابق
آیت مذکور کا نکاح اور مہر ہی اور آیۂ فما استمتعتم کو ماقبل اپنے سے قطع کرنا اور ابتداء کلام پر حمل کرنا باعتبار عربیت کے
باطل ہی کسواسطے کہ حرف فا کا منع کرتا ہی قطع اور ابتدا سے اور مربوط کرتا ہی مابعد اپنے کو ماقبل سے اور سیاق اس آیت کا
قولہ تعالی وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا الخ بھی بیچ مقدمۂ نکاح کے ہی پس درمیان مین قطع کلام کرنا اور درمیان
کی عبارت کو حمل متعہ پر کرنا صریح تحریف قرآن ہی معاذ اللہ دلیل نوین ائمہ علیہ السلام نے انکو کافر فرمایا ہی چنانچہ منقول
ہی کہ ہشام بن سالم نے مسلمانوں سے بیان کیا کہ امام جعفر صادق شیخین کو برا کہتے ہین سب اہل اسلام نے اوسکو
کہا کہ ہرگز ایسا نہین ہو سکتا ہی کہ ظاہر امام کا کچھہ اور باطن کچھہ اور ہو کسینے امام موصوف سے پوچھا کہ شیخین کو
آپ کیسا جانتے ہین امام نے فرمایا هُمَا اِمَامَانِ عَادِلَانِ كَانَا عَلَى الْحَقِّ وَمَاتَا عَلَيْهِ فَعَلَيْهِمَا رَحْمَةُ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اس قول کے سننے سے مسلمانوں نے ہشام کو بہت تنگ کیا تھا کہ ایک روز ہشام تاویلات لا یعنی امام کے قول مین
سوچکر بطور سخن سازی کے مسلمانوں پاس آیا اور کہا کہ مجھسے آجکے روز امام موصوف نے ایسا فرمایا ہی کہ ای ہشام
تو نہین جانتا ہی کہ مینے بطور توریہ کے اون لوگوں سے کہا تھا مراد میرے کہنے کی یہ تھی کہ وہ دونوں امام دوزخیونکے
ہین عدول کرنیوالے حکم الہی سے اور تھی وہ دونوں اوپر حق علی کے غصبا اور مرے اوسی حق علی پر پس اوپر
اونکے پیغمبر ہوینگے دن قیامت کے موکد بدشمنی وعذاب پس یہ خبر ہشام کی بہر گوش گذار امام کے ہوئی
اوسوقت امام موصوف نے قسم یاد کی اور فرمایا کہ ہرگز مینے توریہ اور تعریض سے نہین کہا نہ توریہ وتعریض ہو سکتا ہی
اور فرمایا ہشام وغیرہ کو قد رفضتم الشیخین کفرتم اوسدن سے انکا لقب رافضی ہوا لیکن مشہور یہ ہی کہ حضرت زید
شہید نے انکا لقب رافضی رکھا مسلمانوں نے عرض کیا یا ابن رسول اللہ پھر یہ لوگ خلق اللہ کو اغوا کرینگے اور
کہین گے کہ امام نے بسبب تقیہ کے ہم لوگونکو ملامت فرمائی آپ ایسی وجہی فرماوین تاہم ان تاویلات مہملات کا
جواب دیکر آپکے قول کو سچا اور جھوٹونکو جھوٹا کرین امام نے فرمایا ان تاویلات کا تین وجہ سے بطلان ظاہر ہے
اول یہ کہ توریہ اور تعریض انبیا اور صلحا کا با محاورہ اور بے محذوفات ہوتا ہی اور اسمین محذوفات بہت
ہین اور تاویلات بے محاورہ ہین دوسری وجہ یہ ہی کہ لفظ حق سے اس جگہہ حق علی مراد نہین ہو سکتا کسواسطے
کہ حق بمعنی استحقاق اور واجب کے ہمیشہ مضاف ہوتا ہی طرف غیر کے اور بدون اضافت کے ہرگز نہین آتا اور لفظ
حق کا کلام ہمارے مین بدون اضافت کے ہی اور لفظ حق کا بدون اضافت کے ہمیشہ بمعنی راستی کے آتا ہی نہ بمعنی
واجب کے تیسری وجہ یہ ہی کہ جو اس جگہہ رحمۃ اللہ سے پیغمبر خدا مراد ہوں اس صورت مین رحمۃ للعالمین سے یعنی پیغمبر خدا سے دشمنی اور ضرر
اور عذاب ہرگز کسیکو نہین پہونچ سکتا بدلیل قولہ تعالی وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اور ظاہر ہی کہ رحمت سے کہ ضد

زحمت کی ہی ضرر اور نقصان کسطرح پہونچے دلیل دسوین عایشہ صدیقہ کو اہلبیت نہین جانتے اور برا کہتے
ہین حال آنکہ اہلبیت ہونا اور فضیلت اور طہارت اور عصمت اونکی قرآن سے ثابت ہی قولہ تعالی اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ
لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا یہ آیت اونکی اور دیگر ازواج مطہرات وغیرہ کے حق مین نازل
ہوئی اور دلیل اوپر شان نزول اس آیت کے بیچ حق ازواج کے اوپر مذکور ہو چکی اور جو کہ شیعہ کہتے ہین کہ ازواج اہل بیت
نہین ہو سکتے تکذیب اسکی نظم قرآنی اور آیہ کریمہ قَالُوْا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ عَلَیْکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ
ہی صاحب خلاصة المنہج لکہتا ہی کہ حضرت سارا بسبب زوجیت کے داخل اہلبیت کے نہین بلکہ بسبب ہونے دختر عم حضرت
ابراہیم کے داخل اہلبیت کے ہوئین اور شیعون کو اس تاویل بے محل کرنے سے ہرگز دفع دخل میسر نہین ہو سکتا کسواسطے کہ
حضرت حمزہ اور حضرت عباس اور اونکی اولاد کو شیعہ اہلبیت رسول اللہ سے نہین گنتے اور باتفاق فریقین ثابت ہے
کہ رسول مقبول نے سلمان رض کو داخل اہلبیت فرمایا کما فی الکلینی اور تہذیب الاحکام مین منقول ہی کہ ابی عبد اللہ نے
بلی کو اہلبیت سے گنا پس جسوقت غیر عیال یعنے سلمان داخل اہلبیت ہوئے حتا کہ بلی تک نوبت باہلبیت پہونچی زوجہ صحیحہ
رسول اللہ مصداق اہلبیت سے کسطرح خارج ہون قولہ تعالی وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ سے حضرت عایشہ مادر کل
مومنین کی ہوئین والدین حق مین فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وارد ہی قولہ تعالی
اَلطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ سے فضیلت اونکی ثابت ہی قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْ
بِالْاِفْکِ سے عصمت اونکی ثابت ہی چنانچہ ملا فتح اللہ شیعی بیچ تفسیر آیہ یَعِظُکُمُ اللّٰہُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ
اَبَدًا کے اور بیچ تفسیر آیہ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰہَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ تنزیہ ام المومنین عایشہ صدیقہ کی لکہتا ہی
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَعِتْرَتِهٖ اَجْمَعِیْنَ

خاتمة الطبع

للہ الحمد والمنہ کہ کتاب ہدایت انتساب مسمّیٰ بہ ذو الفقار علی براعدا اصحاب نبی تالیف فاضل المعی
حکیم فیض الحق جہجانوی شہر کانپور محلہ ٹپکاپور مطبع نظامی مین باہتمام اقل الانام محمد عبد الرحمن ابن حاجی
محمد روشن خان غفر اللہ لہما واحسن الیہما ماہ ذی حجہ ۱۲۹۶ ہجری مین منطبع ہو کے مطبوع طبایع انصاف پسند ہوئی
وجہ ختم بر خاتمہ واسطے سند کے مہر و دستخط مہتمم کے کیے گئے

تاریخ اتمام کتاب

فیض حق نے سنا ہے کتاب
اوسکی اتمام کی سنو تاریخ
ایسی لکہی ہے نہین جسکا جواب
ردّ بر فاحش آگیا جو حساب

العبد
عبد الرحمن

محمد روشن خان حنفی ۱۲۸۱
محمد عبد الرحمن بن حاجی

فائدہ متعلقہ صفحہ ۱ سطر ۱۸ جو کوئی شبہہ کرے کہ تمام جگہہ عملداری مخالفین کی تہی کس جگہہ حضرت امیر ہجرت کرجاتے **جواب** یہ ہی جو خلفا موافق زعم شیعون کے مانع اور مزاحم اتمام ارکان دین اور اسلام حضرت امیر کے ہوتے لازم تہا کہ حضرت امیر تقیہ نفرماتے بلکہ کسی غیر ملک کفار مین جہان کوئی اونکے دین سے مزاحم نہوتا ہجرت فرما جاتے جیسا کہ ابتداے زمانۂ اسلام مین ظلم کفار سے چند صحابہ مانند جعفر طیار بہائی جناب امیر کے اور حضرت عثمان وغیرہ ملک حبش مین کہ بادشاہ وہانکا نصرانی تہا ہجرت کرگئے تہے چنانچہ یہ حال کتب تواریخ سے ظاہر ہی فقط

فائدہ متعلقہ صفحہ ۴۲ سطر ۱۲ بعض جہلا لکھتے ہین اذ قال لصاحبہ وہو یحاورہ سے ثابت ہی کہ صاحب پیغمبر کا کافر بہی ہوتا ہی **جواب** اس جگہہ اضافت لفظ صاحب کی طرف پیغمبر کے نہین ہی بلکہ طرف ایک مرد کے اضافت ہی فقط

فائدہ متعلقہ صفحہ ۴۶ سطر ۲۵ اور جو کوئی کہے کہ علمائے اہل سنت بہی بعض راویونکو اپنے وضاع لکھتے ہین **جواب** یہ ہی کہ اہل سنت روایات ایسے راویون وضاع کے قبول نہین فرماتے اور صحاح اہل سنت مین اونکو دخل نہین ہی خلاف شیعونکے علاوہ اسکے اگرچہ علمائے اہل سنت نے اسمین ایک دوسریکی روایت کو ضعیف لکہا ہو لیکن ایسا نہین ہی کہ پیغمبر نے یا ائمۂ اہلبیت یا خلفا نے اوس راوی پر نفرین کی ہو اور اوس سے تبرا فرمایا ہو اور اہل سنت نے ایسے راویکی روایت قبول فرمائی ہو برخلاف شیعون کے فقط

فائدہ متعلقہ صفحہ ۷۲ سطر ۱۹ اور جو کہ بخاری مین بیچ قصۂ طلب میراث کے یہ عبارت واقع ہی فوجدت ولم تتکلم حتی ماتت پس وجدت لفظ مشترک ہی واسطے چند معانی کے بمعنی غضبت وندمت واغتمت کے آیا ہی کذا فی نہایۃ الجزری اور اس جگہہ اصل راوی نے وجدت ساتھ معنی ندمت واغتمت کے استعمال کیا ہی پس معنی اس روایت کے دراصل یہ ہین کہ جو حضرت فاطمہ رض نے جواب صدیق اکبر کا ساتھ حدیث پیغمبر صلعم کے سنا ندامت فرمائی اور اپنے سوال کرنے میراث پر غمگین ہوئین کہ یہ امر خلاف نقل کیون ظہور مین آیا اور پہر آپ نے کلام نہین کیا یہانتک کہ انتقال فرمایا یہ ہین معنی لم تتکلم حتی ماتت کے اور یہی ہین معنی انصاف کے فقط

صحت نامۂ ذوالفقار علی بر اعدا آل اصحاب نبی رض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۵	تنبر	تبرا	۵۰	۲	وبٹھا	بیٹھا	۸۴	۵	اور نہ یہ	بلکہ
۵	۲	سو	ہو	۵۶	۹	تیج سطاعن	بیچ جواب مطاعن	۸۶	۳	زہا	زہا
۷	۷	خفا	اخفا	۶۶	۱۹	کہ	بلکہ	۸۶	۱۳	حرر	جدید
۱۱	۴	کرتو	کرلو	۶۸	۲۴	اعتقاق	اعتاق	۸۶	۱۶	بدل	مدل
۲۲	۲۰	قوم	قَوّمَ	۷۰	۱	میسر	امیسر	۸۶	۱۹	معیت	جمعیت
۲۲	۲۱	الاد	الاود	۷۳	۱۲	اعتقاق	اعتاق	۹۱	۱۲	بسبب	بسبب قرینہ
۲۲	۲۱	وابدا	ووادی	۷۳	۱۳	اعتقاق	اعتاق	۹۷	۸	یکایہ	یکایہ ی
۳۷	۳	دارہ	دایرہ	۸۲	۲۳	شیعون نے	شیعہ	۹۸	۱۸	کہ ہی قول	کفر ہی قول